DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

مورخہ 16.03.2025

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	بلوچستان میں منصفانہ تقسیم سے پسماندہ اضلاع کو ترقی ملے گی، گورنر۔	جنگ ودیگر اخبارات
02	دہشتگرد عوام کے حوصلے پست نہیں کرسکتے دشمن کے عزائم کو ناکام بنائیں گے، سرفراز بگٹی۔	جنگ ودیگر اخبارات
03	سانحہ جعفر ایکسپریس شہداء کے ورثا کو 52 لاکھ فی کس بچوں کیلئے ریلوے میں نوکری کا اعلان۔	انتخاب ودیگر اخبارات
04	بلوچستان کی ترقی کیلئے منتخب نمائندوں کو کردار ادا کرنا ہوگا، بخت محمد کاکڑ۔	مشرق ودیگر اخبارات
05	مسائل کے حل کیلئے قبائلی جرگہ بلانے کی ضرورت ہے، خالد مگسی۔	جنگ ودیگر اخبارات
06	صوبائی وزرا کی میر سلیم کھوسہ سے ملاقات سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال۔	مشرق ودیگر اخبارات
07	صحافیوں کو ٹرین سانحہ کے جائے وقوعہ کا دورہ کروایا گیا۔	جنگ ودیگر اخبارات
08	کوئٹہ سے اندرون ملک ٹرین سروس غیر معینہ مدت تک کیلئے معطل۔	جنگ ودیگر اخبارات
09	ٹرین سانحہ سے متاثرہ ٹریک اور اطراف کا کلیئر کردیا گیا، ریلوے حکام۔	جنگ ودیگر اخبارات
10	بزدلانہ حملے ہمارا عزم متزلزل نہیں کرسکتے، ترجمان حکومت۔	جنگ ودیگر اخبارات
11	سوراب چیک پوسٹوں پر عوام سے رقم اینٹھنے کے خلاف سخت اقدامات کا اعلان۔	جنگ ودیگر اخبارات
12	کوئٹہ کراچی شاہراہ کو دو رویہ بنانیوالی کمپنی نے کام بند کردیا۔	جنگ ودیگر اخبارات
13	11 مارچ کے حملے میں ایف سی کے تین جوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔	جنگ ودیگر اخبارات
14	بلوچستان کے مختلف اضلاع میں پولیو وائرس کی تصدیق۔	جنگ ودیگر اخبارات
15	کھیلوں کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں، سیف اللہ کھیتران۔	جنگ ودیگر اخبارات
16	حکمران بلوچستان کو بنگلہ دیش ماڈل کی طرح تقسیم نہ کرسکے، اختر مینگل۔	جنگ ودیگر اخبارات
17	سید ظفر شاہ پر مقدمات دروغ گوئی پر مبنی ہیں، پشتونخوا نیپ۔	جنگ ودیگر اخبارات
18	حکومتی کارکردگی غیر تسلی بخش مذاکرات کے بغیر قیام امن ممکن نہیں، مالک بلوچ۔	جنگ ودیگر اخبارات
19	بلوچستان میں ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر آپریشن ہوسکتا ہے، انوار الحق کاکڑ۔	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

ڈیرہ بگٹی سیاہ کاری کا شاخسانہ فائرنگ سے دو خواتین سمیت 4 افراد ہلاک، کوئٹہ کرانی میں بم دھماکہ اے ٹی ایف کا ایک اہلکار شہید چھ زخمی، تربت سی پیک روٹ پر فورسز کے قافلے پر دھماکہ 2 اہلکار زخمی، قلعہ عبداللہ دو گروپوں کے درمیان تصادم 2 افراد ہلاک 3 زخمی۔ ڈیرہ مراد جمالی کے قریب نوجوان نے خودکشی کرلی، جنگل پیر علیزئی میں لویز تھانے پر دستی بم سے حملہ ڈیرہ اللہ یار اور صحبت پور میں رہزنی کی وارداتیں۔

عوامی مسائل:

انعامی اسکیموں اور مختلف سروے کی آڑ میں آن لائن جعلساز اور ہیکرز سرگرم، صوبائی دارالحکومت وسطی علاقوں میں تجاوزات کے باعث ٹریفک متاثر، گوادر کے شہریوں کے حصول میں مشکلات، مچھ میں باولے کتوں کی بھرمار 11 بچے اور خاتون زخمی۔

CS CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 16.03.2025

اداریہ:

روزنامہ باخبر کوئٹہ نے" **وزیر اعظم کی جانب سے بلوچستان کی صورتحال پر آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان!** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ وزیر اعظم شہباز شریف نے بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان کر دیا ہے کوئٹہ میں گزشتہ روز ہونے والے اجلاس سے خطاب میں وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ دہشتگردی کے خلاف سب کو حصہ ڈالنا ہوگا وزیر اعظم کا یہ بھی کہنا ہے کہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں دہشتگردی کے خاتمے تک ملک ترقی نہیں کرسکتا دریں اثناء پاکستان تحریک انصاف کے رہنماؤں نے بھی بلوچستان میں جعفر ایکسپریس کے سانحہ پر اے پی سی بلانے کا مطالبہ کیا ہے پی ٹی آئی کے چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان کا کہنا ہے کہ ہمیں ماضی کو بھول کر آگے بڑھنا ہوگا ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ملک اس وقت دہشتگردی کی لپیٹ میں ہے بیرسٹر گوہر امید ظاہر کر رہے ہیں کہ ساری جماعتیں اکٹھی ہوں گی پی ٹی آئی کے رہنما سینیٹر شبلی فراز کا کہنا ہے کہ آل پارٹیز کانفرنس کیلئے سابق وزیر اعظم عمران خان کو بھی پے رول پر رہا کیا جائے شبلی فراز کا کہنا ہے کہ عمران خان قومی لیڈر ہیں اور یہ کہ انہیں کانفرنس میں شریک ہونا چاہئے وطن عزیز کا سیاسی منظر نامہ ایک طویل عرصے سے تناؤ اور کشمکش کا شکار چلا آرہا ہے سیاسی ماحول میں ایک دوسرے کیخلاف گرما گرم بیانات کا سلسلہ جاری ہے الفاظ کی جنگ کیساتھ بڑے بڑے پاور شوز بھی ہوتے رہے ہیں اس سب کے باوجود اس ضرورت کا احساس موجود ہے کہ کم ازکم اہم قومی معاملات پر ایک دوسرے کا موقف سنتے ہوئے حکمت عملی ترتیب دینا ضروری ہی ہوتا ہے۔

اداریے:

روزنامہ جنگ کوئٹہ نے **دہشتگردی کے خلاف عالمی حمایت** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ سنچری ایکسپریس کوئٹہ نے "**دہشت گردی اور بلوچستان** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ میزان کوئٹہ نے "**جامعہ بلوچستان کی فروری 2025 تک تنخواہوں کے اجراء کی منظوری** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**بھارت پاکستان میں دہشت گردی کا مین اسپانسر ھے** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**بلوچستان اسمبلی کا ماھی غیر کارڈ اجراء کی** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ایکسپریس کوئٹہ نے "Healing wounds" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے "**سرکاری ہسپتالوں میں سہولیات کی کمی وجوہات اور اثرات**" کے عنوان سے عبدالصمد ھقیار کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے سلگتا ہوا بلوچستان اور زخمی پاکستان " کے عنوان سے نعیم قاسم کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ جنگ کوئٹہ نے "**بلوچ نوجوان صبح حسین کے استعار** " کے عنوان سے ڈاکٹر مجاہد منصوری کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامه
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1 Dated: 16 MAR 2025 Page No. 1

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے شہزادہ حیات اللہ خان درانی ملاقات کر رہے ہیں

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان میں منصفانہ تقسیم سے پسماندہ اضلاع کو ترقی ملے گی، گورنر

اتحادی حکومت ترقی وخوشحالی کیلئے تمام وسائل بروئے کار لارہی ہے تاکہ دورافتادہ اضلاع کی ترقی ممکن ہو سکے، شیخ جعفر مندوخیل

بلوچستان کی روایات الگ ہیں یہاں امن، بھائی چارہ عزت واحترام قبائل کی پہچان ہیں، لیگی وفد سے ملاقات میں گفتگو

فرید آباد (آن لائن) ملکی ترقی وخوشحالی پرامن بلوچستان سے ہی ممکن ہے تمام قبائل اور اسٹیک ہولڈرز صوبے کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی تصور کئے جاتے ہیں صوبے میں یکساں ترقی کے خواہاں ہیں پہلی بار بلوچستان میں منصفانہ تقسیم سے پسماندہ اضلاع کو ترقی ملے گی ان خیالات کا اظہار گورنر بلوچستان شیخ جعفر خان مندوخیل نے مسلم لیگ کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کیا وفد میں مسلم لیگ .... بقیہ 58 صفحہ نمبر 7 پر

کے مرکزی رہنماء عنایت اللہ کاکڑ گلاب خان راہوجہ فیصل خان راجپوت مرزا خان مینگل ودیگر شامل تھے وفد نے گورنر بلوچستان کو اپنے مسائل سے آگاہ کیا اور انہوں نے فوری حل کرنے کی بھرپور یقین کرائی ہے گورنر بلوچستان نے مزید کہا کہ اتحادی حکومت صوبے کی ترقی وخوشحالی کیلئے تمام وسائل بروئے کار لارہی ہے تاکہ دور افتادہ اضلاع کی ترقی ممکن ہو سکے ہماری بلوچستان کی الگ روایات ہیں امن بھائی چارہ عزت واحترام قبائل کی پہچان ہے اس لئے ہمیں اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لاکر صوبے کی تعمیر وترقی میں کلیدی کردار ادا کرنے کی کوشش کرنی ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 2

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 54 | اتوار 15 رمضان المبارک 1446ھ 16 مارچ 2025ء | نمبر 75

دہشتگرد عوام کے حوصلے پست نہیں کرسکتے، دشمن کے عزائم کو ناکام بنائیں گے، سرفراز بگٹی

شہید اہلکار کی قربانی رائیگاں نہیں جائیگی، وزیر اعلیٰ، کرانی روڈ دھماکہ قابل مذمت، تحقیقات جاری ہیں، ترجمان

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کرانی روڈ دھماکے کی مذمت کرتے ہوئے اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیا ہے، انہوں نے (اے ٹی ایف) کے شہید اہلکار کو خراج عقیدت پیش کیا اور سوگوار خاندان سے دلی افسوس اور یکجہتی کا اظہار کیا، وزیر اعلیٰ بلوچستان نے دھماکے میں زخمی ہونے والے افراد کو فوری اور بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت زخمیوں کے علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی۔ اپنے ایک بیان میں وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گرد بزدلانہ کارروائیوں سے عوام کے حوصلے پست نہیں کر سکتے، ہم دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام بنائیں گے، انہوں نے کہا کہ شہید اہلکار کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی، دھماکے کے ذمہ دار عناصر کو ہر صورت انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا، وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی، تاکہ صوبے میں دیرپا امن قائم کیا جا سکے، انہوں نے سیکورٹی اداروں کو مزید الرٹ رہنے اور عوام کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ امن و امان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے، انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام دہشت گردی کے خلاف متحد ہیں اور حکومت عوام کے تعاون سے دشمن کے ہر منصوبے کو ناکام بنائے گی۔ درایں اثناء ترجمان حکومت بلوچستان شہد رند نے کہا کہ کرانی روڈ پر پولیس موبائل کے قریب دھماکے کے نتیجے میں ایک اہلکار شہید جبکہ 6 زخمی ہو گئے۔ یہاں جاری ایک بیان میں ترجمان نے کہا کہ کرانی روڈ پر پولیس موبائل کے قریب دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں ایک اہلکار شہید جبکہ چھ زخمی ہو گئے زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد دی جا رہی ہے، ترجمان نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا، تحقیقات جاری ہیں، دھماکے کی نوعیت کا تعین کیا جا رہا ہے، ابتدائی شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔

ایک محدود طبقہ سرگرم عمل، بلوچ عوام اپنی ریاست کیساتھ کھڑے ہیں، سرفراز بگٹی

عورتوں اور بچوں پر تشدد بلوچ روایات کا حصہ نہیں، بدامنی کا آغاز نواب بگٹی واقعہ سے نہیں ہوا

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچ عوام اپنی ریاست کے ساتھ کھڑے ہیں، صرف ایک محدود طبقہ ریاست کے خلاف سرگرم ہے۔ انہوں نے اس تاثر کو رد کیا کہ بلوچستان میں جاری تنازعہ عوامی حقوق کی جنگ ہے اور واضح کیا کہ دہشت گردوں کے خلاف جنگ کو پارلیمنٹ کی قیادت میں آگے بڑھایا جائے گا۔ وہ ہفتہ کی شام ایک نجی ٹی وی پروگرام میں گفتگو کر رہے تھے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ عورتوں اور بچوں پر تشدد بلوچ روایات کا حصہ نہیں اور کسی بھی مسافر کو قتل کرنا روایات کے خلاف ہے، چاہے وہ فوجی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ جب کوئی فوجی نہتا ہو کر سفر کرتا ہے تو وہ ایک مسافر ہوتا ہے انہوں نے تاریخی حقائق کی درستی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں بدامنی کا آغاز نواب اکبر بگٹی واقعے سے نہیں ہوا، بلکہ اس کے پیچھے کئی دہائیوں کی تاریخ ہے انہوں نے کہا کہ میر غوث بخش بزنجو نے ہمیشہ سیاسی جدوجہد کی حمایت کی جبکہ نواب خیر بخش مری نے کالعدم بی ایل اے کی بنیاد رکھی جب حیدر آباد سازش کیس ٹوٹا تو نواب خیر بخش مری لندن گئے پھر افغانستان چلے گئے بعد میں انہیں سی-130 طیارے کے ذریعے پاکستان لایا گیا مگر وہ آزاد بلوچستان کی مہم چلاتے رہے جس کے نتیجے میں کالعدم بی ایل اے نے بلوچستان میں اپنے کیمپ قائم کیے نواب اکبر بگٹی نے 21 جون 2002 کو پشینی میں پہلا فراری کیمپ قائم کیا، جبکہ ان کی ہلاکت 2006 میں ہوئی جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ علیحدگی پسند پہلے ہی ریاست کے خلاف سرگرم ہو چکے تھے ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ماضی قریب میں کالعدم ٹی ٹی پی کے ساتھ بات چیت کی پالیسی اپنائی گئی اور یہی پالیسی بلوچ علیحدگی پسندوں کے حوالے سے بھی اختیار کی گئی وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ یہ جنگ ریاست نے شروع نہیں کی بلکہ دہشت گردوں کی کارروائیوں کے نتیجے میں یہ کشیدگی پیدا ہوئی انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ دسمبر 2005 میں جب پرویز مشرف کوہلو گئے تو ان پر راکٹ حملہ کیا گیا جو یہ ثابت کرتا ہے کہ پہلے ریاست نے نہیں بلکہ عسکریت پسندوں نے جارحیت کا آغاز کیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں گڈ گورننس کو راتوں رات بہتر نہیں کیا جا سکتا لیکن حکومت اصلاحات کے لیے بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ سرکاری نوکریاں فروخت نہیں ہوں گی اور نہ ہی ہونے دوں گا، محکمہ تعلیم میں تمام بھرتیاں میرٹ پر کی گئی ہیں، اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے ترقی اور امن کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومت عوام کے حقوق اور بہتری کے لیے کام جاری رکھے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 3

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق ومغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایڈیٹر بیگو: سید ممتاز احمد

جلد 53 | اتوار 15 رمضان المبارک 1446ھ 16 مارچ 2025ء صفحات 24 | شمارہ 259

رجسٹرڈ BC-m-13 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 35 روپے

بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں، یہ ناراض

اختر مینگل یا ڈاکٹر مالک کے پاس بلوچستان کے مسئلے کا کوئی حل ہے تو پیش کریں ہم بات چیت کیلئے تیار ہیں

سرفراز بگٹی

دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی اور انہیں کیفر کردار تک پہنچا کر صوبے میں امن وامان کو ہر قیمت پر یقینی بنایا جائے گا، وزیراعلیٰ

نام نہاد بلوچ پرستی کرنے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے، دہشتگرد بندوق کی زور پر آپ کیساتھ مذاکرات کررہے ہیں بلوچستان میں عام معصوم لوگوں کو قتل کررہے ہیں

بلوچستان میں تین قسم کی سیاست ہو رہی ہے ایک فیڈریشن کی سیاست دوسری سیاست مولانا فضل الرحمان کی تیسری پشتونخوا اور بلوچ نیشنلسٹ کی ہے، نجی ٹی وی سے بات چیت

صفا کوئٹہ پروجیکٹ کے مالی مسائل فوری طور پر حل کیے جائیں اور کوئٹہ میٹروپولیٹن کارپوریشن کو خودکفیل بنانے کے لیے ضروری اصلاحات نافذ کی جائیں، وزیراعلیٰ کی اجلاس میں حکام کو ہدایت

کوئٹہ (سٹی رپورٹر، یو این اے، ایریا رپورٹر) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کرانی روڈ پر ہونے والے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے دھماکے میں شہید ہونے والے اے ٹی ایف اہلکار کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے اہل خانہ سے گہرے دکھ اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ وزیراعلیٰ نے زخمیوں کو بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت جاری کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بلوچستان کے عوام متحد ہیں اور دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام بنائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گرد بزدلانہ حملوں سے عوام کے حوصلے پست نہیں کرسکتے اور شہید اہلکار کی قربانی ہرگز رائیگاں نہیں جائے گی۔ میر سرفراز بگٹی نے واضح کیا کہ دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں امن وامان......... بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

کو ہر قیمت پر یقینی بنایا جائے گا اور سیکیورٹی ادارے مکمل الرٹ ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ صوبے کے عوام دہشت گردی کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہیں اور دشمنوں کے عزائم کو ناکام بنا کر دم لیں گے۔ دریں اثناء وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں ایک دہشتگرد ہیں دوسرے ان کے حامی ہیں یہ ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں آج پورا پاکستان یہ کہہ رہا ہے پاکستان پیپلز پارٹی مفاہمت کا نام ہے ہم مفاہمت کیلئے بالکل تیار ہیں نام نہاد بلوچ پرستی کرنے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے بلوچستان مسئلے کا حل ڈاکٹر مالک یا سردار اختر کو نظر آتا ہے ہم مذاکرات کیلئے بالکل تیار ہیں دہشتگرد بندوق کی زور پر آپ کیساتھ مذاکرات کررہے ہیں بلوچستان میں عام معصوم لوگوں کو قتل کررہے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے نجی ٹی وی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہی میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بالکل ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے بیرون ملک جاکر مذاکرات کیے ہیں اس وقت میں وزیر داخلہ تھا مجھ سمیت تمام اراکین اسمبلی کو اعتماد میں نہیں لیا تھا میں اپنے اپوزیشن اور اراکین اسمبلی کو اعتماد میں لیکر اپنے منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہوا اگر مذاکرات سے مسئلے حل ہوتے ہیں تو اچھی بات ہے جنہوں نے بندوق اٹھائی ہے وہ آپ کیساتھ مذاکرات کیلئے تیار نہیں ہیں وہ بندوق کی زور پر آپ کیساتھ مذاکرات کررہے ہیں بلوچستان میں عام معصوم لوگوں کو قتل کررہے ہیں بلوچ کلچر کو انہوں نے تباہ کردیا ہے اس کیساتھ کیا مذاکرات کرینگے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں تین قسم کی سیاست ہو رہی ہے ایک فیڈریشن کی سیاست دوسری سیاست مولانا فضل الرحمان کی ہے تیسر پشتونخوا اور بلوچ نیشنلسٹ کی ہے بلوچستان میں صاف شفاف الیکشن ہوئے ہیں یہ ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں آج پورا پاکستان یہ کہہ رہا ہے بلوچستان میں سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کو ورغلایا جارہا ہے بلوچ یکجہتی کمیٹی جہاں بھی جلسہ کرتے ہیں وہاں نام نہاد ترانے گائے جاتے ہیں مہارنگ نے آج تک دہشتگردی کی مذمت نہیں کی ہے بلکہ مخصوص ایجنڈے پر چل رہی ہے دہشتگردوں کی آواز بننے والی سیاسی جماعتوں کو انگیج کرنا چاہیے اس وقت بلوچستان میں سیاسی مسئلے ہیں کہاں دہشتگردوں کیساتھ مذاکرات کریں تو کس بات پر کریں پورا پاکستان جانتا ہے کہ پچھلے حکومت نے ٹی ٹی پی سمیت بلوچ دہشتگردوں کو نہیں چھوڑا ہے اگر بلوچستان مسئلے کا حل ڈاکٹر مالک یا سردار اختر کو نظر آتا ہے ہم مذاکرات کیلئے بالکل تیار ہیں بلوچستان میں دہشتگردی بڑنے کی وجہ امریکی اسلحہ پاکستان آنا ہے افغانستان دوحہ معاہدے پر عملدرآمد کریں بلوچستان میں ایک دہشتگرد ہیں دوسرے ان کے حامی ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی مفاہمت کا نام ہے ہم مفاہمت کیلئے بالکل تیار ہیں کسی نے بندوق اٹھایا ہے نام نہاد بلوچ پرستی کرنے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے۔ دوسری جانب۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت صفا کوئٹہ پروجیکٹ کے مالی مسائل اور میٹروپولیٹن کارپوریشن کوئٹہ (MCQ) میں اصلاحات کے حوالے سے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں چیف سیکریٹری بلوچستان، سیکریٹری فنانس، سیکریٹری لوکل گورنمنٹ، وزیر فنانس، پرنسپل سیکریٹری ٹو وزیراعلیٰ، ایم ڈی پی پی پی یونٹ، سی ای او پی پی پی اتھارٹی، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، چیف میٹروپولیٹن آفیسر MCQ، اور اکاؤنٹ آفیسر MCQ نے شرکت کی۔ اجلاس میں تمام ڈیلی ویجز اور کنٹریکٹ ملازمین کو فوری طور پر برطرف کرنے کا فیصلہ کیا گیا، جبکہ ان کی خدمات کی مزید ادائیگی روک دی جائے گی۔ MCQ کے ڈیلی ویجز پر پابندی عائد کی گئی، کیونکہ ان کی خدمات غیر موثر اور بھاری بھرکم ہیں۔ MCQ کے بجٹ کو روزمرہ کے اخراجات تک محدود کرنے اور آمدنی بڑھانے کے لیے ایک جامع منصوبہ تیار کرنے پر زور دیا گیا۔ لینڈفل سائٹ کے مسائل کو پروجیکٹ کے دائرہ کار میں شامل کیا جائے گا، جبکہ مشینری کی ترسیل میں تاخیر پر سنجیدگی سے توجہ دینے کی ہدایت کی گئی۔ دکانوں پر قبضہ ہے اور وہ 55 روپے میں چل رہی ہیں۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قانون کے مطابق ان کی نیلامی کی جائے گی، تاکہ شفافیت اور مناسب آمدنی کو یقینی بنایا جا سکے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ 11 کروڑ روپے اوور ٹائم پر خرچ کیے گئے ہیں، جبکہ 16 کروڑ روپے ڈیلی ویجز پر خرچ ہوئے ہیں۔ ان اخراجات کو فوری طور پر ختم کرنے اور یہ رقم عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چیف سیکریٹری کی زیر صدارت ہونے والی میٹنگ میں یہ بھی طے پایا کہ غیر ضروری عہدوں کو ختم کیا جائے گا اور مستقل عملے کو قبل از وقت ریٹائرمنٹ پیکیج پیش کیا جائے گا، تاکہ انتظامیہ کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالا جا سکے۔ تمام تنخواہیں اور ادائیگیاں SAP سسٹم کے ذریعے کی جائیں گی، جبکہ اوور ٹائم، اعزازیہ، اور دیگر غیر ضروری اخراجات پر فوری پابندی عائد کی گئی۔ MCQ کا آئندہ سال کا بجٹ ڈائریکٹر فنانس BPPPA کی مشاورت سے تیار کیا جائے گا، تاکہ مالیاتی شفافیت اور استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے تمام متعلقہ محکموں کو ہدایت کی کہ وہ صفا کوئٹہ پروجیکٹ کے مالی مسائل کو فوری طور پر حل کریں اور MCQ کو خود کفیل بنانے کے لیے ضروری اصلاحات نافذ کریں۔ انہوں نے شرکاء سے کہا کہ وہ اپنا ڈیٹا تیار کریں اور اگلے ہفتے تک تمام معاملات پر عملدرآمد یقینی بنائیں اس اجلاس کا بنیادی مقصد کوئٹہ شہر میں صفائی کے مسائل کو حل کرنا، صفا کوئٹہ پروجیکٹ کو فعال بنانا، اور MCQ کو مالی خودمختاری فراہم کرنا تھا۔ وزیراعلیٰ نے زور دیا کہ شہریوں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے تمام اقدامات بروقت اور مؤثر طریقے سے کیے جائیں۔ یہ اجلاس شہر کی ترقی اور بہتری کے لیے ایک اہم قدم ہے، جس کے مثبت نتائج کی توقع کی جا رہی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 6

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 23 شمارہ 94 | اتوار، 15 رمضان المبارک، 16 مارچ 2025، صفحات 8 قیمت 40 روپے

دہشتگردوں اور سہولت کاروں کیخلاف کارروائیاں جاری رہیں گی، وزیراعلیٰ

کرانی روڈ دھماکہ بزدلانہ کارروائی، شہید اہلکار کی قربانی رائیگاں نہیں جائیگی، عوام دہشتگردی کے خلاف متحد ہیں

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کرانی روڈ دھماکے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیا ہے انہوں نے پولیس کے انسداد دہشت گردی فورس (اے ٹی ایف) کے شہید اہلکار کو (باقی صفحہ 5 نمبر 27)

خراج عقیدت پیش کیا اور سوگوار خاندان سے دلی افسوس اور یکجہتی کا اظہار کیا وزیراعلیٰ بلوچستان نے دھماکے میں زخمی ہونے والے افراد کو فوری اور بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت زخمیوں کے علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی اپنے مذمتی بیان میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گرد بزدلانہ کارروائیوں سے عوام کے حوصلے پست نہیں کر سکتے۔ حکومت عوام کے تعاون سے دشمن کے ہر منصوبے کو ناکام بنائیگی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 5

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)
روزنامہ انتخاب کوئٹہ
رجسٹرڈ نمبر ایل پی I-4
قیمت 30 روپے
صفحات
www.dailyintekhab.PK
Intekhabnews@gmail.com
Quetta Ph:081-2822909
جلد نمبر 32 بروز اتوار 16 مارچ 2025ء بمطابق 15 رمضان المبارک 1446ھ شمارہ نمبر 75

تان مسئلے کا حل ڈاکٹر مالک یا اختر مینگل کو نظر آتا ہے تو ہم مذاکرات کیلئے تیار ہیں میر سرفراز بگٹی

دہشت گردی بڑھنے کی وجہ امریکی اسلحہ پاکستان آنا ہے، افغانستان دوحہ معاہدے پر عملدرآمد کرے، بلوچستان میں ایک دہشت گرد ہیں دوسرے ان کے حامی ہیں، ہم مفاہمت کیلئے تیار ہیں

چ پرستی کرنیوالوں اور بندوق اٹھانے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے، سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کو ورغلایا جارہا ہے، بندوق اٹھانے والوں نے بلوچ کلچر تباہ کردیا، نجی ٹی وی سے گفتگو

ے)وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز ے بلوچستان میں ایک دہشتگرد ہیں دوسرے ان کے حامی ہیں یہ ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں آج پورا پاکستان یہ کہہ رہا ہے پاکستان پیپلز پارٹی مفاہمت کا نام ہے ہم مفاہمت کیلئے بالکل تیار ہیں نام نہاد بلوچ پرستی کرنے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے بلوچستان مسئلے کا حل ڈاکٹر مالک یا سردار اختر کو نظر آتا ہے ہم مذاکرات کیلئے بالکل تیار ہیں دہشتگرد بندوق کی زور پر آپ کیساتھ مذاکرات کررہے ہیں بلوچستان میں عام معصوم لوگوں کو قتل کررہے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے نجی ٹی وی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہی

بقیہ نمبر39 صفحہ 5 پر

میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بالکل ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے بیرون ملک جاکر مذاکرات کئے ہیں اس وقت میں وزیرداخلہ تھا مجھ سمیت تمام اراکین اسمبلی کو اعتماد میں نہیں لیا تھا میں اپنے اپوزیشن اور اراکین اسمبلی کو اعتماد میں لیکر اپنے منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہو اگر مذاکرات سے مسئلے حل ہوتے ہیں تو اچھی بات ہے جنہوں نے بندوق اٹھائی ہے وہ آپ کیساتھ مذاکرات کیلئے تیار نہیں ہیں وہ بندوق کی زور پر آپ کیساتھ مذاکرات کررہے ہیں بلوچستان میں عام معصوم لوگوں کو قتل کررہے ہیں بلوچ کلچر کو انہوں نے تباہ کردیا ہے اس کیساتھ کیا مذاکرات کرینگے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں تین قسم کی سیاست ہورہی ہے ایک فیڈریشن کی سیاست دوسری سیاست مولانا فضل الرحمان کی ہے تیسر پشتونخوا اور بلوچ نیشنلسٹ کی ہے بلوچستان میں صاف شفاف الیکشن ہوئے ہیں یہ ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں آج پورا پاکستان یہ کہہ رہا ہے بلوچستان میں سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کو ورغلایا جارہا ہے بلوچ یکجہتی کمیٹی جہاں بھی جلسہ کرتے ہیں وہاں نام نہاد ترانے گائے جاتے ہیں مہارنگ نے آج تک دہشتگردی کی مذمت نہیں کی ہے بلکہ مخصوص ایجنڈے پر چل رہی ہے دہشتگردوں کی آواز بننے والی سیاسی جماعتوں کو انگیج کرنا چاہیے اس وقت بلوچستان میں سیاسی مسئلے ہیں کہاں دہشتگردوں کیساتھ مذاکرات کریں تو کس بات پر کریں پورا پاکستان جانتا ہے کہ پچھلے حکومت نے ٹی ٹی پی سمیت بلوچ دہشتگردوں کو نہیں چھوڑا ہے اگر بلوچستان مسئلے کا حل ڈاکٹر مالک یا سردار اختر کو نظر آتا ہے ہم مذاکرات کیلئے بالکل تیار ہیں بلوچستان میں دہشتگردی بڑھنے کی وجہ امریکی اسلحہ پاکستان آنا ہے افغانستان دوحہ معاہدے پر عملدرآمد کریں بلوچستان میں ایک دہشتگرد ہیں دوسرے ان کے حامی ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی مفاہمت کا نام ہے ہم مفاہمت کیلئے بالکل تیار ہیں کسی نے بندوق اٹھایا ہے نام نہاد بلوچ پرستی کرنے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 6

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی
صدیق بلوچ

جلد نمبر-24 | اتوار 16 مارچ 2025ء بمطابق 15 رمضان المبارک 1446ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-75

دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کیخلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہینگی سرفراز بگٹی

دہشت گرد بزدلانہ کارروائیوں سے عوام کے حوصلے پست نہیں کر سکتے ہم دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام بنائیں گے انہوں نے کہا کہ شہید اہلکار کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی

سکیورٹی اداروں کو مزید الرٹ رہنے اور عوام کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ امن و امان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے

بلوچستان کے عوام دہشت گردی کے خلاف متحد ہیں اور حکومت عوام کے تعاون سے دشمن کے ہر منصوبے کو ناکام بنائے گی بلوچستان بلوچستان

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کرانی روڈ دھماکے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے بزدلانہ کارروائی قرار دیا ہے انہوں نے پولیس کے انسداد (بقیہ نمبر9 صفحہ نمبر2 پر)

دہشت گردی فورس) اے ٹی ایف (کے شہید اہلکار کو خراج عقیدت پیش کیا اور سوگوار خاندان سے دلی افسوس اور یکجہتی کا اظہار کیا وزیر اعلیٰ بلوچستان نے دھماکے میں زخمی ہونے والے افراد کو فوری اور بہترین طبی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت زخمیوں کے علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی اپنے ایک مذمتی بیان میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گرد بزدلانہ کارروائیوں سے عوام کے حوصلے پست نہیں کر سکتے ہم دشمن کے ناپاک عزائم کو ناکام بنائیں گے انہوں نے کہا کہ شہید اہلکار کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی دھماکے کے ذمہ دار عناصر کو ہر صورت انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی تاکہ صوبے میں دیرپا امن قائم کیا جا سکے انہوں نے سیکیورٹی اداروں کو مزید الرٹ رہنے اور عوام کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ امن و امان کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہے انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام دہشت گردی کے خلاف متحد ہیں اور حکومت عوام کے تعاون سے دشمن کے ہر منصوبے کو ناکام بنائے گی

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 7

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال — چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین

جلد 80 | اتوار 16 مارچ 2025ء 15 رمضان 1446ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 75

وزیراعلیٰ بلوچستان

بلوچ کلچر کو تباہ کرنے والوں سے کیسے مذاکرات ہو سکتے ہیں

بلوچستان میں ایک دہشتگرد ہیں دوسرے ان کے حامی ہیں، یہ ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں آج پورا پاکستان یہ کہہ رہا ہے ، سرفراز بگٹی

نام نہاد بلوچ پرستی کرنے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے، بلوچستان مسئلے کا حل ڈاکٹر مالک یا سردار اختر کو نظر آتا ہے ہم مذاکرات کیلئے بالکل تیار ہیں

کوئٹہ (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں ایک دہشتگرد ہیں دوسرے ان کے حامی ہیں یہ ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں آج پورا پاکستان یہ کہہ رہا ہے پاکستان پیپلز پارٹی مفاہمت کا نام ہے ہم مفاہمت کیلئے بالکل تیار ہیں نام نہاد بلوچ پرستی کرنے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے بلوچستان مسئلے کا حل ڈاکٹر مالک یا سردار اختر کو نظر آتا ہے ہم مذاکرات کیلئے بالکل تیار ہیں دہشتگرد بندوق کی زور پر آپ کیساتھ مذاکرات کررہے ہیں بلوچستان میں عام معصوم لوگوں کو قتل کررہے ہیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے نجی ٹی وی سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بالکل ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے بیرون ملک جا کر مذاکرات کئے ہیں اس وقت میں وزیر داخلہ تھا مجھ سمیت تمام اراکین اسمبلی کو اعتماد میں نہیں لیا تھا میں اپنے اپوزیشن اور اراکین اسمبلی کو اعتماد میں لیکر اپنے منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہوا اگر مذاکرات سے مسئلے حل ہوتے ہیں تو اچھی بات ہے جنہوں نے بندوق اٹھائی ہے وہ آپ کیساتھ مذاکرات کیلئے تیار نہیں ہیں وہ بندوق کی زور پر آپ کیساتھ مذاکرات کررہے ہیں بلوچستان میں عام معصوم لوگوں کو قتل کررہے ہیں بلوچ کلچر کو انہوں نے تباہ کردیا ہے اس کیساتھ کیا مذاکرات کرینگے انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں تین قسم کی سیاست ہورہی ہے ایک فیڈریشن کی سیاست دوسری سیاست مولانا فضل الرحمان کی ہے تیسر پشتونخوا اور بلوچ نیشنلسٹ کی ہے بلوچستان میں صاف شفاف الیکشن ہوئے ہیں یہ ناراض بلوچ نہیں دہشتگرد ہیں آج پورا پاکستان یہ کہہ رہا ہے بلوچستان میں سوشل میڈیا کے ذریعے نوجوانوں کو ورغلایا جارہا ہے بلوچ یکجہتی کمیٹی جہاں بھی جلسہ کرتے ہیں وہاں نام نہاد ترانے گائے جاتے ہیں مہارنگ نے آج تک دہشتگردی کی مذمت نہیں کی ہے بلکہ مخصوص ایجنڈے پر چل رہی ہے دہشتگردوں کی آواز بننے والی سیاسی جماعتوں کو انگیج کرنا چاہیے اس وقت بلوچستان میں سیاسی مسئلے ہیں کہاں دہشتگردوں کیساتھ مذاکرات کریں تو کس بات پر کریں پورا پاکستان جانتا ہے کہ پچھلے حکومت نے ٹی ٹی پی سمیت بلوچ دہشتگردوں کو نہیں چھوڑا ہے اگر بلوچستان مسئلے کا حل ڈاکٹر مالک یا سردار اختر کو نظر آتا ہے ہم مذاکرات کیلئے بالکل تیار ہیں بلوچستان میں دہشتگردی بڑھنے کی وجہ امریکی اسلحہ پاکستان آنا ہے افغانستان دوحہ معاہدے پر عملدرآمد کریں بلوچستان میں ایک دہشتگرد ہیں دوسرے ان کے حامی ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی مفاہمت کا نام ہے ہم مفاہمت کیلئے بالکل تیار ہیں کسی نے بندوق اٹھایا ہے نام نہاد بلوچ پرستی کرنے والوں کیساتھ دشمنوں کی طرح نمٹیں گے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No 1

8

Daily FOUNDED BY SIDDIQ BALUCH

Balochistan Express

Quetta

www.b

Action to continue against terrorists and facilitators: CM

By Our Reporter

QUETTA: Chief Minister of Balochistan Sarfaraz Bugti has said that indiscriminate action will continue against terrorists and their facilitators, stressing that the blood of the martyrs will not go in vain.

In a statement issued here on Saturday, Chief Minister Sarfaraz Bugti condemned the IED blast on Kirani Road. He paid tribute to the martyred ATF official and expressed condolences to the grieving family.

"The people of Balochistan are united against terrorism and will thwart the enemy's plans," the statement further read.

Instructions were also issued to provide the best medical facilities to the injured.

"The terrorists cannot break the resolve of the people with their cowardly acts," the CM said, adding that the sacrifice of the martyred officer will not go in vain, and those responsible will be brought to justice.

He stressed that peace and order will be ensured at all costs as security agencies remain on high alert.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 9

سانحہ جعفر ایکسپریس

شہداء کے ورثا کو 52 لاکھ فی کس، بچوں کیلئے ریلوے میں نوکری کا اعلان

افغانستان میں انڈیا کے 22 قونصل خانے پاکستان کو کمزور کرنے کیلئے متحرک ہیں، وزیر ریلوے حنیف عباسی کی پریس کانفرنس

لاہور (نمائندہ جنگ) وفاقی وزیر ریلوے حنیف عباسی نے سانحہ جعفر ایکسپریس کے شہدا کے ورثاء کو 52 لاکھ فی کس، بچوں کیلئے ریلوے میں نوکری کا اعلان کر دیا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز ریلوے ہیڈ کواٹر میں ریلوے افسران کے اجلاس کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ حنیف عباسی نے کہا کہ جعفر ایکسپریس پر حملہ سے بھارتی دشمنی کھل کر سامنے آگئی ہے جس میں افغانستان بھی برابر کا ملوث ہے قومی قیادت نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اب کسی دہشت گرد کو نہیں چھوڑا جائے گا، اور جو ماں بیٹے کا پیار چل رہا تھا وہ اب ختم ہوگیا ہے بلوچستان سمیت ملک بھر میں دہشت گردوں کے خلاف بھر پور آپریشن کا فیصلہ کرلیا گیا ہے پوری قوم کو ملک کی خاطر پاک فوج کے ساتھ کھڑا ہونا ہے اب وقت ہے کہ سیاسی اختلافات ختم کر کے ایک قوم کی مانند اپنے سپاہیوں کا ساتھ دیں انہوں نے نے کہا کہ سانحہ جعفر ایکسپریس ایک طرف قوم افسردہ ہے تو دوسری طرف سیاسی جماعت نے وہی بات کی جو بھارت نے زبان استعمال کی، وزیر اعظم، چیف آف آرمی سٹاف بلوچستان اسمبلی اور وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ماں بیٹے والا رومانس چل رہا تھا جب بیٹا گلے پر آجائے تو وہ برداشت نہیں ہوگا باغیوں کو منطقی انجام تک پہنچانا ہوگا حنیف عباسی کا کہنا تھا کہ ٹرین حادثہ پر پی ٹی آئی بریگیڈ اور بھارتیوں نے فوج کو ٹارگٹ کیا ہوا ہے بلاول نواز شریف یا شہباز شریف کو ٹارگٹ نہیں کیا گیا کروڑوں اربوں روپے فوج کو ٹارگٹ کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں، بلوچ پختون پنجابی کی تقسیم کر کے ملک کو عدم استحکام کے لیے اربوں ڈالر بھارت خرچ کر رہا ہے، سی پیک دنیا کو کھٹک رہا ہے ہم اب دوبارہ معاشی طور پر مضبوط ہو رہے ہیں تو اس کے اس کی تکمیل میں رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ فوج کے کمانڈوز کی جانب سے جعفر ایکسپریس کا ریسکیو آپریشن کر کے پھنسے لوگوں کو نکالنا دیدنی ہے جس پر افواج پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، پاکستان کو بچانے کیلئے قوم فوج کے پیچھے نہ کھڑی ہوگی کمانڈوں کو سلام پیش نہیں کریں گے اس وقت معاملات مشکل ہو جائیں گے، جن کو چالیس سال پالا آج ان کی دشمنی سے انتہا ہے اتنی نفرت تو بھارت نہیں کرتا جتنی افغانی کرتے ہیں، حنیف عباسی کا کہنا تھا کہ ایم ایل ون شروع کرنے کا اعلان سنتے سنتے کان پک گئے ہیں مگر گراؤنڈ پر کچھ نہیں ہے اسے اپنے فنڈز سے شروع کریں گے، انہوں نے کہا کہ ریلوے پولیس کے ملازمین کا سکیل پنجاب پولیس کے برابر کر دیا ہے کانسٹیبل سکیل سات اے ایس آئی گیارہ میں ہوگا۔ پاکستان ریلوے کی حالت زار بہتر کرنے سے متعلق وزیر ریلوے کا کہنا تھا کہ ٹرینوں کی بروقت آمدورفت، صفائی اور شفافیت کو یقینی بنائیں گے اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے ریلوے پولیس میں مداخلت نہیں کریں گے بلکہ معاونت کریں گے، ان کا کہنا تھا کہ اسٹیشن کی اپ گریڈیشن اسٹیشنز پر کیمرے اور کارگو کی اپ گریڈیشن کریں گے اور جس طرح مسافر ٹرین میں ریونیو بڑھا ہے اسی طرح سستی اور تیز ترین کارگو ٹرینیں بھی چلائیں گے تاکہ ریلوے کی حالت کو بہتر کیا جاسکے۔ ریلوے کے معاملہ پر خواجہ سعد رفیق کے ساتھ مشاورت ہوئی ہے ایک بندے کا نام ریلوے کی بہتری کے لئے اور ایک کا نام ریلوے کی تباہی کے حوالے سے لیا جاتا ہے میں کسی نئی ٹرین کا افتتاح نہیں کروں گا بلکہ کی ریلوے کی حالت کو بہتر کرنے پر کام کیا جائے گا۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان کی ترقی کیلئے منتخب نمائندوں کو کردار ادا کرنا ہوگا' بخت محمد کاکڑ

یہاں بسنے والے تمام اقوام گلدستے کی مانند ہیں جنکی بہبود اجتماعی ذمہ داری ہے' صوبائی وزیر صحت

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے کہا ہے کہ عوامی مسائل حل کرنا ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے بلوچستان میں بسنے والے تمام اقوام ایک گلدستے کی مانند ہے جس سے برقرار رکھنا ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے بلوچستان کی عوام کی حقوق اور روزگار کے حوالے سے جو تحفظات ہے ان کے خاتمے کیلئے حکومت سنجیدگی کے ساتھ کوشاں ہیں آنے والے وقت میں صوبہ جلد ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا' یہ بات انہوں نے ایک وفد .... بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ بلوچستان ایک ایسا خطہ ہے جو پورے پاکستان کا رقبے کے لحاظ سے آدھا ملک ہے اور یہاں پر اللہ تعالیٰ نے تمام قدرتی معدنیات سے مالا مال کیا ہے اگر ہم سنجیدگی کے ساتھ ان تمام تر وسائل کو سنجیدگی کے ساتھ استعمال کریں اور آمدنی اپنی عوام پر خرچ کریں تو بلوچستان جلد دیگر صوبوں کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا موجودہ حکومت نے آتے ہی یہ عہد کر کے کوشش شروع کی ہے کہ بلوچستان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے بلوچستان ایک پر امن اور خوشحال صوبہ ہے یہاں بسنے والے تمام اقوام ایک گلدستے کی طرح زندگی گزار رہی ہے ہمارے درمیان جو عناصر غلط فہمیاں اور نفرتیں پیدا کر رہی ہے ان کی اجازت دینگے اور نہ ہی اس پر خاموش بیٹھیں گے اور ہر شخص کا اتنا ہی حق ہے جتنا حکومت میں شامل اراکین کی ہیں۔

مسائل کے حل کیلئے قبائلی جرگہ بلانے کی ضرورت ہے، خالد مگسی

ایسا حل نکالا جائے جو پاکستان کے آئین و قانون کے دائرے میں ہو، وفاقی وزیر

کوئٹہ (یو این اے) وفاقی وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی خالد خان مگسی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں مسائل کا حل جنگ و جدل میں نہیں بلکہ قبائلی جرگوں کے ذریعے ممکن ہے۔ انہوں نے نجی ٹی وی سے خصوصی گفتگو میں کہا کہ ہم بلوچ ہیں اور ہمارے رسم و رواج بھی ہیں، ہم تو قاتلوں کے ساتھ بھی بیٹھ کر معاملات حل کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں بغیر آزادی کے کوئی بات نہیں کرتا، تو ریاست علیحدگی پسندوں سے مذاکرات کیسے کرے؟ .... بقیہ 55 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 55 صفحہ نمبر 7 پر

انہوں نے مزید کہا کہ 1947 میں پاکستان بنا تھا اور آج بھی ملک کی سلامتی کو کوئی خطرہ نہیں، بلوچستان میں دہشتگردی کے واقعات دیگر ممالک کی طرح ایک مسئلہ ضرور ہیں، مگر ان کا حل قبائلی جرگوں کے ذریعے نکالا جاسکتا ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ بلوچستان میں اچھے سیاستدان موجود ہیں، ہمیں مل بیٹھ کر مسائل کے حل کے لیے جرگہ بلانا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو نوجوانوں کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا، کیونکہ مزدوروں کو قتل کرنے سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ "بلوچستان کے اپنے قبائلی جرگے موجود ہیں، ان سب کو بلایا جائے اور سنا جائے، تاکہ ایک ایسا حل نکالا جاسکے جو پاکستان کے آئین و قانون کے دائرے میں ہو۔

INTEKHAB QUET

صوبائی وزرا کی میر سلیم کھوسہ سے ملاقات، سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال

بلوچستان حکومت عوامی مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے، میر سلیم احمد کھوسہ

کوئٹہ (یو این اے) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے بلوچستان اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر اور صوبائی وزیر مواصلات میر سلیم احمد کھوسہ سے صوبائی وزرا میر ظہور احمد بلیدی، سردار عبدالرحمٰن کھیتران، صوبائی مشیر کھیل مینا مجید بلوچ اور پارلیمانی سیکرٹری میر اصغر رند نے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران صوبے کی مجموعی سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میر سلیم احمد کھوسہ نے اس موقع پر کہا کہ حکومت بلوچستان عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور صوبائی وزرا صوبے کے مسائل کے حل کے لیے کوشاں ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے، لیکن فنڈز کی محدود دستیابی کے باعث کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ تاہم، وزیر اعظم میاں شہباز شریف کی جانب سے بلوچستان کی ترقی و خوشحالی کے عزم کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ .... بقیہ نمبر 1 صفحہ 5 پر

بقیہ نمبر 1 صفحہ 5 پر

صوبے کو دہشت گردی سمیت مختلف مسائل درپیش ہیں، جن کے حل کے لیے حکومت تندہی سے کام کر رہی ہے اور جلد اس کے مثبت اثرات سامنے آئیں گے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 16 MAR 2025 Page No. 10

کوئٹہ سے اندرون ملک ٹرین سروس غیر معینہ مدت تک کیلئے معطل

ضلع کچھی میں ریلوے ٹریک کی مرمت سکیورٹی کلیئرنس کے بعد ہوگی، ریلوے حکام

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) کوئٹہ سے اندرون ملک کیلئے ٹرین سروس غیر معینہ مدت کیلئے معطل کردی گئی ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق کوئٹہ سے اندرون ملک کے لئے چلنے والی ٹرین سروس کی معطلی کا چھٹا روز ہے، ٹرین سروس غیر معینہ مدت کے لئے معطل کی گئی ہے جب کہ ضلع کچھی میں ریلوے ٹریک کی مرمت سکیورٹی کلیئرنس کے بعد ہوگی۔ دوسری جانب ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلویز کوئٹہ عمران حیات نے میڈیا کو بتایا کہ کچھی میں پیروکنری کے قریب .... بقیہ 61 صفحہ نمبر 7 پر

ٹریک کی مرمت کیلئے ابھی تک سکیورٹی کلیئرنس نہیں ملی، ہماری ٹیمیں مچھ اور مشکاف میں موجود ہیں، ٹریک کی مرمت کا کام سکیورٹی کلیئرنس کے بعد شروع ہوگا، پہلے جعفر ایکسپریس کو ٹریک سے ہٹایا جائیگا پھر اس کی مرمت ہوگی۔ یاد رہے کہ چند روز بولان میں پیروکنری کے قریب جعفر ایکسپریس کو دہشتگردانہ حملے کا نشانہ بنایا گیا تھا، اس حملے میں پاک فوج نے 36 گھنٹوں میں کلیئرنس آپریشن کامیابی سے مکمل کیا اور یرغمالیوں کو بازیاب کروایا تھا۔ یاد رہے کہ جعفر ایکسپریس کی معطلی کے بعد کوئٹہ سے کراچی جانے والی بولان میل اور کوئٹہ سے چمن جانے والی چمن پسنجر ٹرین جبکہ کوئٹہ زاہدان ٹرین بھی معطل ہے ریلوے ذرائع کے مطابق چمن پسنجر ریک کو امدادی ٹرین کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے پیر کو چمن پسنجر ٹرین کی بحالی کا امکان ہے ڈی جی آئی ایس پی آر کے مطابق فورسز کے آپریشن میں مجموعی طور پر 33 دہشتگرد اور 26 افراد شہید ہوئے۔

ٹرین سانحہ سے متاثرہ ٹریک اور اطراف کو کلئیر کردیا گیا، ریلوے حکام

جعفر ایکسپریس کے انجن سمیت 5 بوگیوں اور ٹریک کے 382 فٹ حصے کو نقصان پہنچا ہے

ٹریک کی مرمت کا کام آج سے شروع کردیا جائے گا آٹھ سے دس گھنٹے درکار ہونگے، ماہرین

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے ضلع کچھی کے علاقے مشکاف میں جعفر ایکسپریس حملے کے بعد متاثرہ ریلوے ٹریک اور اطراف کے علاقے کو کلئیر کردیا گیا ہے، ریلوے حکام کا کہنا ہے کہ حملے میں جعفر ایکسپریس کے انجن سمیت 5 بوگیوں .... بقیہ 52 صفحہ نمبر 7 پر

اور ٹریک کے 382 فٹ حصے کو نقصان پہنچا ہے، ٹریک کی مرمت کا کام کل سے شروع کردیا جائے گا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق مشکاف میں ریلوے ٹریک اور اطراف کے علاقے کو کلئیر کرنے کے بعد اطراف کے علاقوں پر سیکیورٹی فورسز کا مکمل کنٹرول ہے متاثرہ ریلوے ٹریک اور علاقے میں میڈیا کے نمائندوں کو رسائی دے دی گئی ہے، ریلوے کے انجینئرنگ سمیت تیکنیکی ٹیموں نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا ہے

صحافیوں کو ٹرین سانحہ کے جائے وقوعہ کا دورہ کروایا گیا

ایف سی اہلکاروں نے کئی گھنٹوں تک دہشتگردوں سے مقابلہ کیا جس میں تین اہلکار شہید ہوئے

دہشتگرد بڑی تعداد میں مختلف اطراف سے گھیرا کیے ہوئے تھے، اعلیٰ سیکیورٹی اہلکار کی بریفنگ

کوئٹہ (یو این اے) سیکیورٹی اہلکاروں نے صحافیوں کو متاثرہ بولان کے علاقے کا دورہ کروایا، جہاں انہوں نے جائے وقوعہ اور ٹرین کا بغور جائزہ لیا۔ اس موقع پر ایک اعلیٰ سیکیورٹی اہلکار نے میڈیا کو تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ جعفر ایکسپریس کو نشانہ بنانے والا علاقہ انتہائی دشوار گزار اور رابطے کی سہولت سے محروم ہے۔ اہلکار کے مطابق، 11 تاریخ کو دن ایک بجے ایف سی چیک پوسٹ پر حملہ کیا گیا، جس کے بعد ٹریک .... بقیہ 73 صفحہ نمبر 7 پر

پر دھماکہ بھی کیا گیا۔ ایف سی اہلکاروں نے کئی گھنٹوں تک دہشتگردوں سے مقابلہ کیا، تاہم اس دوران تین ایف سی اہلکاروں نے جام شہادت نوش کیا۔ حملے کے بعد دہشتگرد ٹرین تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور مسافروں کو یرغمال بنالیا، جس کے باعث ٹرین کو مکمل محفوظ بنانا مشکل ہو گیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ دہشتگرد بڑی تعداد میں مختلف اطراف سے گھیرا کیے ہوئے تھے، تاہم مقامی سیکٹر اور غزہ بند اسکاؤٹس کی نفری موقع پر پہنچی اور بتدریج مختلف فورسز نے آپریشن میں شرکت کی۔ دہشتگردوں نے دھمکی دی کہ وہ تمام مسافروں کو ہلاک کر دیں گے، جس کے باعث فورسز کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد ازاں، فورسز کی جوابی کارروائی میں دہشتگردوں کو بھاری نقصان پہنچایا گیا اور ان کا بڑا گروہ پہاڑوں کی جانب فرار ہو گیا۔ سیکیورٹی اہلکار کے مطابق، حملہ آور انتہائی سنگدل دہشتگرد تھے، جنہیں بچوں اور عورتوں کی بھی پرواہ نہیں تھی۔ انہوں نے چھوٹے بچوں کے سامنے ان کے والدین کو قتل کیا اور ایسا پروپیگنڈہ پھیلایا کہ سب کچھ ان کے کنٹرول میں تھا۔

Century Express Quetta

بزدلانہ حملے ہمارا عزم متزلزل نہیں کر سکتے، ترجمان حکومت

عوام کا تحفظ اولین ترجیح، کرانی روڈ دھماکے کی تحقیقات کی جارہی ہیں

کوئٹہ (خ ن) ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند نے کہا ہے کہ کرانی روڈ پر پولیس موبائل کے قریب ہونے والے دھماکے میں ایک پولیس اہلکار شہید جبکہ چھ افراد زخمی ہوئے ہیں زخمیوں کو فوری طور پر طبی امداد دی جارہی ہے قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقے کو گھیرے میں لے کر تحقیقات کا آغاز کردیا ہے ترجمان نے کہا کہ دھماکے کی نوعیت کا تعین کیا جارہا ہے اور ابتدائی (باقی صفحہ 5 نمبر 20)

شواہد اکٹھے کیے جارہے ہیں انہوں نے دھماکے کی مزمت کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان حکومت عوام کے تحفظ کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے ایسے بزدلانہ حملے ہمارے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتے۔

CamScanner

سوراب: چیک پوسٹوں پر عوام سے رقم اینٹھنے کیخلاف سخت اقدامات کا اعلان

سخت نگرانی رکھی جائے گی، کوئی اہلکار ایک روپیہ بھی وصول کرتا پایا گیا تو خود کو معطل سمجھے، انتظامیہ

سوراب (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان کی ہدایت کے تحت ضلعی انتظامیہ نے چیک پوسٹوں پر ٹرانسپورٹروں اور عوام سے غیر قانونی رقوم کی وصولی کے خلاف سخت اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اگر کوئی اہلکار کسی بھی چیک پوسٹ پر غیر قانونی طور پر ایک روپیہ بھی وصول کرتا پایا گیا تو وہ خود کو معطل سمجھے۔ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ تمام چیک پوسٹوں پر سخت نگرانی رکھی جائے گی اور کسی بھی قسم کی بدعنوانی، رشوت ستانی یا ناجائز وصولی کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ یہ اقدامات عوامی شکایات کے ازالے اور کرپشن کے خاتمے کے لیے کیے جا رہے ہیں تاکہ ایک شفاف اور قابلِ اعتماد نظام قائم کیا جا سکے۔ ضلعی انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ بدعنوانی کے خلاف جنگ میں بھرپور تعاون کریں۔ اگر کوئی لیویز اہلکار یا سرکاری نمائندہ چیک پوسٹ پر ناجائز طور پر رقم وصول کرنے کی کوشش کرے یا کسی بھی قسم کی بدسلوکی کا مرتکب ہو تو شہری فوری طور پر درج ذیل نمبروں پر شکایت درج کرائیں: لیویز کنٹرول نمبر 0844421145 شکایتی نمبر. 03311117704 / 03335449193 انتظامیہ کا کہنا ہے کہ کرپشن کے خاتمے میں عوام کی شمولیت کلیدی کردار ادا کرے گی۔ شہریوں کی دی گئی معلومات کو مکمل رازداری میں رکھا جائے گا، اور ہر شکایت پر فوری کارروائی کی جائے گی۔

11 مارچ کے حملے میں ایف سی کے تین جوانوں نے جام شہادت نوش کیا

جوانوں نے کافی دیر تک دہشتگردوں کو انگیج رکھا، انکی شہادت کے بعد مسلح افراد ٹرین تک پہنچے

دہشت گردوں کے بڑے گروپ کو بھی پہاڑوں میں بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے، بریگیڈیئر عمر الطاف

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) سی اسکاؤٹ فرنٹیئر کور بلوچستان نارتھ کے کمانڈنٹ بریگیڈیئر عمر الطاف نے کہا ہے کہ ایف سی کے جوان طویل ریلوے ٹریک کی حفاظت کیلئے خدمات انجام دے رہے ہیں، 11 مارچ کو دہشت گردوں نے پہلے چیک پوسٹ پر حملہ کیا اور ٹریک کو دھماکے سے اڑایا، چیک پوسٹ پر موجود جوانوں نے دہشت گردوں کو فائرنگ اور مارٹر گولوں سے انگیج رکھا، حملے کے دوران 3 ایف سی اہلکاروں نے جرات اور بہادری لڑتے ہوئے شہادت کا رتبہ پایا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز جعفر ایکسپریس سانحہ کے مقام پر دورہ کرنے والے صحافیوں سے گفتگو میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ جعفر ایکسپریس کو جہاں ٹارگٹ کیا گیا وہاں کسی قسم کے رابطے کی سہولت نہیں ہے، یہاں ہماری فورس ہے، جو طویل ٹریک کی حفاظت کو یقینی بناتی ہے، 11 مارچ دن ایک بجے ہماری چیک پوسٹ کو نشانہ بنایا گیا، ایف سی چیک پوسٹ پر حملے کے بعد ٹریک پر دھماکہ کیا گیا، ایف سی نے کافی دیر تک دہشتگردوں کو فائرنگ اور مارٹر گولوں سے انگیج رکھا، ایف سی چیک پوسٹ پر حملے کے دوران 3 ایف سی اہلکاروں نے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا ایف سی سے لڑنے کے بعد وہ ٹرین تک پہنچ گئے اور مسافروں کو یرغمال بنایا، دہشتگرد بڑی تعداد میں تھے جس وجہ سے ٹرین کو محفوظ کرنا مشکل ہوا پہاڑوں سے مختلف اطراف سے انہوں نے ہمیں گھیرا ہمارے مقامی سیکٹر اور غزہ بند اسکاوٹس کی نفری بھی آگئی پھر آہستہ آہستہ مختلف فورسز کی ٹیموں نے جوائن کیا دہشتگردوں نے جب کہا کہ وہ سب کو ماردیں گے پھر ہمیں مشکلات کا سامنا ہوا دہشتگردوں کا بڑا گروپ کچھ دہشتگردوں کو چھوڑ کر پہاڑوں میں چلا گیا ہم نے دہشت گردوں کے بڑے گروپ کو بھی پہاڑوں میں بھاری نقصان پہنچایا ہے، ضرار کمپنی 12 مارچ کے آدھے دن پر اپنی تدابیر کرکے آپریشن کرتی ہے، ضرار کمپنی کے سنائپرز نے بہت ہی زبردست طریقے سے دہشتگردوں کو نشانہ بنایا ایسے دہشتگردوں کا سامنا تھا جنہیں بچوں اور عورتوں کا بھی خیال نہیں دہشتگرد ایسا پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ سب انکے کنٹرول میں تھا، دہشتگردوں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کے سامنے انکے گھر والوں کو مارا ہے۔

کوئٹہ کراچی شاہراہ کو دورویہ بنانیوالی کمپنی نے کام بند کردیا

دوروز قبل اس کمپنی کی مشینری کو جلایا گیا تھا، کام کی بندش سے حادثات میں اضافہ ہوجائیگا

خضدار (آن لائن) کوئٹہ کراچی شاہراہ کو دورویہ بنانے والی کمپنی نے بلوچستان کی موجودہ مخدوش صورتحال کے پیش نظر اپنے تمام پروجیکٹس [illegible] پر کام بند کردیا۔ یہ کمپنی ملک کے مختلف بڑی سڑکوں پر کام انجام دے رہی ہے۔ واضح رہے کہ دو دن قبل خضدار میں اس کمپنی کی مشینری کو مسلح افراد نے حملہ کرکے جلا دیا تھا، کمپنی کراچی کوئٹہ شاہراہ کو دورویہ کرنے کے پروجیکٹ پر کام کررہی تھی۔ این 25 کوئٹہ کراچی سنگل سڑک ہونے کی وجہ سے سالانہ سینکڑوں لوگ حادثات کا شکار ہوجاتے ہیں اور سینکڑوں زخمی ہوکر اپاہج بن جاتے ہیں، حساس حالات کی وجہ سے اس قومی شاہراہ پر دورویہ کام کی بندش سے حادثات بڑھیں گے اور لوگوں کا مزید جانی نقصان جاری رہے گا۔

MASHRIQ QUETTA

بلوچستان کے مختلف اضلاع میں پولیو وائرس کی تصدیق

ڈیرہ بگٹی، لسبیلہ، کوئٹہ اور سبی کے ماحولیاتی نمونوں میں وائرس پایا گیا

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان کے مختلف اضلاع میں لئے گئے ماحولیاتی نمونوں میں پولیو وائرس کی موجودگی کا انکشاف ہوا ہے۔ حکام کے مطابق، ڈیرہ بگٹی، لسبیلہ.........

بقیہ 13 صفحہ نمبر 7 پر

، کوئٹہ اور سبی کے ماحولیاتی نمونوں میں پولیو وائرس کی تصدیق کی گئی ہے۔ یہ نمونے گزشتہ ماہ حاصل کیے گئے تھے، جن کی لیبارٹری رپورٹ جاری کردی گئی ہے۔ انسداد پولیو پروگرام کے مطابق ماحولیاتی نمونوں میں پولیو وائرس کی موجودگی ایک سنگین خطرہ ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وائرس کمیونٹی میں گردش کررہا ہے۔

Century Express Quetta

کھیلوں کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں، سیف اللہ کھیتران

ڈی جی گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا میدانوں کی بحالی کے منصوبوں کا دورہ

گوادر (خ ن) ڈائریکٹر جنرل گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی سیف اللہ کھیتران نے اولڈ ٹاؤن بحالی منصوبے کے تحت کھیلوں کے میدانوں کی بحالی کے مختلف منصوبوں کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے زیر تعمیر سورگ دل (ابراہیم پیلے فٹبال گراؤنڈ) اور یگ جان فٹسال گراؤنڈ کا معائنہ کیا اور ترقیاتی کام کی پیشرفت پر اطمینان کا اظہار کیا انہوں نے کہا کہ گوادر نہ صرف اقتصادی اور تجارتی لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے بلکہ کھیلوں کے اعتبار سے بھی ایک زرخیز خطہ ہے، جہاں معیاری سہولیات کی فراہمی ناگزیر ہے۔ انہوں نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ جی ڈی اے نے سینئر محمد اسحاق کرکٹ گراؤنڈ اور بابائے بزنجو فٹبال گراؤنڈ کی تزئین و آرائش مکمل کرلی ہے، جس کے نتیجے میں رمضان المبارک کے دوران ان میدانوں میں کھیلوں کی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل نے کہا کہ جی ڈی اے شہر کی جدید ترقی کے ساتھ ساتھ کھیلوں کے فروغ پر بھی خصوصی توجہ دے رہا ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 12

سید ظفر شاہ پر مقدمات دروغ گوئی پر مبنی ہیں، پشتونخوا نیپ

کوئی الزام ثابت نہیں ہوا مقدمات ختم کرکے غیر مشروط رہا کیا جائے، بیان

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے صوبائی پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ سید ظفر شاہ ولد سید حاجی نظام الدین شاہ پر درج ایف آئی آر جھوٹ اور دروغ گوئی پر مبنی ہے انہیں طویل عرصے سے حبس بے جا میں رکھنے کے بعد رہا کرنے کی بجائے اُن پر مقدمہ دائر کرنا غیر قانونی ہے بیان میں کہا گیا کہ سید ظفر شاہ کی گرفتاری اُن کے گھرانے کے افراد کے تعاون سے ہوئی تھی اور تفتیش کے وقت اُن پر کوئی بھی الزام ثابت نہیں کیا جا سکا سید ظفر شاہ کاروباری شخص ہے اور وہ کسی بھی غیر قانونی کام میں ملوث نہیں اور نہ ہی اُن کا کسی شرپسند عناصر کے ساتھ کوئی تعلق رہا ہے بلکہ وہ ایک شریف گھرانے کے فرد کے حیثیت سے زندگی گزارتے رہے ہیں لیکن حکومتی محکمے کی جانب سے انہیں اپنے گھر سے اُٹھانے اور طویل عرصے تک بلاجواز حبس بے جا میں رکھنے اور بعد میں اُن پر جعلی مقدمے کا اندراج حکومت اور اُن کے اداروں کی عوام دشمنی کو ثابت کرتا ہے بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ سید ظفر شاہ آغا کے خلاف جھوٹے مقدمات کا خاتمہ کرکے انہیں فوری طور پر غیر مشروط رہا کیا جائے۔

حکمران بلوچستان کو بنگلہ دیش ماڈل کی طرح تقسیم نہ کر سکے، اختر مینگل

ساحل اور وسائل نہ ہوتے تو ہمیں بھی بنگالیوں کی طرح ادھر ہم ادھر تم کہہ کر الوداع کردیتے

بیلہ (نامہ نگار) بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل نے کہا ہے کہ بلوچستان کی جغرافیائی اہمیت اور وسائل ہی وہ وجہ ہیں جن کی بدولت حکمران بھی بلوچستان کو بنگلہ دیش کے ماڈل کی طرح تقسیم نہیں کر سکے انہوں نے سوشل میڈیا پیغام میں کہا کہ اگر بلوچستان آٹھ سو کلومیٹر کا ساحل، معدنیات اور وسائل سے مالا مال نہ ہوتا تو پاکستانی حکمران ہمیں بھی بنگالیوں کی طرح "ادھر ہم ادھر تم" کہہ کر الوداع کردیتے۔

MASHRIQ QUETTA

حکومتی کارکردگی غیر تسلی بخش، مذاکرات کے بغیر قیامِ امن ممکن نہیں، مالک بلوچ

20 سالوں سے بلوچستان میں جنگ و آپریشن ہورہا ہے، سب سے پہلے لاپتہ افراد کی بازیابی، نوجوانوں کو روزگار دینا ہوگا، سربراہ نیشنل پارٹی

مذاکرات کیلئے اب تک کوئی ماحول نہیں بنا، حکومت کو ایسے بیانات سے گریز کرنا چاہیے جس سے حالات مزید خراب ہوں، نجی ٹی وی سے گفتگو

کوئٹہ (یو این اے) نیشنل پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے کہا ہے کہ بلوچستان مسئلے کا حل صرف مذاکرات ہیں حکومت کی کارکردگی سے بالکل مطمئن نہیں ہوں مذاکرات کے بغیر بلوچستان میں کبھی امن نہیں آئے گا 20 سالوں سے بلوچستان میں جنگ اور آپریشن ہورہا ہے کیا نتیجہ نکلا ہے سب سے پہلے لاپتہ افراد کی بازیابی، نوجوانوں کو روزگار دینا ہوگا ان خیالات کا اظہار انہوں نے نجی ٹی وی.........

بقیہ 39 صفحہ نمبر 7 پر

سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کیا ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے کہا ہے کہ بلوچستان مسئلے کا حل صرف مذاکرات ہیں ابھی تک بلوچستان میں مذاکرات کا ماحول بنا نہیں ہے حکومت مذاکرات کیلئے ماحول پیدا کرے تاکہ مذاکرات جلد از جلد ہوجائے 20 سالوں سے بلوچستان میں جنگ اور آپریشن ہورہا ہے کیا نتیجہ نکلا ہے بلکہ روز بروز بلوچستان کے حالات مزید گھمبیر ہوتے جارہے ہیں حکومت کو سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے بلکہ مذاکرات کیلئے ماحول بنانا ہوگا سب سے پہلے لاپتہ افراد کی بازیابی بے روزگار نوجوانوں کو روزگار دینا ہوگا انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس طرح بیانات نہیں دینا چاہئے جس سے مزید حالات خراب ہوں میں حکومت کی کارکردگی سے بالکل مطمئن نہیں ہوں حکومت بلوچستان اچھے ضلعی انتظامیہ آفیسر تعینات کرے اور امن وامان میں بہتری لائے مذاکرات کے بغیر بلوچستان میں کبھی امن نہیں آئے گا۔

جعفر ایکسپریس حملہ، سیکورٹی فورسز نے بہت بڑے سانحہ سے بچایا، چیئرمین پی ٹی آئی

ڈی جی آئی ایس پی آر نے بہت اچھی پریس کانفرنس کی، مذاکرات کا موقع پی ٹی آئی نہیں، حکومت نے خود ضائع کیا

عمران سے 6 مہینے سے کسی ایک شخص کو بھی نہیں ملوایا گیا، کورٹ آرڈر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہورہی ہے، بیرسٹر گوہر

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) چیئرمین پی ٹی آئی بیرسٹر گوہر نے کہا ہے جعفر ایکسپریس حملہ اے پی ایس کی طرح بڑا سانحہ ہوسکتا تھا، سیکورٹی فورسز نے بہت بڑے سانحہ سے بچالیا، عدالت میں پیشی کے موقع پر میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے بیرسٹر گوہر نے.........

بقیہ 30 صفحہ نمبر 7 پر

کہا 4 دسمبر کو مذاکرات کیلئے کمیٹی بنائی اور 23 دسمبر کو پہلی میٹنگ ہوئی، 2 جنوری کو دوسری اور 16 جنوری کو تیسری میٹنگ ہوئی، حکومت کے آگے 2 مطالبات رکھے، حکومت نے مطالبات لکھے ہوئے مانگے تو لکھے ہوئے دے دیئے، بانی پی ٹی آئی نے کہا تھا حکومت اگر کمیشن بنانے کیلئے آمادگی کا اظہار کرتی ہے تو ساتھ بیٹھیں گے، اسپیکر صاحب کو معلوم ہے موقع ہماری طرف سے ضائع نہیں ہوا، حکومت نے ضائع کیا، بیرسٹر گوہر نے کہا بانی پی ٹی آئی سے 6 مہینے سے کسی ایک شخص کو بھی نہیں ملوایا گیا، بارہا کہہ چکے کورٹ آرڈر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہورہی ہے، تحریک انصاف ایسی پارٹی نہیں کہ لوگوں پر قدغنیں لگائے، پارٹی میں جمہوریت ہے، جو شخص جس پوائنٹ پر بات کرنا چاہتا ہے کھل کر کرتا ہے، ڈی جی آئی ایس پی آر نے بہت اچھی پریس کانفرنس کی، سیکیورٹی فورسز نے بہت اچھا رول پلے کیا ہے اور بہت بڑے سانحہ سے بچایا۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Page No. 13

Bullet No. 3

Dated: 16 MAR 2025

بلوچستان میں ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر آپریشن ہوسکتا ہے، انوار الحق کاکڑ

ضروری ہے آپریشن فوکس، کلیئر اور اسمارٹ ہونا چاہیے، بڑھتی شدت پسندی کی وجہ سے بلوچستان حکومت تبدیل ہونے کے آثار نہیں

پی ٹی آئی کو ملک دشمن نہیں سمجھتا، بعض اوقات یہ وہی کرتے ہیں جو بھارت کی خواہش ہوتی ہے، سابق نگران وزیراعظم کی انٹرویو میں گفتگو

لاہور (آئی این پی) سابق نگراں وزیراعظم انوارالحق کاکڑ نے کہا ہے کہ ٹرین سانحہ کے بعد ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر بلوچستان میں آپریشن ہوسکتا ہے، ایسے میں ضروری ہے کہ آپریشن فوکس، کلیئر اور اسمارٹ ہونا چاہیے، بلوچستان میں بڑھتی ہوئی شدت پسندی کے تناظر میں بلوچستان حکومت تبدیل ہونے کے آثار دور دور تک نظر نہیں آرہے، بلوچستان میں شدت پسندی پہلے سے جاری ہے، شدت پسندی میں تیزی سرفراز بگٹی یا ان کی حکومت کی وجہ سے نہیں آئی، سرفراز بگٹی تو ابھی آئے ہیں ان کو ابھی سال بھی نہیں ہوا۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں رونما ہوئے ٹرین واقعہ پر پی ٹی آئی اور پاکستان دشمن ممالک کے ہم آواز ہونے سے متعلق سوال پر انوارالحق کاکڑ نے کہا کہ میں پی ٹی آئی کو ملک دشمن نہیں

بقیہ نمبر26 صفحہ 5 پر

سمجھتا، میں پی ٹی آئی کو بسا اوقات انتہائی احمقانہ اور بیہودہ حرکتیں کرتے ہوئے دیکھتا ہوں مگر اس کے باوجود ان کی پاکستانیت پر سوال نہیں کیا جاسکتا، میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ پاکستانی نہیں ہیں، یا یہ بھارت کے اشارے پر یہ سب کررہے ہیں۔ البتہ بعض اوقات یہ وہی کرتے ہیں جو بھارت کی خواہش ہوتی ہے مگر یہ دونوں چیزیں مختلف ہیں۔ اس حوالے سے ہمیں ان کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ یہ جھگڑا کسی سیاسی پارٹی سے نہیں، ریاست کے وجود کو چیلنج کا سامنا ہے، جس کے باسی تم بھی ہو اور میں بھی ہوں۔ ماہ رنگ بلوچ کے دوہرے رویے سے متعلق سوال پر سابق وزیراعظم انوارالحق کاکڑ نے کہا کہ ایک خاتون جو تربت سے اسلام آباد کے لیے نکلی، میڈیا نے چند ماہ میں اس کو ہیومن رائٹس کا چیمپئن ڈکلیئر کردیا، مگر میرا اس پر اعتراض یہ ہے کہ وہ نہ ہیومن رائٹس ایکٹیویسٹ ہے نہ وہ خواتین کی خودمختاری کی بات کررہی ہے البتہ جو کچھ شدت پسندوں کے حق میں جاتا ہے اس کے لیے وہ آواز اٹھاتی ہے۔ بلوچستان میں شدت پسندوں کے ہاتھوں مارے جانے والوں کے لیے وہ آواز بلند نہیں کرتی، تب ماہ رنگ پر خاموشی طاری ہوجاتی ہے۔ بلوچستان میں شدت پسندی کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تشدد کا جواب ہونا چاہیے یا نہیں؟ جب آپ کسی بھی تشدد کی توجیح دینا شروع کرتے ہیں، اس کی مختلف پہلوؤں کو کھوجنے لگتے ہیں تو آپ لامحالہ ایک مینٹل پروسس میں انگیج ہوجاتے ہیں اور تشدد کی توجیح کرنے لگتے ہیں یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس مسئلے کو حل کیسے کیا جائے؟، ایک یہ طریقہ ہے کہ آپ اس کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوجائیں، ان سے درخواست کریں کہ ہم عدم تشدد پر یقین رکھتے ہیں ہم پر رحم کریں، ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کو اخلاقیات کا درس دیں۔ ہوسکتا ہے ان کے دل میں رحم آجائے اور ہوسکتا ہے کہ ان کا نقطہ نظر تبدیل ہوجائے، اس کے کتنے امکانات ہیں اس پر ضرور لوگ سوچیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ تشدد کرنے والے کو فورس کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کی تشدد کی صلاحیت کم ہوجائے یا ختم ہوجائے۔ ایک سوال کے جواب میں انوارالحق کاکڑ نے کہا کہ مجھے اس بات پر تکلیف سے زیادہ حیرت ہوتی ہے کہ اس تشدد کو جس کو دنیا نے دہشت کا نام دیا ہے پاکستان میں میڈیا کا ایک حصہ اس پورے عمل کو معاشی مسائل کے ساتھ جوڑنا شروع کردیتا ہے۔ کوئی اس تشدد کی توجیح کی طرف چل پڑتا ہے، کوئی آپ کو 70 سال کی تاریخ یاد دلانا شروع کردیتا ہے۔ کوئی آپ کو مبہم اور مسخ تاریخ بتانا شروع کرتا ہے کہ ریاست قلات کو زبردستی شامل کرلیا گیا، پہلے دن سے یہ لوگ آپ کے ساتھ نہیں تھے، یوں پورے کے پورے نریٹو کو ڈسٹراشن میں لے جاتے ہوئے موجودہ دہشتگردی کی توجیح کی جاتی ہے۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان میں آپ نے تشدد پسندوں کے اتنے بہی خواہ اور ہمدرد پیدا کرلیے ہیں کہ ان کے حوصلے بڑھ رہے ہیں۔ پرائم ٹائم میں کسی بھی چینل پر بیٹھا ایک ایف اے، بی پاس شخص سکیورٹی، ٹیرازم، اکانومی تمام چیزوں کا ایکسپرٹ بن کر رائے سازی کرتا ہے اور اس دھڑلے سے کرتا ہے جیسے اس کے پاس جو علم ہے وہ الہامی سچ ہے۔ ہزاروں لاکھوں لوگ ان سے متاثر ہورہے ہیں۔ اوپر سے ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا آگیا ہے اس میں بھی ادھوری معلومات لوگوں کی ذہن سازی کررہی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا جو زہریلا سیاسی ماحول بنایا گیا ہے وہ تو چیری آن دی کیک ہے، یہ تمام عوامل جب مل گئے ہیں، افغانستان سے نیٹو فورس کے جانے کے بعد جو ہتھیار ان کے ہاتھ میں آگئے ہیں، ان تمام چیزوں نے ان کے عمل کو نمایاں بھی کردیا ہے اور بڑھا بھی دیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ کی بات سے یہ لگ رہا کہ بلوچستان کا مسئلہ کچھ جرنیلوں نے اور میڈیا نے پیدا کیا ہے؟ جس پر انہوں نے کہا کہ وہ اس مسئلے کو پیدا کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں اس مسئلے کو کنفیوژ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 4

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 16

کوئٹہ: کرانی میں بم دھماکہ، اے ٹی ایف کا ایک اہلکار شہید، 6 زخمی

گاڑی تباہ ہوگئی، دہشت گردوں نے سڑک کنارے ریموٹ کنٹرول بم نصب کیا تھا، ایک راہگیر بھی زد میں آیا، شہید کی نماز جنازہ ادا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کرانی روڈ سعادت کراس کے قریب سڑک کنارے نصب بم دھماکے میں ایک اے ٹی ایف شہید جبکہ پانچ اہلکاروں سمیت چھ افراد زخمی ہو گئے، گاڑی مکمل تباہ ہوگئی، پولیس کے مطابق نامعلوم دہشت گردوں نے کرانی روڈ سعادت کراس کے قریب سڑک کنارے ریموٹ کنٹرول بم نصب کیا تھا گزشتہ شب اے ٹی ایف کے چھ اہلکار ہیڈ کانسٹیبل خالد محمود، ڈرائیور کانسٹیبل سلیم جہانگیر، کانسٹیبل عبدالواحد، کانسٹیبل عبدالمالک کانسٹیبل دلبر خان اور کانسٹیبل حمدادگاڑی میں کرانی روڈ پر معمول کی گشت کررہے تھے گاڑی جیسے ہی کلی خلی کراس کے قریب پہنچی تو بم زوردار دھماکے سے پھٹ گیا جس کے نتیجے چھ اہلکار اور ایک راہگیر زخمی ہوگیا، اطلاع ملنے پر پولیس، ایف سی، سی ٹی ڈی اور بم ڈسپوزل اسکوارڈ نے موقع پر پہنچ کر علاقے کو گھیرے میں لے کر زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا جہاں کانسٹیبل دلبر خان زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگیا۔ بم ڈسپوزل اسکوارڈ کے مطابق نامعلوم دہشت گردوں نے اے ٹی ایف اہلکاروں کو نشانہ بنانے کیلئے سڑک کنارے ڈیڑھ کلو ریموٹ کنٹرول بم نصب کیا تھا، جبکہ ہسپتال میں ضروری کارروائی کے بعد شہید کی میت پولیس لائن لے جائے گئی جہاں نماز جنازہ ادا کی گئی، نماز جنازہ میں آئی جی سمیت دیگر افسروں نے شرکت کی۔ سی ٹی ڈی نے واقعے کا مقدمہ درج کرلیا۔

پنجگور: مسلح افراد کی فائرنگ سے خاتون جاں بحق، شوہر کو اغوا کرلیا گیا

پنجگور (نامہ نگار) پنجگور تحصیل گوارگو علاقے مزدالو میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے خاتون جاں بحق ہو گئی۔ لیویز ذرائع کے مطابق عبدالحمید ولد رحیم داد اپنی اہلیہ کے ہمراہ کاتاگر سے گوارگو کے علاقے مزدالو جارہے تھے راستے عبدالحمید کو اغوا کرنے کے دوران بیوی نے مزاحمت کی جس پر نامعلوم گاڑی سواروں نے فائرنگ کرکے خاتون کو قتل کر دیا اور شوہرا کو اغوا کرلیا اس سلسلے میں لیویز فورس مزید تفتیش کررہی ہے۔

تربت: سی پیک روٹ پر فورسز کے قافلے پر دھماکہ، 2 اہلکار زخمی

اہلکار معمول کے گشت پر تھے، دھماکہ آئی ای ڈی کے ذریعے کیا گیا، دونوں زخمی قریبی ہسپتال منتقل

تربت (نامہ نگار) تربت ڈی بلوچ کے قریب سی پیک روٹ پر فورسز کے قافلے پر دھماکہ ہوا۔ دھماکہ روڈ کے کنارے نصب آئی ای ڈی کے ذریعے کیا گیا، جس کے نتیجے میں فورسز کے دو اہلکار زخمی ہو گئے۔ واقعہ فورسز کے قافلے کی گزرگاہ پر پیش آیا، جب اہلکار معمول کی گشت پر تھے۔ زخمی اہلکاروں کو فوری طور پر قریبی ہسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان کی حالت بہتر بتائی جارہی ہے۔

قلعہ عبداللہ: دو گروپوں کے درمیان تصادم، 2 افراد ہلاک 3 زخمی

لڑائی کے دوران دونوں گروپوں نے ایک دوسرے پر شدید فائرنگ کی، لاش ہسپتال منتقل

قلعہ عبداللہ (نامہ نگار) دو گروپوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں دو جوان ہلاک تین زخمی ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق قلعہ عبداللہ کے قریب بدوان اڈہ کے مقام پر دو مسلح گروپوں کے درمیان لڑائی کے دوران ایک دوسرے پر شدید فائرنگ کی گئی جس کے نتیجے میں کلی ارمبی کاکوزئی کے رہائشی محمد حنیف کاکوزئی اور کلی بدوان کے نعمت اللہ گولی لگنے سے موقع پر ہلاک جبکہ تین افراد زخمی ہو گئے اطلاع ملنے پر مقامی لوگوں کی بڑی تعداد نے موقع پر پہنچ کر لاشوں کو ٹراما سنٹر میزئی اڈہ منتقل کردیا، جبکہ ملزمان حسب معمول موقع سے باآسانی فرار میں کامیاب ہوگئے۔

ڈیرہ بگٹی: سیاہ کاری کا شاخسانہ، فائرنگ سے دو خواتین سمیت 4 افراد ہلاک

سائل خان نے بھابھی کو قتل کرنے کے بعد میوہ خان کے گھر میں گھس کر فائرنگ کردی

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) سوئی کے قریب سیاہ کاری کے الزام میں فائرنگ کے نتیجے میں دو خواتین سمیت اے سی حسنین ابڑو کے مطابق ڈیرہ بگٹی کے علاقے بی لوٹی سوئی میں سیاہ کاری کے الزام میں سائل خان نے اپنی بھابھی (ن) کو فائرنگ کرکے ہلاک کرنے کے بعد اس کے مبینہ آشنا میوہ خان کے گھر میں گھس کر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں میوہ خان، اس کی بیوہ مسمات (د) اور اس کا کزن مہیوال ہلاک ہوگئے ملزمان فرار کے بعد فرار ہوگئے لیویز نے لاشیں ضروری کارروائی کے بعد لواحقین کے حوالے کردیں۔

خضدار اور نال میں فائرنگ سے دو افراد جاں بحق

خضدار (نامہ نگار) خضدار میں فائرنگ کے واقعات میں دو افراد جاں بحق ہوگئے پولیس کے مطابق کرخ روڈ پر نامعلوم افراد نے کھو کھلے پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں محمد عامر ولد محمد سکنہ لز و خضدار موقع پر جاں بحق ہوگئے فائرنگ کا دوسرا واقعہ نال بازا میں پیش آیا جہاں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شاہ جہاں ولد الٰہی بخش کرد سکنہ نال زخمی ہوگیا جو بعدازاں ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا لاشیں ضروری کارروائی کے بعد لواحقین کے حوالے کردی گئیں۔

چاغی: لیویز چیک پوسٹ پر حملہ، اسلحہ اور وائرلیس سیٹ چھین لیا گیا

نوکنڈی (نامہ نگار) چاغی کے علاقے امین آباد میں نامعلوم مسلح افراد نے لیویز چیک پوسٹ پر حملہ کر کے وہاں تعینات اہلکاروں سے اسلحہ اور وائرلیس سیٹ چھین لیا۔ واقعہ 15 مارچ کی شام پیش آیا، جب موٹر سائیکل سوار حملہ آور اچانک چیک پوسٹ پر پہنچے اور اہلکاروں کو نشانہ بنایا۔ لیویز اہلکاروں نے فوری طور پر کنٹرول روم کو اطلاع دی، جس کے بعد لیویز کی کوئیک رسپانس فورس (QRF) حرکت میں آئی۔ جوابی کارروائی کے دوران ملزمان اپنی موٹر سائیکل اور لیویز کا وائرلیس سیٹ چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ لیویز فورس نے علاقے میں سرچ آپریشن شروع کردیا ہے اور ملزمان کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

ڈیرہ اللہ یار اور صحبت پور میں رہزنی کی وارداتیں

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) ڈیرہ اللہ یار اور صحبت پور میں رہزنی کی وارداتوں میں دو موٹر سائیکلیں اور دیگر قیمتی سامان لوٹ لیا گیا۔ ڈیرہ اللہ یار میں ایک نوجوان سے جبکہ صحبت پور میں ایک شخص سے موٹر سائیکلیں چھین لی گئیں پولیس کے مطابق ڈیرہ اللہ یار کے قریب سیم شاخ کے مقام پر رہزنوں نے ایک نوجوان جبکہ صحبت پور کے علاقے شہید ملک محمد علی تھانے کی حدود میں دین محمد نامی شخص سے موٹر سائیکلیں اور دیگر قیمتی سامان لوٹ لیا اور فرار ہوگئے۔

جنگل پیر علیزئی میں لیویز تھانے پر دستی بم سے حملہ

قلعہ عبداللہ (نامہ نگار) جنگل پیر علیزئی میں لیویز تھانے پر دہشتگردوں نے دستی بم سے حملہ کیا۔ بم پھٹنے سے عمارت کو جزوی نقصان پہنچا تاہم کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

ایئرپورٹ روڈ سے موٹر سائیکل چوری

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) ایئرپورٹ روڈ سے موٹر سائیکل چوری ہوگئی تفصیلات کے مطابق ایئرپورٹ روڈ کے دکان کے باہر کھڑی موٹر سائیکل چور لے اڑے متعلقہ پولیس نے رپورٹ درج کرکے دکان کے سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے چوروں کی تلاش شروع کردی ہے۔

ڈیرہ مراد جمالی کے قریب نوجوان نے خودکشی کرلی

ڈیرہ مراد جمالی (نامہ نگار) ڈیرہ مراد جمالی کے قریب زمین کے تنازعے پر بھائی نے اشتعال میں آکر فائرنگ کرکے خودکشی کرلی پولیس نے ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثا کے حوالے کردی۔ پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی کے قریب پولیس تھانہ صدر کی حدود میں گوٹھ محمد بقا میں بھائی کی جانب سے مبینہ جائیداد کا حصہ سے انکار کرنے پر چھوٹی بھائی نے اشتعال میں آکر اپنی زندگی کا خاتمہ کرلیا۔ پولیس نے ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثاء کے حوالے کردی گئی۔

CamScanner

انعامی اسکیموں اور مختلف سروے کی آڑ میں آن لائن جعلساز و ہیکرز سرگرم

جدید ٹیکنالوجی کے ماہر نوسربازوں کی جانب سے شہریوں کے موبائل فونز پر میسج کیے جا رہے ہیں، متعلقہ حکام خاموش

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) جدید ٹیکنالوجی کے ماہر نوسربازوں کیخلاف متعلقہ محکمے حرکت میں نہ آسکے، نوسربازوں کی جانب سے موبائل فون صارفین کو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، احساس پروگرام، اے ٹی ایم بلاکیج، رمضان پیکج، وزیراعظم پروگرام سمیت مختلف انعامی سکیمز کے نام پر لوٹنے کا سلسلہ بدستور جاری، متعلقہ حکام خاموش۔ تفصیلات کے مطابق جدید ٹیکنالوجی کے ماہر نوسربازوں کی جانب سے شہریوں کے موبائل فونز پر میسج کیے جاتے ہیں جس پر لکھا ہوتا ہے کے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، احساس پروگرام کے گھر گھر سروے کے دوران آپ نمبر نوٹ کیا گیا تھا اور آپ کو پہلی قسط کے مطابق پچیس ہزار کی رقم ملے گی جس کے لیئے دیئے گئے نمبر پر رابطہ کریں سادہ شہریوں کی جانب سے رابطہ کرنے پر کہا جاتا ہے کہ رقم کی وصولی کے لیئے موبائل کارڈ ارسال کیئے جائیں تا کہ آپ کا اکاؤنٹ ایکٹو کیا جاسکے اور آپ کی رقم ایزی پیسے کے ذریعے روانہ کردی جائے گی جس پر کئی سادہ لوح شہری نوسربازوں کے ہاتھوں لوٹ گئے دوسری جانب بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، احساس پروگرام کے علاوہ اب نوسربازوں کی جانب سے اے ٹی ایم بلاکیج اور مختلف انعامی سکیمز کا جھانسا دیا جاتا ہے اور اسی طریقہ سے بذریعہ کارڈز رقم طلب کی جاتی ہے ذرائع کے مطابق منظم گروہ کی جانب سے کئی برسوں سے اس طرح سادہ شہریوں کو بے وقوف بنایا جارہا ہے لیکن قابل افسوس امر یہ ہے کہ اس کے تدارک کے لیے حکومت کی جانب سے کوئی اقدامات نہیں کیئے گئے جبکہ موبائل کمپنی کے نمائندہ سے رابطہ کرنے پر شہریوں کو بتایا گیا کہ یہ فراڈ ہے صارفین کا کہنا ہے کہ حکومت ایف آئی اے کو ان نوسربازوں کے خلاف سخت کارروائی کرنا چاہئے جو سادہ لوح شہریوں کو اُن کی جمع پونجی سے محروم کررہے ہیں جبکہ بینک حکام کا کہنا تھا کہ بنک کسی بھی کھاتہ دار کی تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کوئی فون نہیں کرتے یہ نوسرباز ہیں جو سادہ لوح صارفین کو لوٹتے ہیں۔

صوبائی دارالحکومت، وسطی علاقوں میں تجاوزات کے باعث ٹریفک متاثر

بازاروں گلی محلوں میں ریڑھی بانوں شورومز مالکان اور پتھیارے داروں کا قبضہ، پیدل چلنا محال ہوگیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی دارالحکومت کی اہم شاہراہوں گلی محلوں میں بدستور تجاوزات قائم، پتھارے داروں کا قبضہ بھی برقرار شہر میں بدترین ٹریفک جام رہنا معمول بن گیا شہری عاجز آگئے تفصیلات کے مطابق شہر کے وسطی و نواحی علاقوں کی اہم شاہراہوں گلی محلوں میں ریڑھی بانوں شورومز مالکان دکانداروں، پتھیارے داروں نے قبضہ کرر کھا ہے جبکہ رہی سہی کسر غیر قانونی پارکنگ نے پوری کرر کھی ہے جس کی وجہ سے دن بھر شہر میں ٹریفک جام رہتا ہے اور لوگوں کا پیدل چلنا بھی دشوار ہوگیا ہے، شہر بھر میں ریڑھی بانوں موٹرسائیکل شورومز مالکان دکانداروں پتھیارے داروں کا قبضہ ہے شہریوں کا کہنا ہے کہ شہر کے وسطی علاقوں میں ضلعی انتظامیہ کے احکامات کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں لیکن اس کا نوٹس نہیں لیا جارہا انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ تجاوزات کے خاتمے کیلئے گرینڈ آپریشن کر کے شہر کو مختلف زونز میں تقسیم کر کے مانیٹرنگ کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور ریڑھی بانوں پتھارے داروں کو متبادل جگہ فراہم کی جائے تا کہ انکا کاروبار بھی متاثر نہ ہو اور نہ ہی ٹریفک جام کا مسئلہ بنے۔

گوادر کے شہریوں کو پاسپورٹ کے حصول میں مشکلات

ارجنٹ فیس وصول کرنے کے باوجود ڈیڑھ سے دوماہ انتظار کروایا جارہا ہے

گوادر (این این آئی) گوادر پاسپورٹ آفس کی حالت زار عوام کیلئے دردسر بن گئی، ارجنٹ فیس پر بھی ڈیڑھ مہینہ انتظار، عمرہ، بیرون ملک طلباء کے داخلے، کاروباری حضرات سمیت بیرون ملک روزگار کرنے والے متعدد افراد کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑرہا ہے، ارجنٹ فیس وصولی کے باوجود درخواست گزاروں کو ڈیڑھ سے دو ماہ بعد پاسپورٹ دیا جارہا ہے، تفصیلات کے مطابق گوادر میں پاسپورٹ کے وصولی کا بحران تاحال حل نہیں ہوسکا، جس کی وجہ سے شہری کئی ماہ انتظار کی سولی پر لٹکنے کے باوجود بھی پاسپورٹ سے محروم ہیں۔ شہری بھاری فیس دے کر ارجنٹ پاسپورٹ ڈیڑھ سے دوماہ بعد دیا جارہا ہے، جس کے نتیجے میں کوئی بیرون ملک ملازمت وعمرہ سے محروم ہورہا ہے تو کوئی بھاری فیس ادا کر کے بھی تعلیمی داخلہ نہیں لے پارہا۔ گوادر پاسپورٹ آفس کی بحرانی صورت حال سنگین ہونے کے باوجود ضلعی انتظامیہ ومحکمہ پاسپورٹ اینڈ امیگریشن حکام کے کان پر جوں تک نہیں رینگ رہی۔

MASHRIQ QUETTA

مچھ میں باولے کتوں کی بھرمار، 11 بچے اور خاتون زخمی

بچوں کا گھر سے نکلنا محال، شہریوں کا باولے کتوں کو تلف کرنے کا مطالبہ

مچھ (یو این اے) مچھ شہر میں باولے کتوں کی بھرمار کے باعث شہری شدید خوف وہراس کا شکار ہیں۔ باولے کتوں کے حملے میں خاتون سمیت 11 بچے زخمی ہوگئے۔ متاثرہ بچوں اور خاتون کو فوری طور پر مچھ ہسپتال منتقل کیا گیا، جہاں انہیں ابتدائی طبی امداد فراہم کی گئی۔ شہریوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ آوارہ اور باولے کتوں کو فوری طور پر تلف کیا جائے، تاکہ مزید کسی جانی نقصان سے بچا جاسکے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 16

دہشتگردی کیخلاف عالمی حمایت

پاکستان پچھلے ڈیڑھ سال سے ایک بار پھر دہشت گردی کے جس دشوار چیلنج سے نبرد آزما ہے، بلوچستان میں مسافر ٹرین جعفر ایکسپریس کے چار سو سے زائد مسافروں کو یرغمال بنانے اور ان میں سے 26 کو قتل کردینے کا منگل کو پیش آنے والا واقعہ بلاشبہ ان میں سب سے زیادہ سنگین ہے۔ تاہم پاک فوج نے بڑی ہوشیاری اور چابک دستی سے تمام 33 دہشت گردوں کو ہلاک اور تمام یرغمالی مسافروں کو بازیاب کرکے اپنی مہارت کا نہایت متاثر کن مظاہرہ کیا جبکہ آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری کے مطابق دہشت گرد 26 مسافروں کو آپریشن شروع ہونے سے پہلے ہی شہید کرچکے تھے۔ ان میں سے 18 آرمی وایف سی سے اور 3 ریلوے اور دیگر محکموں سے تعلق رکھتے تھے جبکہ 5 عام شہری تھے۔ زندہ بازیاب کرائے گئے 354 یرغمالیوں میں 37 زخمی بھی شامل ہیں۔ دہشت گردی کی اس سفاکانہ کارروائی نے جہاں ملک بھر میں تشویش اور اضطراب اور رنج والم کے ساتھ ساتھ اس سنگین چیلنج کا متحد ہوکر مقابلہ کرنے کے عزم کو مستحکم کیا ہے وہیں عالمی سطح پر بھی امریکہ، چین، ایران، ترکیہ، روس، یورپی یونین ودیگر ملکوں کی جانب سے اس واردات کی سخت مذمت کے بعد اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اراکین کے بیان کی شکل میں بھی دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی حمایت کا بھرپور مظاہرہ ہوا ہے۔ ترجمان دفتر خارجہ کے اعلامیے میں بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اراکین نے گزشتہ روز ایک پریس بیان میں جعفر ایکسپریس مسافر ٹرین پر دہشت گردوں کے حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ترجمان کے مطابق اراکین سلامتی کونسل نے زخمیوں کی جلد اور مکمل صحت یابی کی دعا کرتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ دہشت گردی تمام شکلوں میں بین الاقوامی امن اور سلامتی کے لیے سب سے سنگین خطرات میں سے ایک ہے۔ اراکین سلامتی کونسل نے دہشت گردی کے مجرموں، منتظمین، مالی معاونین اور سرپرستوں کو جوابدہ ٹھہرانے اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لانے کی ضرورت کا اظہار کیا ہے۔ بیان میں تمام ریاستوں پر زور دیا گیا ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون اور سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے تحت اپنی ذمہ داریوں کے مطابق انسداد دہشت گردی کی کوششوں میں پاکستان کے ساتھ فعال تعاون کریں۔ سلامتی کونسل نے اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ دہشت گردی کی کوئی بھی کارروائی مجرمانہ اور بلا جواز ہے، خواہ اس کا محرک کچھ بھی ہو۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ دہشت گردی کے خاتمے کیلئے اقوام متحدہ کے چارٹر اور بین الاقوامی قانون کے تحت تمام ریاستوں کی جانب سے جدوجہد ضروری ہے جس میں بین الاقوامی انسانی حقوق، بین الاقوامی پناہ گزینوں کے قانون، بین الاقوامی انسانی قانون اور دہشت گردی کی کارروائیوں سے پیدا ہونے والے بین الاقوامی امن وسلامتی کو لاحق خطرات شامل ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف اس عالمی حمایت کا تقاضا ہے کہ پاکستان میں جاری کارروائیوں کی پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے سربراہ کے مطابق جن پڑوسی ملکوں سے مالی معاونت، تربیت، پناہ گاہوں کی فراہمی اور دوسری شکلوں میں سرپرستی کی جارہی ہے، اراکین سلامتی کونسل اور دیگر ممالک کی جانب سے انہیں سخت تنبیہ کی جائے اور ان کے خلاف موثر اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ پاکستان کی سیاسی وعسکری قیادت دہشت گردی کے اسباب ومحرکات کا بے لاگ جائزہ لے کر اور اس عمل میں وسیع تر مشاورت کا اہتمام کرکے بہتر اور نتیجہ خیز حکمت عملی اپنائے کیونکہ فی الوقت افواج پاکستان کی مسلسل جدوجہد اور قربانیوں کے باوجود دہشت گردی کا فتنہ قابو میں نہیں آرہا اور ملک کے دو صوبوں میں اس حوالے سے حالات روز بروز ابتر ہوتے جارہے ہیں۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily Century Express Quetta

Bullet No. 6

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 17

دہشت گردی اور بلوچستان

ترجمان پاک فوج نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف سیکیورٹی ادارے مکمل طور پر فعال ہیں اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران اپنی جانیں دے رہے ہیں مگر نیشنل ایکشن پلان کے 14 نکات پر عمل نہیں ہو رہا۔ گزشتہ روز کوئٹہ میں ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف اور وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور جعفر ایکسپریس پر دہشت گردوں کے حملے کے بارے میں تفصیلات سے آگاہ کیا اور میڈیا کے سوالات کے جواب دیے۔ ترجمان پاک فوج نے پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ جعفر ایکسپریس ٹرین حملے میں 354 مسافروں کو بازیاب کرایا گیا ہے جب کہ 26 افراد شہید ہوئے ہیں، 37 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ انھوں نے واضح کیا کہ دہشت گردوں کے پاس کوئی یرغمالی مسافر نہیں ہے اور نہ ہی آپریشن کے دوران کوئی مسافر مارا گیا جو لوگ شہید ہوئے، انھیں دہشت گردوں نے آپریشن سے پہلے شہید کیا ہے۔ انھوں نے یہ بھی واضح کیا کہ جعفر ایکسپریس پر حملہ انتہائی دشوار گزار علاقے اور راستے میں ہوا۔ دہشت گردوں نے 11 مارچ کو ایک بجے کے قریب دھماکے سے پٹڑی تباہ کر کے ٹرین کو روکا۔ دہشت گرد ٹولیوں کی شکل میں مسافروں کو لے کر باہر موجود تھے۔ دہشت گردوں پر ہماری فائرنگ کے نتیجے میں مغوی مسافروں کو فرار کا موقع ملا۔ پاک فوج کے ترجمان نے بھی واضح کیا کہ یہ آپریشن احتیاط سے کیا گیا، ضرار گروپ نے مغویوں کو خودکش بمباروں سے نجات دلائی جو ٹولیوں کی شکل میں تھے۔

دہشت گردوں نے یہ سب بڑی منصوبہ بندی سے کیا تھا، انھیں اپنے سرپرستوں کی پوری مدد حاصل تھی اور وہ افغانستان میں موجود اپنے سرغنوں کے ساتھ رابطے میں تھے۔ پاک فوج کی بروقت کارروائی سے دہشت گرد اور ان کے ماسٹر مائنڈ جو چاہتے تھے، وہ اس میں ناکام رہے۔ ان کا یہ منصوبہ ہوسکتا ہے کہ وہ ٹرین کے تمام مسافروں کو کچھ دن تک یرغمال رکھیں گے اور اپنے سرپرستوں کے پراپیگنڈا کی مدد سے عالمی رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کریں گے لیکن مسافروں کی ہمت و دلیری اور فوج کی بروقت کارروائی کی وجہ سے ان کا منصوبہ ناکام ہوگیا اور انھیں بھاری جانی نقصان پہنچا ہے۔ میڈیا کی اطلاع میں بتایا گیا کہ دہشت گردوں کے ایک گروپ نے بچوں اور خواتین کو ٹرین کے اندر رکھا، دہشت گردوں نے چوکی پر حملہ کر کے تین ایف سی جوان شہید کیے، ان کے پاس غیر ملکی اسلحہ تھا۔ پورے آپریشن میں کسی مغوی کی جان نہیں گئی، جو شہید ہوئے، وہ پہلے ہوئے۔ اس وقت بھی جائے وقوعہ کے اطراف میں پہاڑیوں اور غاروں کی سینی ٹائزیشن جاری ہے۔

ڈی جی آئی ایس پی آر نے کہا اس واقعے کا سرا افغانستان سے ملتا ہے، وہاں سے خودکش بمبار آتے ہیں۔ انھوں نے تین دہشت گردوں کی تصاویر دکھاتے ہوئے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل افغانستان کا ایک دہشت گرد پاکستان میں دہشت گردی کے دوران مارا گیا تھا، اس کا نام بدر الدین تھا اور وہ افغانستان کے صوبے باغدیس کے نائب گورنر کا بیٹا تھا۔ اسی طرح ایک اور خارجی مجیب الرحمان افغان آرمی میں بٹالین کمانڈر تھا۔ بنوں واقعے میں بھی افغان دہشت گرد مارے گئے تھے۔ یوں پتہ چلتا ہے کہ افغانستان دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہ بنا ہوا ہے اور افغانستان کی حکومت کی ناک کے نیچے یہ سرگرمیاں ہو رہی ہیں۔ انھوں نے یہ بھی واضح کیا کہ نیشنل ایکشن پلان کے 14 نکات پر عمل درآمد کے بغیر دہشت گردی کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ہم رواں سال اب تک 11 ہزار 654 آپریشن کر چکے، اوسط نکالیں تو یہ 180 انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن یومیہ بنتے ہیں۔ 2024 اور 2025 کے دوران 1250 دہشت گرد مارے جا چکے ہیں، ہمارے 563 جوان شہید ہوئے۔ دہشت گردی کے خلاف سیکیورٹی ادارے مکمل فعال ہیں، اپنی جانیں دے رہے ہیں مگر ان 14 نکات پر عمل نہیں ہو رہا۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کسی لگی لپٹی کے بغیر کہا کہ دہشت گردوں کو افغانستان سے مدد مل رہی ہے، وہاں دہشت گردی کے مراکز ہیں اور دہشت گردوں کی قیادت بھی وہاں مقیم ہے۔ دہشت گرد وہاں بھرتی کیے جاتے اور تیار ہوتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے یہ بھی کہا کہ امریکا، افغانستان سے گیا تو اپنا اسلحہ چھوڑ گیا جو دہشت گردوں کے پاس ہے۔ یہ تو اب ڈھکی چھپی بات نہیں رہی کہ امریکی اسلحہ دہشت گردوں کے ہاتھ لگ چکا ہے، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی افغانستان کی طالبان حکومت سے مطالبہ کر چکے ہیں کہ وہ امریکا کا چھوڑا ہوا اسلحہ واپس کر دیں۔ اس کے علاوہ امریکا نے افغانستان کی حکومت کی امداد بھی بند کر دی ہے۔ بہر حال وزیر اعلیٰ بلوچستان نے یہ بھی واضح کیا کہ ریاست اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کر رہی ہے، ڈالر، کرنسی، پٹرول، نان کسٹم پیڈ گاڑیوں اور دیگر اسمگلنگ روکی جا رہی ہے جو اربوں ڈالرز میں ہے مگر مافیاز ایسا نہیں چاہتے۔ وہ عرصے سے ملک کھوکھلا کرنے میں لگے ہیں، انھیں روکا جا رہا ہے تو مزاحمت کر رہے ہیں۔ ایک سوال پر سرفراز بگٹی نے کہا بی ایل اے اور افغان دہشت گرد دو الگ گروہ ہیں، ان کے نظریات بھی الگ ہیں مگر انھیں اکٹھا کون کر رہا ہے؟ انھیں تربیت اور پیسے دے کر پاکستان کے خلاف اکٹھا کیا جاتا ہے۔ ہینڈلر انھیں اکٹھا کرتے ہیں، افغانستان واحد ملک تھا، جس نے پاکستان کے قیام کی مخالفت کی مگر ہم نے ہمیشہ اس کی مدد کی، لاکھوں مہاجرین کو بسایا مگر انھوں نے ہمارے ہاں دہشت گردی کی۔ افغانستان وعدے پورے نہیں کر رہا۔ اے پی پی کے مطابق وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا جعفر ایکسپریس پر سفر کے لیے 428 ٹکٹ جاری ہوئے تاہم 100 فیصد ٹکٹ ہولڈرز نے سفر نہیں کیا۔ تعداد میں اس لیے فرق آرہا ہے کیونکہ 80 فیصد ٹکٹنگ کمپوٹرائزڈ اور 20 فیصد مینوئل ہوتی ہے۔ کچھ لوگ سفر نہیں کرتے، کچھ پہلے اتر جاتے ہیں یا کسی کا سفر اگلے اسٹاپ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کچھ لوگ جب بھاگے ہوں تو بھٹک گئے ہوں اور دہشت گردوں کے ہتھے دوبارہ چڑھ گئے ہوں۔ کل بھی ایف سی چیک پوسٹ پر دو لوگ آئے اور بتایا بھاگنے کے بعد راستہ بھول گئے تھے۔

قومی اسمبلی کے اجلاس میں جمعہ کو جعفر ایکسپریس سانحے، دہشت گردی، بلوچستان کے مسائل اور حکومت کی معاشی پالیسیوں پر گرما گرم بحث ہوئی۔ ارکان اسمبلی نے بلوچستان میں بدامنی، بیروزگاری اور بنیادی حقوق کی عدم فراہمی پر شدید تحفظات کا اظہار کیا جب کہ دہشت گردی کے خاتمے کے لیے قومی اتفاق رائے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ اپوزیشن نے حکومت پر معیشت اور سیکیورٹی پالیسیوں میں ناکامی کے الزامات لگائے، وزیر مملکت برائے داخلہ طلال چوہدری نے قومی ایکشن پلان پر عمل درآمد نہ ہونے کا ذمے دار صوبائی حکومتوں کو ٹھہرایا۔

پاکستان کا محل وقوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس میں بلوچستان کی جغرافیائی حیثیت کلیدی ہے۔ بلوچستان کی یہی حیثیت مقامی شرپسند قوتوں اور ''فارن ایکٹرز'' کے اتحاد کا باعث ہے۔ بلوچستان میں حال ہی میں معدنیات کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں خصوصاً سونے کے ذخائر بہت بڑی مقدار میں ہیں۔ تیل کے ذخائر بھی بھاری تعداد میں موجود ہیں۔ سی پیک کی وجہ سے بھی بہت سی قوتوں کو بلوچستان کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ بلوچستان سینٹرل ایشیا کا دروازہ ہے۔ جیسے جیسے بلوچستان ترقی کرتا جائے گا، افغانستان کی حیثیت کم ہوتی چلی جائے گی۔ گوادر بندرگاہ نے بلوچستان میں معاشی اور سماجی ترقی کے عمل کو تیز کرنا ہے۔ یہی وہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے افغانستان اور غیر ممالک میں بیٹھی افغان نژاد اشرافیہ پاکستان کے مقامی شرپسندوں سے مل کر منفی پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ افغانستان کی ہر حکومت اس کام میں شامل رہی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ پاکستان کو اب اپنی سرحدوں کے میکنزم کو زیادہ سخت اور فول پروف بنانے کی ضرورت ہے۔ افغانستان اور ایران کے ساتھ تجارت کو قانونی میکنزم کے ذریعے انجام پانا چاہیے۔ غیر قانونی تجارت اور اسمگلنگ کا مکمل خاتمہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں قیام امن اور ان صوبوں میں معاشی ترقی کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ قانون کے مطابق تجارت ہو تو صوبائی حکومتوں کو بھی اچھا خاصا ریونیو ملے گا۔ وفاقی حکومت کو بھی ریونیو حاصل ہوگا۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے بھی ماحول سازگار بن جائے گا جب کہ سیاحت کے لیے بھی ماحول بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ دہشت گردوں کے سہولت کار اور ماسٹر مائنڈز بڑی چالاک گیم کھیل رہے ہیں۔ اس گیم کو ناکام بنانے کے لیے ملک کے اندر موجود شرپسندوں اور دہشت گردوں کے سہولت کاروں کی بیخ کنی انتہائی ضروری ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily Baakhabar Quetta

Bullet No. 6

Dated: 16 MAR 2025 Page No. 18

وزیراعظم کی جانب سے بلوچستان کی صورتحال پر آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان

وزیراعظم شہباز شریف نے بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان کردیا ہے' کوئٹہ میں گزشتہ روز ہونے والے اجلاس سے خطاب میں وزیراعظم کا کہنا ہے کہ دہشتگردی کے خلاف سب کو حصہ ڈالنا ہوگا' وزیراعظم کا یہ بھی کہنا ہے کہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں دہشتگردی کے خاتمے تک ملک ترقی نہیں کرسکتا دریں اثناء پاکستان تحریک انصاف کے رہنماؤں نے بھی بلوچستان میں جعفر ایکسپریس کے سانحہ پر اے پی سی بلانے کا مطالبہ کیا ہے' پی ٹی آئی کے چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان کا کہنا ہے کہ ہمیں ماضی کو بھول کر آگے بڑھنا ہوگا ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ملک اس وقت دہشتگردی کی لپیٹ میں ہے بیرسٹر گوہر امید ظاہر کررہے ہیں کہ ساری جماعتیں اکٹھی ہوں گی' پی ٹی آئی کے رہنما سینیٹر شبلی فراز کا کہنا ہے کہ آل پارٹیز کانفرنس کیلئے سابق وزیراعظم عمران خان کو بھی پے رول پر رہا کیا جائے' شبلی فراز کا کہنا ہے کہ عمران خان قومی لیڈر ہیں اور یہ کہ انہیں کانفرنس میں شریک ہونا چاہئے وطن عزیز کا سیاسی منظرنامہ ایک طویل عرصے سے تناؤ اور کشمکش کا شکار چلا آرہا ہے سیاسی ماحول میں ایک دوسرے کیخلاف گرما گرم بیانات کا سلسلہ جاری ہے الفاظ کی جنگ کیساتھ بڑے بڑے پاور شوز بھی ہوتے رہے ہیں اس سب کے باوجود اس ضرورت کا احساس موجود ہے کہ کم از کم اہم قومی معاملات پر ایک دوسرے کا موقف سنتے ہوئے حکمت عملی ترتیب دینا ضروری ہی ہوتا ہے ماضی میں بھی اہم معاملات پر مل بیٹھنے کی روایت رہی ہے بلوچستان میں جعفر ایکسپریس کا سانحہ ایک ایسا قومی معاملہ ہے کہ جس پر جمعرات کو قومی اسمبلی میں مذمتی قرارداد بھی متفقہ طور پر منظور ہوئی اگلے مرحلے میں اگر اے پی سی منعقد ہوتی ہے اور اس میں قومی قیادت مل بیٹھ کر ایسی حکمت عملی ترتیب دیتی کہ جو مستقبل میں حکومتیں تبدیل ہونے سے متاثر نہ ہو تو اصلاح احوال کی جانب بڑھا جاسکتا ہے یہ اسی صورت ممکن ہے جب ایک دوسرے کا مؤقف سنا جائے اور فیصلے باہمی مشاورت سے وسیع تر قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے جائیں پیش نظر رکھنا ہوگا کہ ملک کو اقتصادی شعبے میں بھی شدید دشواریوں کا سامنا ہے ان دشواریوں کے اثرات عوام کیلئے بھی پریشان کن ہیں اصلاح احوال کیلئے صنعتی وتجارتی سرگرمیوں کے ساتھ سرمایہ کاری بھی ناگزیر ہے اس سب کیلئے امن اور سیاسی استحکام کی ضرورت پڑتی ہے اے پی سی اور اس طرح کے مختلف معاملات پر مل بیٹھ کر بات کرنا اس پورے منظرنامے میں پہلے سے زیادہ ضروری ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 19

بھارت پاکستان میں دہشتگردی کا مین اسپانسر ہے

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے کہا ہے کہ مشرقی پڑوسی پاکستان میں دہشت گردی کا مین اسپانسر ہے، جعفر ایکسپریس پر حملے کے بعد بھارتی میڈیا جعلی اے آئی ویڈیوز کے ذریعے پروپیگنڈا کرتا رہا اور دہشت گردوں کی پروپیگنڈا ویڈیوز دنیا کو دکھاتا رہا۔ اسلام آباد میں جعفر ایکسپریس پر حملے کے حوالے سے وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کے ساتھ پریس کانفرنس کرتے ہوئے ترجمان پاک فوج لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے کہا کہ دہشت گردوں نے منظم انداز میں کارروائی کی، جعفر ایکسپریس واقعہ انتہائی دشوار گزار علاقے میں پیش آیا، ٹرین سے پہلے دہشت گردوں کی بڑی تعداد نے ایف سی چیک پوسٹ پر حملہ کیا، جہاں ایف سی کے 3 جوان شہید ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ دہشت گردوں نے آئی ای ڈی کی مدد سے ریلوے ٹریک کو دھماکے سے اڑایا اور مسافروں کو ٹرین سے اتار کر ٹولیوں میں تقسیم کیا، سوشل میڈیا پر ٹرین واقعے کی اے آئی سے جعلی ویڈیوز بنائی گئیں، بھارتی میڈیا جعلی اے آئی ویڈیوز کے ذریعے پروپیگنڈا کرتا رہا۔ لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے کہا کہ جعلی ویڈیوز کے ذریعے پاکستان کے خلاف بیانیہ بنانے کی کوشش کی گئی، بھارتی میڈیا نے جھوٹی ویڈیوز سے ملکی تشخص خراب کرنے کی کوشش کی۔ ترجمان پاک فوج نے مزید بتایا کہ دہشت گردوں نے 11 مارچ کی رات یرغمالیوں کے ایک گروپ کو لسانی بنیاد پر چھوڑا، جس کی کچھ لاجسٹک وجوہات تھیں کیونکہ اتنے لوگوں کو قابو نہیں کیا جا سکتا، دوسرا یہ کہ انہیں خود کو انسانیت دوست ہونے کا تاثر دینا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ دہشت گردوں نے اپنے کچھ ساتھیوں کو ٹرین پر چھوڑا اور ایک بڑی تعداد پہاڑوں میں اپنے ٹھکانوں کی جانب چلی گئی، جن کی نگرانی کرنے کے بعد سیکیورٹی فورسز نے انہیں نشانہ بنا کر ختم کیا اور ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ ترجمان پاک فوج کے مطابق دہشت گردی کی پوری کارروائی کے دوران دہشت گرد افغانستان میں اپنے ہینڈلر سے مسلسل رابطے میں تھے، انہوں نے بتایا کہ 12 مارچ کی صبح ہماری فورسز نے اسنائپرز کے ذریعے دہشتگردوں کو نشانہ بنایا تو یرغمالیوں کا ایک گروپ دہشتگردوں کے چنگل سے بھاگ نکلا، جنہیں ایف سی کے جوانوں نے ریسکیو کیا جبکہ دہشت گردوں کی فائرنگ سے کچھ یرغمالی شہید بھی ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ 12 مارچ کی دوپہر اسپیشل سروسز گروپ (ایس ایس جی) کی ضرار کمپنی نے آپریشن کی کمان سنبھالی اور یرغمالیوں کے درمیان موجود خودکش بمباروں کو اسنائپر کی مدد سے نشانہ بنایا تو یرغمالیوں کو بھی بچ نکلنے کا موقع ملا اور دہشت گردوں کے نرغے سے نکل مختلف سمتوں میں بھاگ نکلے۔ لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے بتایا کہ ٹرین کے باہر سے یرغمالی فرار ہونے میں کامیاب ہوئے تو ایس ایس جی کی ضرار کمپنی کے جوان انجن کے راستے ٹرین میں داخل ہوئے بوگی بہ بوگی پوری ٹرین کو دہشت گردوں سے پاک کیا اور یرغمال بنائے گئے خواتین اور بچوں کو ریسکیو کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آپریشن اس قدر مہارت سے کیا گیا کہ پوری کارروائی کے دوران کسی معصوم یرغمالی کی جان نہیں گئی، جو شہادتیں ہوئیں وہ آپریشن شروع کیے جانے سے قبل ہوئیں، دہشتگردوں نے 24 گھنٹے کے دوران کئی یرغمالیوں کو شہید کیا تاہم آپریشن کے دوران وہ چاہ کر بھی کسی کی جان نہیں لے سکے، دوران آپریشن ضرار کمپنی کی جانب ایک اسنائپر کا فائر آیا تھا، بعدازاں مذکورہ دہشت گرد کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ترجمان پاک فوج [illegible] دہشت گردوں کے پاس غیر ملکی اسلحہ اور آلات موجود تھے، آپریشن میں بازیاب ہونے والے مسافروں کو خوراک مہیا کی گئی اور فورسز کی نگرانی میں محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا، پریس کانفرنس کے دوران آپریشن کے مختلف مراحل اور یرغمالیوں کی محفوظ مقام پر منتقلی کی وڈیو بھی دکھائی گئی۔ ترجمان پاک فوج نے بتایا کہ تاریخ میں ٹرین کو یرغمال بنانے کے جتنے واقعات ہیں، یہ واقعہ آپریشن کے حوالے سے سب سے زیادہ کامیاب ترین تھا، جہاں 36 گھنٹے کے اندر انتہائی دور افتادہ مقام پر خودکش بمباروں کی موجودگی کے باوجود پاک فوج، ایئرفورس اور ایف سی نے پوری منصوبہ بندی کے ساتھ اس آپریشن کو مکمل کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ دہشت گردی کا ایک اور واقعہ ہے، جس کے لنکس پڑوسی ملک افغانستان سے ملتے ہیں، یہ جاری عمل کا ایک حصہ ہے، کیوں کہ یہاں جو تشکیلات آتی ہیں، افغانی اس کا حصہ ہوتے ہیں، یہاں جو خودکش بمبار آتے ہیں وہ افغانی ہوتے ہیں۔ لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے اسکرین پر تصاویر دکھاتے ہوئے کہا کہ حال میں ہلاک خارجی بدرالدین یہ نائب گورنر صوبہ باغدیس کا بیٹا تھا، خارجی مجیب الرحمٰن افغانستان کی آرمی میں ایک بٹالین کمانڈر تھا اور یہ پاکستان میں دہشت گردی کر رہا تھا، اسی طرح ابھی بنوں واقعہ ہوا، اس میں بھی افغان دہشت گرد ملوث تھے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اسی طرح ان کے پاس سے جو ہتھیار ملے وہ بھی افغانستان سے لائے گئے تھے، لیکن جو بلوچستان میں واقعہ ہوا ہے اور اس سے پہلے جو واقعات ہوئے ہیں، اس کا مین اسپانسر مشرقی پڑوسی ہے۔ اس موقع پر ڈی جی آئی ایس پی آر نے گرفتار بھارتی جاسوس کلبھوشن یادیو کے اعترافی ویڈیو بیانات دکھائے گئے، جس میں وہ کہہ رہا ہے کہ را کا ہدف اور مقصد بلوچستان میں متعدد دہشت گردی کی کارروائیاں کرنا ہے، اس وقت میرا پاکستان آنے کا مقصد بلوچ قوم پرستوں کے ساتھ ملاقات کرنا ہے اور را کے 30 سے 40 کارندوں کے مکران کوسٹ کے اطراف بلوچ قوم پرستوں کے ساتھ کارروائی کرنا ہے اور مقصد یہ ہے کہ را کے کارندے فیلڈ میں رہیں کہ وہ بلوچ قوم پرستوں کی مدد اور ان کی سہولت کاری کر سکیں تاکہ وہ مخصوص اہداف کو نشانہ بنا سکیں، اور ملٹری کی طرز کا کنشکن تمام آپریشن کیا جا سکے کیونکہ بلوچستان کی تحریک سمندر کے ذریعے نہیں ہوتی، مقصد ہے کہ بلوچ قوم پرستوں کو محفوظ زمین فراہم ہو سکے اور سمندر کی طرف سے مکمل طور پر کوآرڈینیٹڈ ہو۔ ڈی جی آئی ایس پی آر نے سابق بھارتی آرمی چیف کا بیان میں چلوایا، جس میں وہ کہہ رہا ہے کہ اگر ہم قوم پرست تحریکوں کو بڑھاوا دیتے ہیں تو اگر ہم تیل پھینکیں گے تو یقیناً پاکستان فوج، جوان کا اندرونی ماحول ہے انہوں نے ہتھیار ڈالنے والے بلوچوں کا بیان بھی دکھایا، جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی جنگ نہیں ہو رہی ہے، لوگ صرف اپنے ذاتی مفادات کے لیے عام معصوم بلوچوں کو مروا رہے ہیں، اس تمام سازشوں میں خاص کر بھارت کا ہاتھ ہے۔ اس لیے جعفر ایکسپریس کا واقعہ ہوا ہے، یہ اسی پالیسی کا تسلسل ہے۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: AZADI QUETTA
let No. 6
Dated: 16 MAR 2025
Page No. 20

بلوچستان اسمبلی کا ماہی گیر کارڈ اجراء کی منظوری، ماہی گیروں کے حقیقی مسائل اور ان کا حل!

بلوچستان اسمبلی نے ماہی گیروں کیلیے 'ماہی گیر کارڈ' کے اجراء سے متعلق قرارداد منظور کرلی۔ قرارداد رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمان نے پیش کی۔ قرارداد کی متن کے مطابق ماہی گیر سمندری لہروں کا مقابلہ کر کے رزق تلاش کرتے ہیں، ٹرالرز مافیا کے سمندری مچھلی کی نسل کشی نے ماہی گیروں کو شدید متاثر کیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا کہ ماہی گیران حالات میں کشتی، جال اور انجن خریدنے سے بھی قاصر ہیں، صحت کارڈ اور کسان کارڈ کی طرح پر ماہی گیروں کیلیے ماہی گیر کارڈ کا اعلان کیا جائے، ٹرالر مافیا کی جانب سے ماہی گیروں کی کشتی اور جال کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ قرارداد کے متن میں کہا گیا کہ ماہی گیروں کے نقصان کے ازالہ کیلیے بھی عملی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ اجلاس کے دوران سربراہ نیشنل پارٹی رکن اسمبلی ڈاکٹر مالک بلوچ کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے سمندر سے سندھ کے ماہی گیر 5 ارب روپے کی مچھلیاں پکڑ کر لے جاتے ہیں، حکومت مچھلیوں کا غیر قانونی شکار روکنے کیلیے اقدامات کرے۔ بہرحال بلوچستان کے ساحلی علاقے گوادر کے ماہی گیروں کو صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے حکومت بلوچستان نے صحت کارڈ کے اجرا کی منظوری دی ہے، جس کے تحت محکمہ ماہی گیری سے رجسٹرڈ ماہی گیروں کو یہ سہولت فراہم کی جائے گی۔ بہرحال بلوچستان کے ساحلی پٹی پر غیر قانونی ٹرالنگ سب سے بڑا اور اہم مسئلہ ہے، غیر قانونی ٹرالنگ سے مقامی ماہی گیروں کا روزگار بری طرح متاثر ہوا ہے۔ ماہی گیروں کا واحد ذریعہ معاش ہی یہی ہے لہذا انہیں سمندر میں آزادی سے شکار کی سہولت مہیا کی جائے چونکہ ٹرالر مافیا بلوچستان کے ساحل پر ممنوعہ جالوں کے ذریعے مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں جس کا براہ راست اثر ان کی معاش پر پڑتا ہے۔ ماہی گیروں کا اول روز سے یہی مطالبہ رہا ہے کہ انہیں محفوظ سمندر دیا جائے جس سے ان کے روزگار کا سلسلہ چلتا رہے، سمندر غیر محفوظ ہونے سے ٹرالر مافیا کے شکار سے ماہی گیروں کا روزگار داؤ پر لگا ہوا ہے۔ ماہی گیر کارڈ کے اجراء سے اہم محفوظ سمندر میں مقامی ماہی گیروں کا شکار ہے نیز ٹرالر مافیا کے خلاف سخت ایکشن لینا ضروری ہے تاکہ بلوچستان کے ماہی گیروں کا روزگار متاثر نہ ہو اور ماہی گیری کے شعبے کو مزید فروغ دینے کیلیے ماہی گیروں کے مطالبات کے مطابق ان کو سہولیات دی جائیں جس سے ماہی گیروں کے تحفظات کا خاتمہ ہو اور حکومت کو بھی ماہی گیری شعبہ سے ریونیو ملے۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: میزان کوئٹہ
Bullet No. 6
Dated: 16 MAR 2025
Page No. 21

جامعہ بلوچستان کی فروری 2025ء تک تنخواہوں کے اجراء کی منظوری!

بلوچستان یونیورسٹی کے اساتذہ اور سٹاف بروقت تنخواہیں نہ ملنے کے باعث بڑی مشکلات کا شکار رہے ہیں۔اس اقدام کے خلاف وہ اکثر احتجاج بھی کرتے رہتے ہیں جو کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اساتذہ جو قابل احترام طبقہ ہے اپنے حق کے لیے سراپا احتجاج ہوتے ہیں اور کئی کئی دنوں تک دھرنا دیا جاتا ہے۔جو کہ بلاشبہ ان کے ساتھ بہت زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔

گذشتہ روز یونیورسٹی آف بلوچستان میں مالی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم اقدام کے طور پر یونیورسٹی فنانس کمیشن نے فروری 2025ء کی تنخواہوں کے اجراء کی منظوری دے دی ہے۔صوبائی وزیر خزانہ شعیب نوشیروانی ،صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید خان درانی ،سیکرٹری خزانہ عمران زرکون اور سیکرٹری ہائر ایجوکیشن صالح بلوچ نے یونیورسٹی فنانس کمیشن یونیورسٹی آف بلوچستان کے 2025ء اور 2026ء کے بجٹ کی منظوری بھی دے دی ہے اور پنشن ادائیگیوں کی ذمہ داریوں کی توثیق کی ہے جو اب وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی حتمی منظوری کیلئے بھیج دی جائے گی ۔یہ فیصلے بلوچستان یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد بازئی کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے یونیورسٹی کی مالی معاملات کو حل کرنے کے لیے محنت کی۔ان منظوریوں کے بعد یونیورسٹی کو فروری 2025ء کے بعد کسی بھی مالی یا تنخواہ کے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد بازئی نے فنانس کمیشن کا شکریہ ادا کیا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یونیورسٹی فنانس کمیشن نے بلوچستان یونیوٹی کے سٹاف اور اہلکاروں کی تنخواہوں اور پنشن کی مد میں مذکورہ فنڈز کی منظوری قابل تعریف اقدام ہے کیونکہ فنڈز کے نہ ہونے کے باعث یونیورسٹی کے اساتذہ اور سٹاف کو تنخواہیں اور پنشن کے حصول میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا جس کے لیے وہ ایک عرصے سے سراپا احتجاج تھے۔یہ بلاشبہ اساتذہ کے ساتھ بڑی ناانصافی تھی کیونکہ وہ قابل احترام طبقہ ہیں اس طرح سڑکوں پر تنخواہوں کے حصول کے لیے احتجاج کرنا ان کو زیب نہیں دیتا تھا۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
P-2
Daily: Balochistan Express Quetta
Bullet No. 6
Dated: 16 MAR 2025 Page No. 22

Healing wounds

The Jaffar Express attack is a tragic reminder of the challenges Pakistan faces in its fight against terrorism. While the military's swift response prevented a greater loss of life, the attack highlights the need for a more comprehensive approach that addresses the root causes of insurgency in Balochistan. Counterterrorism efforts must be complemented by political outreach, economic development, and social reconciliation. The state must listen to the legitimate grievances of the Baloch people, address the issue of missing persons with transparency, and integrate true nationalist leaders into the political process. At the same time, Pakistan must continue to expose and counter the role of external actors seeking to destabilize the country. The road to peace and stability in Balochistan is long and fraught with challenges, but it is a journey that Pakistan must undertake with determination and sincerity. Only by addressing the political, economic, and social dimensions of the crisis can the state hope to win the hearts and minds of the Baloch people and ensure a lasting solution to the province's woes. The Jaffar Express attack should serve as a wake-up call for all stakeholders to come together and work towards a brighter, more inclusive future for Balochistan and Pakistan as a whole. Terrorist attack on the Jaffar Express, which claimed the lives of 26 innocent people, is a stark reminder of the persistent threat of terrorism in Pakistan. The swift and decisive operation carried out by Pakistan's security forces to neutralize the Balochistan Liberation Army (BLA) terrorists undoubtedly prevented a far greater tragedy. However, while the military aspect of counterterrorism is undeniably crucial, the attack also underscores the need to address the deeper, systemic issues that have allowed such insurgencies to take root in the first place. The Jaffar Express attack is not merely a security challenge; it is a symptom of a broader political, economic, and social crisis that has plagued Balochistan for decades. During a media briefing on Friday, Director General Inter-Services Public Relations ISPR, Lieutenant-General Ahmed Sharif Chaudhry, unequivocally pointed to India's role in sponsoring terrorism in Pakistan. He revealed that the BLA militants were in contact with their handlers in Afghanistan and were using foreign-made weapons. The DG ISPR's allegations are consistent with Pakistan's long-standing concerns about external forces seeking to destabilize the country, particularly in Balochistan. The role of the Indian media in amplifying BLA propaganda further lends credence to these claims. However, while external involvement cannot and should not be ignored, it is equally crucial to acknowledge the internal issues that have fueled discontent in Balochistan and provided fertile ground for such insurgencies to flourish. Despite being rich in natural resources, the province has one of the lowest literacy rates in the country, inadequate healthcare facilities, and a severe lack of basic infrastructure.

The grievances of the Baloch people are not merely the propaganda of anti-state elements; they are deeply rooted in decades of political and economic deprivation that successive governments have failed to address. The distinction between terrorists and genuinely disaffected Baloch must be made clear, as Balochistan Chief Minister Sarfraz Bugti rightly pointed out

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily Century Express Quetta

Bullet No. 6

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 24

بلوچستان اور وقت کا تقاضا

آئینہ در آئینہ

سرور منیر راؤ

msmrao786@hotmail.com

بلوچستان میں پیدا ہونے والی صورت حال اچانک سامنے نہیں آئی بلکہ اس مسئلے کی جڑیں بڑی پرانی ہیں۔ بلوچستان کی صورتحال ایک الارم سے کم نہیں۔اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اصل وجوہات کا کھلے ذہن سے جائزہ لیا جائے اور قومی مشاورت کے بعد اصلاحی اقدامات کیے جائیں ۔مکران سے لے کر قلات تک اور بحیرہ عرب کے ساحلوں سے لپٹے گوادر سے لے کر درہ بولان کی سنگلاخ زمین تک پھیلے بلوچستان کا معاملہ حساس اور فوری حل کا متقاضی ہے۔ بیرونی طاقتیں بلوچستان کے ظاہری اور خفیہ معدنی خزانے کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی ہیں۔ بلوچستان کی جغرافیائی حیثیت اور اس کی اسٹریٹجک اہمیت کی بناء پر پاکستان دشمن قوتوں کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ بلوچستان ایشیاء کا اہم ترین علاقہ ہے۔ بلوچستان کو وسطی ایشیاء کی شہ رگ بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ وسط ایشیائی ریاستوں تک پہنچنے کے لیے بلوچستان سے قریبی اور آسان راستہ دوسرا کوئی نہیں ہے۔

مجھے بطور صحافی اپنی ابتدائی سروس کے ایام میں پورے بلوچستان کو سڑک کے راستے اور ہیلی کاپٹر کے ذریعے دیکھنے کا موقع ملا۔اس عرصے میں قدرت نے مجھے موقع دیا کہ بلوچستان کی قیادت کی اکثریت اور عوام سے بھی مل بھی سکوں۔ پاکستان ٹیلی ویژن کے نیوز رپورٹر کی حیثیت سے میں نے یکم مارچ 1975 کو اپنی سروس کا آغاز کوئٹہ ٹیلی ویژن سے کیا۔ ان ایام میں ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم اور جنرل محمد ضیاء الحق چیف آف آرمی اسٹاف تھے۔ میری ملازمت کو ابھی چند ہفتے ہی ہوئے تھے کہ جنرل محمد ضیاء الحق بلوچستان کے دورے پر آئے۔ انھوں نے مری اور بگٹی قبائل کے علاقے کا دورہ کرنا تھا۔ بطور رپورٹر مجھے بھی ان کے ساتھ اس علاقے میں جانا تھا۔ یہ وہ دن ہیں جب بگٹی اور مری قبائل آپس میں دست و گریباں تھے اور نواب اکبر بگٹی (مرحوم) کو ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے معزول کر کے نظر بند کر دیا گیا۔ اس سے پہلے بھٹو صاحب نے ہی انہیں بلوچستان کا گورنر مقرر کیا تھا۔ اکبر بگٹی کو ذوالفقار علی بھٹو نے بلوچستان کا گورنر کس طرح بنایا اور پھر اکبر بگٹی کو کیوں گرفتار کرنا پڑا یہ ایک دلچسپ کہانی ہے۔اس کا تذکرہ انشاءاللہ پھر کبھی۔

بلوچستان کی موجودہ صورتحال بگاڑنے میں بھارت، افغانستان اور دیگر ملک بھی ملوث ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ پتہ ہے کہ بلوچستان میں غیر ملکی قوتیں سرگرم ہیں تو وفاقی اور صوبائی حکومت نے حالات کو سنبھالنے کے لیے اقدامات کیوں نہ کیے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ بلوچستان کی صورتحال غیر ملکی مداخلت کی بناء پر خراب ہو رہی ہے تو یہ معاملے کا حل نہیں کہ صرف بیان جاری کر دیا۔ پاکستان کے عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ بلوچستان کی موجودہ صورتحال سے مجرمانہ غفلت کیوں برتی جا رہی ہے۔ بلوچستان کے عوام کو زندگی کی بنیادی سہولتیں پانی، گیس، بجلی، تعلیم اور علاج معالجے کی فراہمی کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے گزشتہ سالوں کے دوران اربوں روپے کی جو رقم مختص کی تھی وہ کہاں گئی؟ بلوچستان اسمبلی کے ارکان کو اپنے علاقے کی ترقی کے لیے جو رقم دی گئی ہے وہ کہاں گئی؟ وقت کا تقاضہ ہے کہ بلوچستان کے فنڈز کے استعمال کا آڈٹ کرایا جائے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ بلوچستان کے عوام کو گزشتہ دہائیوں سے اگر حقوق سے محروم رکھا گیا ہے تو یہ کسی ایک شخص یا محکمے یا افسر کا جرم نہیں بلکہ اس جرم میں مقامی قیادت بھی برابر کی شریک ہے۔ ماضی کی کسی بھی وفاقی اور صوبائی حکومت اور انتظامیہ کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ افسوس ناک امر تو یہ ہے کہ سب سے بڑا اور قدرتی وسائل سے مالا مال صوبہ ہونے کے باوجود بلوچستان کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں گیا یا پھر ممکن ہے کہ جان بوجھ کر اس کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہ کی گئی ہو۔

بلوچستان میں قبائلی جھگڑوں اور مسلح تحریکوں کی جڑیں بڑی پرانی ہیں۔ یہ مسئلہ برٹش دور میں بھی رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں بھی بلوچی علاقے میں مسلح تحریک شروع کی گئی ہے۔ ایک تجزیے کے مطابق بلوچستان کے سبھی بلوچ سردار اس تحریک میں شامل نہیں بلکہ صرف دو یا تین سردار اس تحریک کو لے کر چل رہے ہیں۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ ان تحریکوں کا اہم عنصر علاقائی اور باہمی قبائلی اختلافات بھی ہیں۔ ان تحریکوں کو عظیم تر بلوچستان کی تحریک بنانے میں میڈیا کے ایک Segment نے بھی خصوصی کردار ادا کیا۔ اس تحریک کو اجاگر کرنے میں پاکستان دشمن اندرونی عناصر اور کچھ بیرونی طاقتیں جن میں سرفہرست افغانستان اور بھارت شامل ہیں ہیں۔ بلوچستان کی صورتحال مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ اگر ملک میں سیاسی استحکام اور رواداری کی سیاست فروغ پائے تو بلوچستان کے مسائل کا حل بھی آسانی سے ہو جائے گا۔ لیکن اگر ہم اقتدار کی بندر بانٹ، لوٹ کھسوٹ کی سیاست، اقرباء پروری اور کرپشن کی سیاست کو مقدم رکھیں گے تو بلوچستان کے حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اصل وجوہات کا کھلے ذہن سے جائزہ لیا جائے اور قومی مشاورت کے بعد اصلاحی اقدامات کیے جائیں۔ بلوچستان کی علاقائی اور صوبائی قیادت کا نکتہ نظر سامنے رکھتے ہوئے ملک بھر کی سیاسی جماعتوں کے قائدین قومی مفاہمت کی بنیاد پر اس مسئلے کو حل کریں۔ (جاری ہے)

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Zamana Quetta

Bullet No. 6

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 25

سلگتا ہوا بلوچستان اور زخمی پاکستان

نویدِ فکر
نعیم قاسم
naeemqasimch@gmail.com

پاکستان کو اس وقت بیک وقت خیبر پختون خوا میں تحریک طالبان اور بلوچستان میں بلوچ لبریشن آرمی کی دہشتگردی کا سامنا ہے۔ دونوں جنگجو تنظیموں کو ہندوستان اور افغانستان کی طرف سے بھرپور سپورٹ حاصل ہے جبکہ سیاسی بحران کی وجہ سے الگ مسائل ہیں۔ یہ بات سرکار اور عوام کے درمیان دہشت گردی سمیت کئی معاملات میں خلیج پیدا کر رہی ہے۔

بدقسمتی سے پاکستان کی 62 فیصد نوجوان نسل موجودہ حکومت کو عوام کی حقیقی نمائندہ ہی تسلیم نہیں کرتی ہے۔ وہ جہازی سائز کی مصنوعی اور نامانوس کابینہ کے بیانیہ کو کیسے اہمیت دیں گے جو پاکستان میں ہر طرح کے سیاسی، معاشی اور دہشگردی کی وجہ سیاسی مخالفین کو ٹھہراتے ہیں اور قوم کو تقسیم در تقسیم کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں تا کہ ان کی نااہلیوں پر پردہ پڑا رہے۔ اس وجہ سے ہماری سکیورٹی فورسز کو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ آج بلوچستان میں جو دہشگردی ہے پنجابیوں اور سکیورٹی فورسز کے جوانوں کو جس طرح شہید کیا جا رہا ہے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ پنجاب میں تمام صوبوں کے لوگ کام کاج کر رہے ہیں، یہاں آباد ہیں مگر کوئی پنجابی ان کے ساتھ تعصب نہیں رکھتا ہے۔ جعفر ایکسپریس ٹرین میں بچنے والی ایک پنجابی خاتون کی آہ و فغاں ہمارے اہل ارباب کے ساتھ ساتھ نفرتوں کے بیج بونے والے چند گمراہ بلوچوں کے منہ پر طمانچہ ہے "آئے روز مارنے سے اچھا ہے کہ تمام پنجابیوں کو ایک ہی بار بم سے اڑا دیں روز روز مرنے سے بہتر ہے کہ ہماری جان چھوٹ جائے، ہم بچوں کے روزگار کے لیے گھروں سے نکلے ہیں مگر ہماری حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہے، کہاں ہے وزیر اعلیٰ اور وزیر داخلہ"۔

جب پاکستان قائم ہوا تو بلوچستان کی سیاسی حیثیت باقی صوبوں سے مختلف تھی۔ ایک ریاستی بلوچستان تھا اور دوسرا برٹش بلوچستان۔ برٹش بلوچستان پاکستان میں شامل ہو گیا جبکہ خان آف قلات نے آزادی کا اعلان کر دیا اور ایک ریاستی اسمبلی قائم کی جس نے قرارداد منظور کی کہ بلوچستان آزادی اور خودمختاری قائم رکھتے ہوئے پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرے گا۔ 27 مارچ 1948 کو خان قلات نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا۔ میر احمد یار خان کے چھوٹے بھائی شہزادہ عبدالکریم نے اس فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ سردار نوروز اور ان کے ساتھیوں نے مسلح مزاحمت شروع کر دی اور پہاڑوں پر چلے گئے۔ باقی کسر بھٹو نے پوری کر دی۔ 1970 میں بلوچستان میں نیشنل عوامی پارٹی کی حکومت کو دس ماہ بعد ختم کر دیا اور وزیر اعلیٰ عطاء اللہ مینگل اور گورنر بلوچستان میر غوث بخش بزنجو سمیت تمام سرکردہ بلوچ رہنماؤں پر بغاوت کے مقدمے قائم کر کے حیدرآباد جیل میں قید کر دیا۔ بعد میں ضیاء الحق نے رہا کیا تو بلوچستان میں مسلح جدوجہد ختم ہو گئی مگر مشرف دور میں بلوچستان میں بی ایل اے نے دوبارہ سرکاری تنصیبات اور سکیورٹی فورسز پر حملے شروع کر دیے۔ اس وقت بلوچ لبریشن آرمی کی قیادت بلاچ مری کے پاس تھی جنہیں افغانستان میں ہلاک کر دیا گیا۔ بعد میں 2006 میں اکبر بگٹی کی موت نے بلوچستان میں حالات کو بہت زیادہ خراب کر دیا۔ 2022 میں شاری بلوچ نے کراچی یونیورسٹی میں خودکش حملے میں دو چینی پروفیسرز اور ایک پاکستانی ڈرائیور کو شہید کیا۔ 2023 میں تربت میں سمعیہ نامی لڑکی نے ایف سی کی گاڑی کو نشانہ بنایا۔ ماہل بلوچ نے بیلہ میں ایف سی کے کیمپ پر خودکش حملہ کیا۔ بی ایل اے اب تک متعدد حملوں میں سینکڑوں بے گناہ شہریوں اور سکیورٹی فورسز کے جوانوں کو شہید کر چکی ہے۔ نومبر میں کوئٹہ ریلوے سٹیشن پر حملے سے 32 لوگ شہید ہوئے تھے اور اب پھر جعفر ایکسپریس میں مسافروں کو یرغمال بنا کر درجنوں نان بلوچوں اور سرکاری اہلکاروں کو شہید کیا گیا ہے۔

بی ایل اے کو انڈیا اور افغانستان کی حکومتوں سے فنڈنگ، لاجسٹک اسلحہ اور ٹریننگ ملنے کے واضح ثبوت ہیں۔ کلبوشن کی گرفتاری اور تائب ہونے والے جنگجوؤں نے واضح طور پر بتایا ہے کہ پاکستان کے دشمن ممالک بی ایل اے کو سپورٹ کرتے ہیں۔ بی ایل اے بڑے منظم انداز میں دہشت گردی کرتی ہے۔ اس کے کئی ونگز ہیں۔ مجید بریگیڈ خودکش بمبارز کی ذہنی اور جسمانی تربیت کرتی ہے۔ فتح سکواڈ ٹارگٹ لوکیشن کے لیے راستہ ہموار کرتی ہے، زریاب ونگ انٹیلی جنس کا کام کرتا ہے جبکہ ٹیکٹیکل ونگ ہائی پروفائل شخصیت کو اغوا کرنے کا کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ تنظیم اپنے پیغام کو پھیلانے کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال بھی انتہائی مہارت سے کر رہی ہے۔ اگرچہ پاکستان سمیت امریکہ، چین اور یورپی یونین نے اس تنظیم کو دہشت گرد قرار دے کر بین کیا ہوا ہے مگر اسلم بلوچ کے ہلاک ہونے کے باوجود یہ تنظیم منظم انداز میں دہشت گردی کر رہی ہے۔ اب دہشگردی کر کے مرنے یا فرار ہونے کی بجائے وہ طالبان کی طرح مختلف مقامات پر قبضہ کرنے یا بسوں اور ٹرینوں کے مسافروں کو یرغمال بنانے کا عملی مظاہرہ کر رہے ہیں۔

بلوچستان کا رقبہ وسیع و عریض ہے اور ساتھ ایران اور افغانستان کی طویل سرحدیں ہیں جسکی وجہ سے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے ان کا مکمل قلع قمع مشکل دکھائی دے رہا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے دشمنوں سے کسی صورت میں سمجھوتہ کرنا ممکن نہیں مگر وہ عام بلوچ نوجوان جو بی ایل اے سے ہمدردی رکھتے ہیں اور پاکستان سے بیگانگی روا رکھتے ہوئے احساس محرومی کا شکار ہیں ان کے ساتھ ریاست کو ہمدردی کرتے ہوئے ان کے مسائل کو حل کرنا چاہیے۔

بلوچستان کے وزیر اعلیٰ اور وزراء میں اتنی اہلیت نہیں ہے کہ وہ عام بلوچوں کو یہ یقین دلا سکیں کہ ریاست ان کے لیے ماں جیسی ہے۔ عام بلوچ یہ سمجھتا ہے کہ وفاق کو صرف اور صرف بلوچستان کے معدنی وسائل سے دلچسپی ہے جبکہ وہاں کے قدرتی وسائل سے بلوچستان کے عوام کو فائدہ نہیں پہنچایا جا رہا ہے۔ ایسی ہی سوچ بنگالیوں کی بھی تھی۔ اہل اقتدار اور دوسرے صوبوں کے عوام کی اس جنگ میں غریب پنجابی خوامخواہ مارا جا رہا ہے۔ نامور پنجابی دانشور پروفیسر سعید احمد کا کہنا ہے کہ پنجاب کے دیہاتوں میں اسی طرح غربت نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں جس طرح دوسرے صوبوں کے دیہاتی علاقوں میں۔ پاکستان بننے پر بھی پنجابیوں کا خون بہا اور ان کی خواتین کی آبروریزی کی گئی تو اب شناختی کارڈ دیکھ کر پنجابی مزدوروں اور کسانوں کا اس لیے قتل عام کیا جا رہا ہے کہ وہ ان کے لیے اناج پیدا کرتے ہیں۔ ان کے لیے عمارتیں تعمیر کرتے ہیں۔ اگر پنجابیوں نے اسٹیبلشمنٹ کا ساتھ دیا ہے تو آپ کے سرداروں وڈیروں اور خانوں نے بھی انگریزوں کی غلامی سے لے کر ہمیشہ حکمرانوں کا ساتھ دیا ہے" پروفیسر سعید صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ بلوچستان کے سردار ہوں، خیبر پختون خوا کے خان ہوں، سندھ کے وڈیرے ہوں، ان کے جبر و استبداد نے ہی وہاں کے عوام کو پسماندہ رکھا ہوا ہے۔ فیوڈل ازم نے عوام کو جہالت کے اس سمندر میں ڈبو دیا ہے کہ وہ جس مسیحا سے علاج دل چاہتے ہیں وہ ان کا قاتل ہے۔ اگر سنٹرل پنجاب میں پنجابیوں کو کسی حد تک معاشی خوشحالی حاصل ہوئی ہے تو اس کی وجہ فیوڈل ازم سے آزادی ہے۔ برادری ازم ضرور ہے مگر لوگ جاگیرداروں اور حکمرانوں کے غلام نہیں ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 27

جعفر ایکسپریس پر دہشت گرد حملہ اور سیکورٹی آپریشن

افکارِ زاہدی

نسیم الحق زاہدی

naseemulhaq.nuhz@gmail.com

بلوچستان میں دہشت گردی اور بدامنی کی لہر بر حوالے سے باعث تشویش ہے ان وقعات میں سانحہ جعفر ایکسپریس سرفہرست ہے جس کے دوران کالعدم تنظیم کے دہشت گردوں نے کوئٹہ سے پشاور آنے والی مسافر ٹرین جعفر ایکسپریس کو بولان کے علاقے اوسی پور میں آئی ای ڈیز کے ذریعے ریلوے ٹریک کو دھماکے سے اڑانے کے بعد روکا، ریلوے حکام کے مطابق اس ٹرین میں 440 افراد سوار تھے، یہ دشوار گزار علاقہ ہے۔ ڈی جی آئی ایس پی آر نے وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے بتایا کہ دہشت گردوں جن کے پاس غیر ملکی اسلحہ تھا، نے مسافروں کو ٹرین کے باہر زمین پر اکھٹا کیا اور ان کو ٹولیوں میں تقسیم کردیا، دہشت گردوں کی بڑی تعداد یرغمالی کو لے کر پہاڑوں پر چلی گئی، جبکہ ان کا ایک اسنائپرز پہاڑ پر موجود تھا۔ بازیابی کے لیے فوری طور پر آپریشن شروع کردیا گیا، جس میں آرمی، ائیر فورس، ایف سی اور ایس ایس جی کے جوانوں نے حصہ لیا۔ کلیئرنس آپریشن سے پہلے 23 مسافر اور 4 ایف سی کے جوان ان دہشت گردوں کی بربریت کا شکار ہوئے۔ اس کے علاوہ تمام یرغمالوں کو باحفاظت بازیاب کرلیا گیا جو پاک فوج کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے، یہ آپریشن انتہائی مہارت اور احتیاط کے ساتھ کیا گیا سیکورٹی حکام کے مطابق جعفر ایکسپریس پر حملے کے بعد دہشت گردوں کی طرف سے جائے وقوعہ سے افغانستان بیٹھے شخص کو اطلاعات دی اور ہدایات لے جارہی تھیں۔ ٹریس شدہ کالز میں دہشت گردوں کے افغانستان سے رابطے سامنے آئے ہیں۔ یہاں پر یہ وضاحت ضروری ہے کہ امریکی فوج نے انخلاء کے وقت جو اسلحہ افغانستان میں چھوڑا تھا ان کا استعمال بلوچستان میں کالعدم تنظیمیں کررہی ہیں، آخر ان دہشت گردوں کے پاس یہ اسلحہ کہاں سے آیا؟ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کے پیچھے افغانستان ملوث ہے۔ اطلاعات ہیں کہ کابل میں ٹی ٹی پی کے تین کیمپ اور جلال آباد میں کالعدم بلوچ تنظیم کے دو تربیتی کیمپ موجود ہیں جو بھارتی خفیہ ایجنسی را اور طالبان کی سرپرستی میں چل رہے ہیں۔ ان کیمپوں میں دہشت گرد ٹریننگ لے رہے ہیں جو اپنے بیرونی آقاؤں کے کہنے پر پاکستان میں خصوصاً بلوچستان میں دہشت گردانہ حملوں کو انجام دیتے ہیں۔ واضح رہے کہ 5 مارچ 2025 کو بلوچستان میں پاک افغان سرحد کے قریبی علاقے ٹوبہ کاکڑی میں آپریشن کے دوران 4 دہشت گردوں کو گرفتار کیا گیا، جن سے تفتیش میں افغانستان سے پاکستان میں در اندازی کے مزید شواہد سامنے آئے ہیں، دہشت گردوں سے کلاشنکوفیں، دستی بم اور دیگر آتشیں اسلحہ برآمد ہوا، گرفتار دہشت گردوں نے دہشت گردی کی بڑی کاروائی کی منصوبہ بندی کا اعتراف کیا۔ بلوچستان میں کالعدم تنظیموں کو افغان طالبان کی مکمل حمایت، سہولت کاری اور سرپرستی حاصل ہے۔ گرفتار شدہ افغان دہشت گرد نے اپنے اعترافی بیان میں بتایا کہ اس کا نام اسام الدین ہے، اس کے پاس دو بندوقیں، دو کلاشنکوف، ایک دستی بم اور دیگر اسلحہ موجود تھا، اور وہ افغانستان سے تین دن پہلے پاکستان میں سرحدی باڑ کے ذریعے رات میں چوری سے پاکستان میں داخل ہوئے۔ یاد رہے کہ تخریب کار عناصر ہمیشہ ہماری سرحدوں کے باہر سے آتے ہیں۔ بلوچستان میں بھارتی دراندازی کا زندہ ثبوت کلبھوشن یادیو کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے کالعدم تنظیموں کا بھارتی گٹھ جوڑ کا عالم یہ ہے کہ جیسے ہی صوبے میں کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے چند منٹوں میں بھارتی میڈیا میں نہ صرف اس واقعے کی گمراہ کن رپورٹنگ شروع ہو جاتی ہے، بلکہ پرانی تصاویر، پرانی ویڈیوز کے علاوہ مصنوعی ذہانت سے بنی ہوئی ویڈیوز اور تصاویر بھی نشر کرنا شروع کردی جاتی ہیں

سرکاری ہسپتالوں میں سہولیات کی کمی وجوہات اور اثرات

عبدالصمد حقیار

ترقی یافتہ ممالک میں صحت کے شعبے کو اولین ترجیح دی جاتی ہے، جہاں عوام کو بہتر علاج معالجہ، جدید طبی سہولیات اور تربیت یافتہ عملہ میسر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی غریب عوام کو صحت کی بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے سرکاری ہسپتال قائم کیے جاتے ہیں۔ ان ہسپتالوں کا بنیادی مقصد غریب اور نادار افراد کو مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنا اور دکھی انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ اسی مقصد کے تحت ہر سال بجٹ میں ان ہسپتالوں کی تعمیر و ترقی اور عوام کو معیاری طبی سہولیات مہیا کرنے کے لیے خطیر رقم مختص کی جاتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے، جب غریب مریض علاج کے لیے سرکاری ہسپتالوں کا رخ کرتے ہیں، تو انہیں بنیادی طبی سہولیات، معیاری علاج، اور مناسب ڈاکٹروں کی عدم دستیابی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹروں کہ بجائے موقع پر موجود بعض جونیئر اسٹاف کا غیر اخلاقی رویہ، جو نہ صرف مریضوں کی خدمت میں کوتاہی برتتا ہے بلکہ ان کی عزتِ نفس کو بھی مجروح کرتا ہے، جس کے نتیجے میں بے بس مریض مایوس ہو کر واپس لوٹنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہر سال اربوں روپے کے بجٹ کے باوجود سرکاری ہسپتال زبوں حالی کا شکار کیوں ہیں؟ ان ہسپتالوں میں صفائی ستھرائی کے ناقص انتظامات، علاج معالجے اور ادویات کی عدم دستیابی، ڈاکٹروں اور دیگر عملے کی غیر حاضری، اور کرپشن جیسے سنگین مسائل کا ذمہ دار کون ہے؟ یہی وہ عوامل ہیں جنہوں نے سرکاری ہسپتالوں کو بدنام کردیا ہے۔ شکایات کے انبار لگنے کے باوجود عوام کی دادرسی کرنے والا کوئی کیوں نظر نہیں آتا؟ ایسے سوالات ہیں جو جواب طلب ہیں، مگر حکومت اور ارباب اختیار کاغذی کارروائی اور زبان کی صفائی سے ان ہسپتالوں کی کارکردگی کو ایسے پیش کرتے ہیں جیسے اس حوالے سے کسی کو کوئی شکایت ہی نہ ہو۔ سرکاری ہسپتالوں میں علاج معالجے کے فقدان کی وجہ سے پرائیویٹ ہسپتالوں کی بھرمار ہو گئی ہے، جہاں علاج کے اخراجات عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکے ہیں۔ مزید برآں، بعض ڈاکٹروں کی لیبارٹریوں اور دواساز کمپنیوں سے ملی بھگت کے باعث غریب مریضوں پر غیر ضروری ٹیسٹ اور مہنگی ادویات کا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ رجحان اب معمول بنتا جا رہا ہے، اور بدقسمتی سے، بعض ڈاکٹر جو مسیحا اور ہمدرد ہونے چاہیے تھے، وہ محض دولت کمانے کی دوڑ میں لگ چکے ہیں۔ ان کے نزدیک مریض کی غربت کوئی معنی نہیں رکھتی، بلکہ ان کی اولین ترجیح اپنی فیس اور کمیشن ہوتا ہے۔ صورتحال اس حد تک بگڑ چکی ہے کہ نہ تو کوئی مؤثر چیک اینڈ بیلنس کا نظام موجود ہے اور نہ ہی شکایات کے ازالے کا کوئی مضبوط طریقہ کار۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت سرکاری ہسپتالوں میں بنیادی طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائے، تاکہ غریب عوام کو عطائی ڈاکٹروں اور بعض منافع خور پرائیویٹ ہسپتالوں کے استحصال سے بچایا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے ہسپتالوں میں بجٹ کے درست استعمال کو یقینی بنانے کے لیے مؤثر نگرانی کا نظام متعارف کرایا جائے۔ عملے کی حاضری یقینی بنانے کے لیے ڈاکٹروں اور دیگر طبی عملے کی حاضری اور کارکردگی کی سخت مانیٹرنگ کی جائے۔ ساتھ ہی، ادویات اور سہولیات کی فراہمی کو بہتر بنایا جائے، تاکہ مریضوں کے لیے معیاری اور سستی ادویات کی دستیابی ممکن ہو۔ نیز، صفائی اور بنیادی ڈھانچے کی بہتری پر توجہ دی جائے، تاکہ ہسپتالوں میں علاج معالجہ کے ساتھ صفائی کے انتظامات عالمی معیار کے مطابق ہوں۔ اسی کے ساتھ، عوامی شکایات کا ازالہ کرنے کے لیے ایک مؤثر اور فعال نظام متعارف کرایا جائے، جہاں مریض اپنے مسائل با آسانی بیان کر سکیں۔ اگر حکومت سنجیدگی سے اصلاحاتی اقدامات کرے، تو نہ صرف سرکاری ہسپتالوں کا نظام بہتر ہو سکتا ہے بلکہ عوام کو سستی اور معیاری طبی سہولیات بھی فراہم کی جا سکتی ہیں۔ اس کے بغیر صحت کے شعبے میں بہتری کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 16 MAR 2025

Page No. 26

جعفر ایکسپریس پر حملہ کے بعد

لعل و گوھر

روشن لعل

جس جعفر ایکسپریس پر بلوچ لبریشن آرمی نامی علیحدگی پسند تنظیم نے حملہ کیا، اس کے متعلق کئی لوگ شاید یہ نہ جانتے ہوں کہ اس کا نام قائداعظم کے ساتھی کہے جانے والے میر جعفر خان جمالی کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اسی میر جعفر خان جمالی کے نام پر 1987ء میں بلوچستان کا مشہور ضلع جعفرآباد قائم کیا گیا۔ جعفر ایکسپریس کا پرانا نام، کوئٹہ ایکسپریس تھا، سال 2002ء میں جب مشرف نے ظفر اللہ جمالی کو وزیراعظم بنایا تو انہوں نے عوام کو یہ باور کرانے کے لیے پاکستان کے ساتھ ان کا کیا سابقہ ہے، کوئٹہ ایکسپریس کا نام اپنے خاندان کے اس بزرگ میر جعفر خان جمالی کے نام پر رکھ دیا جن کا شمار بلوچستان کے ان لوگوں میں ہوتا ہے جو قیام پاکستان کی حمایت میں سرگرم رہے۔ ریلوے کی جس ٹرین کا نام پاکستان کے لیے سرگرم کردار ادا کرنے والے بلوچ سردار میر جعفر خان جمالی کے نام پر رکھا گیا تھا اسی ٹرین کو بلوچ لبریشن آرمی کے علیحدگی پسندوں نے دہشت گردی کا نشانہ بنایا۔ جس علاقے میں چلنے والی ٹرین کا نام پاکستان بنانے والوں کے نام پر رکھا گیا وہاں اگرچہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگتی جیسے لوگ موجود ہیں جو پاکستان کی وفاداری میں دہشت گردوں کی مذمت کرنے کے ساتھ ان کی سرکوبی کا ارادہ بھی ظاہر کرتے ہیں تو دوسری طرف بلوچ لبریشن آرمی کے لوگ ہیں جن کے لیے لفظ پاکستان اجنبی ہو چکا ہے۔ بلوچستان میں میر جعفر خان جمالی جیسے لوگوں کی موجودگی کے باوجود وہاں قیام پاکستان کے وقت اس ملک کے لیے اجنبیت کا احساس نمودار ہو چکا تھا۔ اجنبیت کے اس احساس کو ختم کرنا عین ممکن تھا لیکن اسے ختم یا کم کرنے کی بجائے ایسے اقدامات کیے گئے جن سے یہ احساس وقت گزرنے کے ساتھ مزید بڑھتا چلا گیا۔ تاریخ کے صفحات سے یہ حقیقت حذف نہیں کی جا سکتی کہ یہاں ہر دور میں بلوچستان کے عوام کو واجب انسانی و شہری حقوق دیئے بغیر جبراً ریاست سے وفاداری پر مجبور کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ گو کہ ریاستی جبر سے ملک کے کسی بھی حصے کے عوام محفوظ نہ رہے لیکن بلوچستان میں یہ جبر اپنی انتہائی شکل میں ظاہر ہوتا رہا۔ ملک کے دیگر حصوں کے لوگ جو کسی نہ کسی حد تک خود بھی جبر کا شکار تھے انہوں نے بلوچستان کے باغیوں کی طرح ریاستی جبر کے خلاف مزاحمت تو نہیں کی لیکن قوم پرستی کے نام پر متحرک بلوچوں کے حق میں دیگر قوموں سے کچھ نہ کچھ آوازیں ضرور بلند ہوتی رہیں۔ ماضی کے بلوچ مزاحمت کاروں نے ریاستی جبر کرنے والے کارمختاروں کے خلاف تو مسلح کارروائیاں کیں لیکن دیگر قوموں کی طرف سے اپنے حق میں اٹھنے والی محدود آوازوں کے احترام میں ریاست کا وفادار تصور کیے جانے والے عام لوگوں کو نقصان پہنچانے سے ہمیشہ احتراز کیا۔ اپنے اس رویے کو وہ فخریہ طور پر عظیم بلوچ روایات کی پاسداری قرار دیتے رہے۔ آج کے بلوچ مزاحمت کاروں کے رویوں میں ان انسان دوست روایات کا عشر عشیر بھی نظر نہیں آتا جن پر ان کے بزرگ کاربند رہے۔

آج کے بلوچ مزاحمت کار، ریاستی جبر کرنے والے کارمختاروں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کی پے در پے ناکامی کے بعد دوسری قوموں کے ایسے کمزور لوگوں کی جانیں لے رہے ہیں جنہیں کسی طرح بھی ان پر ہونے والے مظالم کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلوچ لبریشن آرمی جیسی تنظیموں کے پلیٹ فارم سے بلوچ مزاحمت کاروں نے جب سے بلوچستان میں عرصہ دراز سے مقیم دیگر قوموں سے تعلق رکھنے والے محنت کشوں کو بے دردی سے قتل کرنے اور وہاں روزگار اور سیاحت کے لیے جانے والے غیر بلوچوں کو بسوں سے اتار کر ان کی جانیں لینے کا سلسلہ شروع کیا، تب سے، اس طرح کی کارروائیاں کرنے والے بلوچوں کو مظلوم نہیں بلکہ ظالم تصور کیا جانے لگا ہے۔ بلوچستان میں مقیم دوسری قوموں کے محنت کشوں کو قتل کرنے کا جو سلسلہ کئی برس پہلے شروع ہوا تھا وہ بسوں سے اتارے گئے غیر بلوچ مسافروں کی جانیں لینے سے جعفر ایکسپریس میں سفر کرنے والوں کو یرغمال بنانے تک جا پہنچا ہے۔ بلوچ لبریشن آرمی جیسی تنظیموں کے پلیٹ فارم سے اس طرح عام لوگوں کی قتل و غارت کرنے والوں کو ریاستی اداروں نے تو عرصہ پہلے دہشت گرد کہنا شروع کر دیا تھا لیکن اب جعفر ایکسپریس کے مسافروں کو یرغمال بنائے جانے کو نہ صرف انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے آواز اٹھانے والے ملکوں کی حکومتوں بلکہ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس تک نے دہشت گردی کی کارروائی قرار دے دیا ہے۔

وہ تمام مسلح کارروائیاں جو جمہوریت کی ضد، انسانی حقوق کی نفی، شخصی آزادیوں کی توہین اور عمومی انسانی تہذیب کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہوں، انہیں مہذب دنیا میں غیر انسانی تصور کرتے ہوئے بلا جھجک دہشت گردی قرار دے دیا جاتا ہے۔ دہشت گردی کو نہ صرف گھناؤنا جرم بلکہ قابل نفرت عمل اور غیر انسانی فعل بھی تصور کیا جاتا ہے۔ اس وقت بلا لحاظ رنگ نسل اور مذہب، دنیا کے ہر ملک میں انسانوں کی غالب اکثریت ان تمام عناصر کو بے رحمی سے کچلنا جائز سمجھتی ہے جو دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہوتے ہیں یا ان کے لیے سہولت کاری کرتے ہیں۔ بلوچ لبریشن آرمی کے علیحدگی پسندوں نے جعفر ایکسپریس میں سفر کرنے والے عام انسانوں کو یرغمال بنا کر جو کچھ کیا اسے دہشت گردی کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں دیا جا سکتا۔ عجیب بات ہے کہ دہشت گردی کا ارتکاب کرنے اور بلوچ لبریشن آرمی کے ساتھ اعلانیہ تعلق ظاہر کرنے والوں کو بعض لوگ دہشت گرد قرار دینے سے ہچکچا رہے ہیں۔ جو کوئی بھی عام لوگوں کے ساتھ انسانیت سوز سلوک کرتا ہے، وہ چاہے مذہب پرست ہو یا قوم پرست اس کے عمل کے جواز میں پیش کیے گئے ہر موقف کو رد کرتے ہوئے اسے دہشت گرد کے علاوہ کچھ اور نہیں سمجھا جا سکتا۔

جعفر ایکسپریس کے مسافروں کو یرغمال بنانے کا جو عمل عالمی سطح پر دہشت گردی قرار دیا جا چکا ہے وہ اب صرف پاکستان اور بلوچ لبریشن آرمی کے بیچ کا معاملہ نہیں رہا۔ بلوچستان میں جو سماجی عدم توازن اور محرومیاں موجود ہیں ان کی شدت کو تسلیم کرتے ہوئے اب بھی استحصال زدہ بلوچوں کے حق میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ بلوچستان کے عام غریبوں کی جن محرومیوں کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے انہیں کسی اور نے نہیں بلوچ لبریشن آرمی کے لوگوں نے جعفر ایکسپریس کے مسافروں کو یرغمال بنا کر پس پشت ڈال دیا ہے۔ جعفر ایکسپریس کی دہشت گردی کے بعد اب یہ لگتا ہے کہ اس واقعہ میں اعلانیہ ملوث تنظیموں اور لوگوں کو انسانیت کے خلاف خطرہ قرار دے کر ان کے خلاف ایسی بے رحم کارروائیاں کی جائیں گی کہ جن کی ماضی میں کوئی مثال نہ ہو۔ ان بے رحم کارروائیوں کے دوران جب گیہوں کے ساتھ گھن پسے گا تو ریاست اسے لازمی عمل کا ضمنی نقصان قرار دے کر اس سے صرف نظر کرنے کی کوشش کرے گی۔ اگر ایسا ہوا تو اس کی ذمہ داری کسی اور کی بجائے جعفر ایکسپریس کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے والوں پر عائد کی جائے گی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 16 MAR 2025 Page No. 28

”بلوچ نوجوان صبح حسین کے استعارے“

مملکت اے مملکت

☆☆☆

محمود شام

Mahmood.shaam@janggroup.com.pk

پہاڑ جھوٹ نہیں بولتے نہ سنتے ہیں کسی کے سامنے جھکتے نہیں ہیں پل بھر بھی ورہم عادی ہو چکے ہیں جھوٹ بولنے کے۔ مسائل کتنے بھی دیرینہ ہوں الجھے ہوئے کروڑوں لوگوں کو متاثر کرتے ہوں۔ ہمارے حکمران طبقے انہیں سنجیدگی سے حل ہی نہیں کرنا چاہتے۔ ملکی ترجیحات ان کی ترجیحات نہیں ہوتیں۔ 1947 سے اب تک یہی معمول ہے اسی کے نتیجے میں سقوط مشرقی پاکستان ہوا۔ مسئلہ کشمیر 1948 سے صرف مسئلہ ہے۔ سقوط حیدرآباد دکن جونا گڑھ۔ ہمیں ان مسائل سے پیار ہے ان کے حل سے نہیں۔ سندھ پنجاب کا پانی کا مسئلہ ہو، بلوچستان کے حقوق کا عدالتوں کی ناانصافیوں کا۔ اس غیر سنجیدگی کا ثبوت ہمارے زعما وزراء کے بیانات ہیں۔ پاکستان جتنی عظیم مملکت ہے اور جیسے حساس اہم محل وقوع پر موجود ہے۔ جتنے دریا میسر ہیں۔ 60 فیصد نوجوان صلاحیتوں اور توانائیوں سے سجے ہوئے۔ ویسے حکمران، کمانڈر، لیڈر، دانشور، ایڈیٹر، علمائے دین ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا نہیں کیے اور یہ المیہ صرف ہمارے ساتھ نہیں ہے جنوبی ایشیا برصغیر جو چاہے نام دیں یہ اس میں شامل سب ملکوں کے ساتھ ہے۔ دنیا بھر میں علاقائی تعاون کی دوسری تنظیمیں آسیان یورپی یونین کتنی کامیاب ہو چکی ہیں۔ اپنے لوگوں کو کتنی سہولتیں بہم پہنچا رہی ہیں۔ سارک تنظیم کے منصوبے اور ان پر عمل سوچنا تو کہاں اس کے اجلاس ہی نہیں ہو پاتے۔

جعفر ایکسپریس کے المناک سانحے کے بارے میں دیکھیے انڈیا کا میڈیا کیسے اچھل اچھل کر ایک ہفتے سے اس پر شادمانی کے ڈنکے بجا رہا ہے اور ایک ہم ہیں کہ کشمیر پر بھارت کے جبر کو، نوجوان شہیدوں کو، حیدرآباد دکن، آسام سب کو بھول چکے ہیں، نومئی 26 نومبر 12 مئی اور کیا کیا ہم پر سوار ہے۔

بلوچستان 1947 سے ہی ہماری غیر سنجیدگی کی ایک مجسم مثال ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان کی حیثیت سے 13 جون 1948 کو کوئٹہ میں پارسی برادری کے وفد سے گفتگو کر رہے ہیں ”موجودہ آئین کے تحت بلوچستان کے ضمن میں حکومت کے نظم ونسق اور قانون سازی کے متعلق جملہ اختیارات گورنر جنرل کو حاصل ہیں لہٰذا میں ان حکومتی انتظامی اور قانون سازی کے امور کے بارے میں ضروری کارروائی کا براہ راست ذمہ دار ہوں۔ غلط یا صحیح یہ بوجھ میرے کاندھوں پر ڈال ہی دیا گیا ہے آپ نے یہ بھی محسوس کر لیا ہوگا کہ ان برسوں کے دوران اس بر عظیم میں سب سے زیادہ بلوچستان کو نظر انداز کیا گیا ہے جن لوگوں پر بلوچستان کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری تھی بعض صورتوں میں وہ مجرمانہ تغافل کے مرتکب ہوئے ہیں۔ یہاں کوئی ایک صدی بھر پرانا ایسا نظام حکومت رائج ہے جس کی جڑیں بھی خاصی گہری ہیں۔ یہاں کی انتظامیہ بھی ایک جمود کا شکار ہو چکی ہے“۔

آپ غور کیجئے ”غلط یا صحیح“ کے الفاظ پر پھر ”مجرمانہ تغافل“ کی ترکیب۔ وہ 77 سال پہلے آئندہ کی منصوبہ بندی بتا رہے ہیں جو اختیار نہیں کی گئی۔ ان کا کہنا ہے ”جہاں تک بلوچستان کی ترقی کی صلاحیت کا تعلق ہے آپ نے جو کچھ کہا وہ درست ہے میرے پاس اس سلسلے میں بہت سی اطلاعات موجود ہیں اور ہم ان کا جائزہ بھی لے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی معدنی دولت اس کی زراعت آب رسانی اور مواصلات کے وسائل کی ترقی کے زبردست امکانات ہیں“۔ حضرت قائد اعظم کے بعد آنے والے پاکستان کے سیاسی اور فوجی حکمران قائداعظم کی ان تقریروں کی روشنی میں ہی اگر بلوچستان کی ترقی کا روڈ میپ بنا لیتے تو یہ مسئلہ اتنی پیچیدگیوں خونریزیوں کا سبب نہ بنتا۔

پہلے تو یہ دیکھیے کہ 1970 میں ون یونٹ توڑنے تک بلوچستان کو صوبے کی حیثیت ہی نہیں دی گئی۔ محققین تلاش کریں کہ 1947 سے 1970 تک 23 سال بلوچستان کو کیا مقام دیا گیا اور اس سنگین محرومی کے دوران ہی یہاں کے کئی رہنماؤں کو پھانسیاں بھی دی گئیں۔ 1970 کے الیکشن کے بعد مشرقی پاکستان میں پاکستان کی سالمیت کی جنگ لڑی گئی اکثریتی حصہ گنوانے کے بعد بھی ہم نے سبق نہیں سیکھا۔ چند ماہ بعد ہی بلوچستان کی منتخب حکومت ختم کر دی گئی۔ بلوچستان کو 25 سال بعد جو صوبے کا مقام ملا وہ بھی چند ماہ بعد چھین لیا گیا۔

بلوچستان میں کبھی معمول کی صورتحال نہیں رہی ہے حالانکہ اسے بہت پڑھے لکھے باالبصیرت رہنما میسر رہے ہیں۔ نواب احمد یار خان آف قلات، نواب محمد اکبر خان بگٹی، خان عبدالصمد اچکزئی، میر غوث بخش بزنجو، خیر بخش مری، نواب غوث بخش رئیسانی، ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جعفر خان جمالی، قاضی محمد عیسیٰ، ہاشم غلزئی، ڈاکٹر عبدالمالک ان سے میری صحبتیں رہی ہیں۔ آفاقی عالمی علاقائی سیاست معیشت اور تمدن پر ان کی نظریں تھیں۔ پھر امان اللہ گچکی اور ان کے ساتھی پاکستان کے اندر رہتے ہوئے ہی بلوچستان کا مسئلہ حل کرنا چاہتے تھے ہمیں سابق جنرل عبدالوحید کاکڑ نے بتایا کہ وہ نواب محمد اکبر بگٹی کو پاکستان کا صدر بنوانا چاہتے تھے۔ بلوچستان میں اب بھی دوسرے صوبوں کی نسبت خصوصی قوانین ہیں اے ایریا بی ایریا ہیں بعض علاقے جہاں پولیس داخل نہیں ہو سکتی عدالتوں کا دائرہ اختیار نہیں ہے۔

میں نے اپنے طور پر کوشش کی، ایک مبسوط کتاب ”بلوچستان سے بے وفائی“ مرتب کی۔ جس میں 1969 سے بلوچستان کے دوروں، اہم ترین بلوچ اور پشتون لیڈروں سے کھلی باتیں، قاضی فائز عیسیٰ کی کوئٹہ انکوائری کمیشن رپورٹ کا مکمل متن بھی دیا اور اس میں پاکستان فوج کا موقف بھی لیا گیا۔ قلات پبلشرز کوئٹہ نے شائع کی لیکن حکمران ہوں سیاستدان یا عام شہری ایسی کتاب پڑھنے کی زحمت نہیں کرتے جس میں مسائل کیساتھ مسائل کے حل بھی بتائے گئے ہوں۔

بلوچستان کے تنازعات کو تو چھوڑیے بلوچستان میں جو خزانے موجود ہیں۔ ان کیلئے بھی ہمارا اجتماعی رویہ دیکھ لیں۔ ریکوڈک میں سونا تانبا ہمارے حالات بدلنے کیلئے بے تاب ہے مگر پچھلی صدی سے ہم اس پر ناگ بنے بیٹھے ہیں پانچ بلین ڈالر کا جرمانہ کروا لیا لیکن یہاں سے ایک اونس سونا بھی آج تک نہیں نکالا۔

سابق وزیر اعلیٰ اسلم رئیسانی نے ایک دفعہ بتایا کہ ایک امریکی قونصل جنرل ان کے پاس آئے اور ان سے سوال پوچھا کہ فرض کریں بلوچستان آزاد ہو جاتا ہے تو اسلم رئیسانی نے جواب دیا ہم بہک جائیں گے اور ایک دوسرے سے لڑیں گے۔

میری ایک ایک پاکستانی سے درخواست ہوگی کہ جعفر ایکسپریس کے سانحے کے اسباب کا بہت سنجیدگی اور احتیاط سے تجزیہ کریں۔ ہر ادارہ اپنی غفلتوں کی ذمہ داری قبول کرے۔ جیسے کہ بانی پاکستان نے واضح کیا تھا بلوچستان جنوبی ایشیا کا مستقبل ہے۔ اس کے پاس انرجی ہے، سونا ہے۔ اس کے ذہین نوجوان ایک صبح حسین کے استعارے ہیں۔ ان کی توانائی اور صلاحیتوں سے پورے خطے کا مستقبل سنور سکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ اور کچھ نوجوان بھی ہتھیار اٹھائیں اور دشمنوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنیں ہمیں بلوچستان کے لیے 15/20 سال کا روڈ میپ بنا لینا چاہئے۔

سنگلاخ پہاڑوں میں دہشتگردی

یاران وطن

☆☆☆

محمد عرفان صدیقی

siddiqui.irfan@janggroup.com.pk

11 مارچ 2025 کی صبح کوئٹہ ریلوے اسٹیشن پر عام دنوں جیسی گہما گہمی تھی۔ جعفر ایکسپریس کوئٹہ سے پشاور کیلئے روانہ ہونے والی تھی۔ جعفر ایکسپریس نے سٹیمر بجایا اور آہستہ آہستہ پٹری پر سرکنے لگی۔ پہیوں کی کھڑکھڑاہٹ اور انجن کی گونج اسٹیشن پر کھڑے مسافروں کیلئے ایک عام منظر تھا، لیکن کئی کلومیٹر دور بولان کے سنگلاخ پہاڑوں میں کچھ سائے حرکت کر رہے تھے۔ یہ سائے خاموش نہیں تھے، ان کے ذہن میں ایک خونریز منصوبہ تھا، جس کی تیاری مہینوں سے جاری تھی۔

ٹرین نے اپنے مقررہ راستے پر سفر جاری رکھا۔ دوپہر کا وقت ہو چکا تھا، اور جیسے ہی جعفر ایکسپریس بولان کے علاقے اوسی پور کے قریب پہنچی، اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ زمین لرز اٹھی، اور ٹرین ایک جھٹکے سے رک گئی۔ پہلے تو کسی کو سمجھ نہ آیا کہ ہوا کیا ہے۔ دھماکے کی شدت سے کچھ بوگیاں پٹڑی سے اتر گئی تھیں، جبکہ دیگر بوگیاں جھٹکے سے رک گئی تھیں۔ مسافروں میں خوف و ہراس پھیل گیا، اور وہ چیخنے لگے۔ جیسے ہی دھوئیں کے بادل چھٹنے لگے، درجنوں مسلح دہشت گرد پہاڑوں کی اوٹ سے نکل کر ٹرین کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے چہرے نقاب سے ڈھکے ہوئے تھے، اور ان کے ہاتھوں میں جدید ہتھیار تھے۔ ان کے قدم مضبوط اور عزائم خوفناک تھے۔

’نیچے لیٹ جاؤ!‘ کسی نے چیخ کر کہا، مگر دہشت گرد پہلے ہی ٹرین کے اندر گھس چکے تھے۔ انہوں نے مسافروں کو یرغمال بنانا شروع کر دیا۔ کچھ نے مزاحمت کی کوشش کی، مگر انہیں فوری طور پر نشانہ بنا دیا گیا۔ تقریباً 400 سے زائد مسافروں میں سے درجنوں کو دہشت گردوں نے قابو میں کر لیا، جبکہ باقی خوف سے دبک گئے۔ کچھ نے بچ نکلنے کی کوشش کی، مگر پہاڑوں میں گھات لگائے دشمن نے ان پر فائر کھول دیا۔ یہ کوئی عام حملہ نہیں تھا یہ ایک بڑے کھیل کا حصہ تھا۔ بھارتی خفیہ ایجنسی ”را“ نے افغانستان میں بیٹھے اپنے آپریٹرز کے ذریعے بلوچ لبریشن آرمی (BLA) اور تحریک طالبان پاکستان کے دہشت گردوں کو استعمال کیا تھا۔ ان کا مقصد صرف تباہی نہیں تھا، بلکہ پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنا تھا۔ حملے کے چند منٹ بعد ہی بھارتی میڈیا نے واقعے کو بریکنگ نیوز کے طور پر پیش کرنا شروع کر دیا، جب کہ پاکستان کے عوام کو ابھی تک اس واقعے کی مکمل اطلاع نہیں ملی تھی۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ یہ حملہ ایک منظم عالمی سازش کا حصہ تھا، جس میں بھارت مرکزی کردار ادا کر رہا تھا۔

دوسری طرف پاک فوج اس بزدلانہ حملے کا جواب دینے اور مسافروں کی زندگیاں بچانے کیلئے پوری طرح تیار تھی، فیصلہ ہوا اور کارروائی کا آغاز ہو گیا۔ رات کا اندھیرا بڑھ چکا تھا۔ پہاڑوں میں چھپے دہشت گردوں کو لگ رہا تھا کہ وہ جیت چکے ہیں۔ مگر اچانک آسمان میں ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ یہ پاکستانی ڈرونز تھے خاموش، مہلک اور ناقابلِ شکست۔ ڈرونز نے اپنے جدید سینسرز کے ذریعے دہشت گردوں کو نشانے پر لینا شروع کر دیا۔ ایک دہشت گرد جیسے ہی یرغمالیوں کی طرف بڑھا، ڈرون نے ایک فائر کیا اور دہشت گرد جہنم واصل، رات کے اس پہر تمام دہشت گرد ڈرون کے نشانے پر تھے جبکہ زمینی کارروائی کیلئے فوجی کمانڈوز اور ایف سی اہلکار بھی تیار تھے۔ یہ منظر دیکھ کر باقی دہشت گرد بوکھلا گئے۔ فرنٹیئر کور (FC)، اسپیشل سروسز گروپ (SSG)، اور ایئر فورس نے ایک زبردست حکمت عملی کے تحت گھیرا تنگ کر دیا۔ ٹارگٹ کنفرمڈ! ایک بھی دہشت گرد نہیں بچے گا! ایک کمانڈو نے وائرلیس پر رپورٹ دی۔ گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ ایک ایک کر کے دہشت گرد مارے جا رہے تھے۔ یہ آپریشن چند گھنٹوں کا نہیں تھا، بلکہ ایک پورے منصوبے کا جواب تھا۔ جب جنگ کا دھواں چھٹا، تو 33 دہشت گرد مارے جا چکے تھے۔ ان کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا گیا تھا۔ لیکن یہ کامیابی مفت میں نہیں ملی۔ 21 بے گناہ مسافر دہشت گردوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ پاک فوج کے 4 بہادر سپاہی بھی جام شہادت نوش کر گئے مگر سینکڑوں یرغمالیوں کو بحفاظت بچا لیا گیا۔

اب وقت آ چکا ہے کہ پاکستان بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں 90 فیصد آپریشنز کو ڈرون ٹیکنالوجی پر منتقل کرے۔ دشمن زمینی حملوں میں ہار چکا، مگر اس کا مکمل خاتمہ جدید حربوں سے ہی ممکن ہے۔ یہ واقعہ پاکستان کی سیکورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت اور عوام کے تحفظ کے عزم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دہشت گردوں کے ناپاک عزائم کو ناکام بنا کر، انہوں نے ثابت کر دیا کہ پاکستان کے عوام اور افواج متحد ہیں اور کسی بھی خطرے کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: بلوچستان نیوز

Dated: 16 MAR 2025 Page No. 29

بلوچستان سفری مشکلات، مہنگے ہوائی ٹکٹ اور حکومتی بے حسی

بلوچستان میں اہم قومی شاہراہوں کی بندش اور بولان میں حالیہ جعفر ایکسپریس کے المناک واقعے کے بعد کوئٹہ سے اندرون ملک جانے والے لوگوں کی سفری سرگرمیاں تقریباً محدود ہو گئی ہیں۔

موجودہ حالات میں قومی شاہراہوں پر سفر کرنا کسی بڑے خطرے سے کم نہیں جبکہ ریل اور بسوں کی سروس معطل ہونے کے باعث فضائی سفر میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ تاہم ٹکٹوں کے نرخوں میں بے تحاشا اضافے کی وجہ سے کوئٹہ سے دیگر شہروں کا سفر عام لوگوں کے لیے نہایت مشکل ہو چکا ہے۔ ایئر لائنز کے کرایے حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں یہاں تک کہ بعض پروازوں کے ٹکٹ 95 ہزار روپے تک پہنچ گئے ہیں۔ قومی شاہراہوں کی بندش کے باعث عوام کے لیے واحد متبادل فضائی سفر ہی رہ گیا ہے مگر اس کے کرایے عام آدمی کی دسترس سے باہر ہو چکے ہیں۔

کرایوں میں بے پناہ اضافے نے لوگوں کو تقریباً اس سہولت سے محروم کر دیا ہے۔ اب جب عید قریب آ رہی ہے ہر سال کی طرح اس بار بھی لوگ اپنے پیاروں کے ساتھ خوشیاں منانے کے لیے اپنے آبائی علاقوں کا رخ کرنا چاہتے ہیں لیکن اس بار وہ شدید کشمکش کا شکار ہیں۔ امن و امان کی بگڑتی صورتحال، مسلسل بدامنی، اور بڑھتے ہوئے پرتشدد واقعات نے ہر فرد کو خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا ہے۔ سفری مشکلات اور مہنگے ہوائی ٹکٹوں کے باعث شہری ذہنی دباؤ کا شکار ہیں، اور ان حالات میں اپنے گھروں کو لوٹنا ایک مشکل ترین مرحلہ بن چکا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جب بھی ملک میں کسی چیز یا سروس کی طلب بڑھتی ہے، منافع خور مافیا فوراً متحرک ہو جاتی ہے۔ عوام کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے والے یہ بے حس اور سنگدل لوگ نہ جانے کس مٹی کے بنے ہیں، جنہیں دوسروں کی مشکلات اور تکالیف کا ذرہ برابر احساس نہیں ہوتا۔ کوئٹہ سے دیگر شہروں کے لیے ہوائی جہاز کا کرایہ جو عام دنوں میں 15 سے 20 ہزار روپے ہوتا تھا، یک دم 90 سے 95 ہزار تک جا پہنچا ہے۔ یہ بے تحاشا اضافہ لوگوں کے لیے شدید مشکلات کا سبب بن رہا ہے، خاص طور پر بیمار اور ضرورت مند افراد کے لیے جو کسی ایمرجنسی یا ناگزیر وجوہات کی بنا پر سفر کرنا چاہتے ہیں۔ ان ظالمانہ کرایوں نے انہیں ضروری سفر سے بھی محروم کر دیا ہے۔ بلوچستان میں سب سے زیادہ معروف شاہراہ کوئٹہ - کراچی ہائی وے ہے، جو گزشتہ چند ماہ کے دوران مسلسل احتجاج اور دھرنوں کے باعث بار ہا بند رہی۔

اس کے علاوہ سندھ سے ملانے والی کوئٹہ - بولان - جیکب آباد شاہراہ اور کوئٹہ - ڈیرہ اسماعیل خان شاہراہ بھی شدید بدامنی، لوٹ مار اور جرائم کی وارداتوں کی زد میں ہیں جس کی وجہ سے ان پر سفر کرنا غیر محفوظ اور خطرناک بن چکا ہے۔ حالیہ جعفر ایکسپریس سانحے نے عوام کے خوف و ہراس میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور سفری سہولیات کے حوالے سے حکومت کی ناکامی کو مزید نمایاں کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کے لیے محفوظ سفری سہولیات ایک خواب بن چکی ہیں، کیونکہ حکومت انہیں تحفظ فراہم کرنے میں تقریباً مکمل طور پر ناکام نظر آتی ہے۔ دیکھا جائے تو صورتحال اس حد تک بگڑ چکی ہے کہ کسی بھی قومی شاہراہ پر ریاستی رٹ نام کی کوئی چیز نہیں۔ لوگ جان و مال کے تحفظ کے بغیر خطرناک راستوں پر سفر کرنے پر مجبور ہیں جبکہ متعلقہ ادارے اور حکومت زبانی دعووں کے سوا کچھ کرنے سے قاصر ہیں۔ بلوچستان کے لوگوں کو محفوظ اور آرام دہ سفری سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کی ضرورت ہے۔ خصوصاً فضائی سفر کو آسان اور سستا بنانے کے لیے عملی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ اس مقصد کے تحت دیگر نجی ایئر لائن کمپنیوں کی پروازیں فوری طور پر شروع کی جائیں تاکہ لوگوں کو مزید سفری سہولت میسر ہو۔ مزید برآں فضائی ٹکٹوں کی قیمتوں میں مناسب کمی اور عوام کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے خصوصی پیکجز متعارف کروائے جائیں تاکہ عام شہری بھی ہوائی سفر کی سہولت سے مستفید ہو سکیں۔ یہ اقدامات نہ صرف بلوچستان کے لوگوں کی سفری مشکلات کم کریں گے بلکہ صوبے کی مجموعی ترقی اور مواصلاتی رابطوں کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کریں گے۔ حکومت اور متعلقہ اداروں کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر اس معاملے پر توجہ دیں اور فضائی ٹکٹوں کی قیمتوں میں کمی، نجی ایئر لائنز کی حوصلہ افزائی، اور شاہراہوں کی حفاظت کے لیے عملی اقدامات کریں تاکہ عوام کو سفری سہولتوں میں بہتری کا احساس ہو سکے۔

سانحہ جعفر ایکسپریس: قومی یکجہتی اور اتحاد و اتفاق کی ضرورت

مقصود خالد

گزشتہ منگل کے روز بلوچستان کے علاقے بولان میں کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر ہونے والے حملے کو کئی روز گزرنے کے باوجود اب تک قومی اسمبلی سے لے کر میڈیا اور نجی محافل تک ہر جگہ اس واقعے کی گونج جاری ہے سیکورٹی فورسز کی جانب سے آپریشن مکمل ہو چکا ہے اور ترجمان پاک فوج کے مطابق تاریخ میں ٹرین کو یرغمال بنانے کے جتنے واقعات ہیں، یہ واقعہ آپریشن کے حوالے سے سب سے زیادہ کامیاب ترین تھا، جہاں 36 گھنٹے کے اندر انتہائی دور افتادہ مقام پر پوری منصوبہ

گیا جن کے حوالے سے پہلے روز میڈیا پر پہلے ان کے زخمی ہونے بعد میں مرجانے کی خبریں آئیں سوشل میڈیا پر اس حملے کے بعد متضاد اطلاعات آتی رہیں بہر حال اس واقعے کی ہر طرف سے مذمت ہوئی ہے قومی اسمبلی میں اس بابت ایک مذمتی قرارداد بھی پاس ہوئی ہے قومی اسمبلی کے اجلاس میں بلوچستان کے حالات پر تفصیلی بحث ہوئی ہے اور حکومتی و اپوزیشن اراکین نے سانحہ جعفر ایکسپریس پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کی ضرورت پر زور دیا ہے کہ دہشت گردی سمیت تمام چیلنجز سے نمٹنے کے لئے قومی اتفاق رائے کے ساتھ آگے کی طرف قدم بڑھائے جائیں اور ملک

ہے، جبکہ اس واقعے کے دوران ٹریس شدہ کالز میں افغانستان سے رابطوں کا سراغ ملا ہے۔ ہفتہ وار پریس بریفنگ کے دوران ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ پاکستان سرحد پار سے دہشت گردی کا شکار ہے، جعفر ایکسپریس پر حملے میں ملوث دہشت گردوں کے بیرونی ممالک رابطے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکومت کثیر الجہتی حکمت عملی پر گامزن ہے، ہم نے ابھی جعفر ایکسپریس ٹرین دہشت گردی پر ریسکیو آپریشن مکمل کیا ہے، ماضی میں بھی ہم ایسے واقعات کی مکمل تفصیلات افغانستان کے ساتھ شیئر کرتے رہتے ہیں افغانستان پر ہماری بنیادی ترجیح دوستانہ و قریبی تعلقات کا فروغ

متعلق ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا دوران اجلاس وزیراعظم کو صوبے کے حالات اور حالیہ واقعات پر بریفنگ دی گئی اجلاس سے خطاب میں وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ ٹرین پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں کو رمضان کے تقدس کا بھی خیال نہیں تھا، اس ویرانے میں بے یار و مددگار نہتے مسافروں کو یرغمال بنایا گیا ان کا کہنا تھا کہ پاکستان اب کسی دوسرے ایسے حادثے کا متحمل نہیں

دوبارہ سر کیوں اٹھایا ہے بدقسمتی سے اس واقعے پر جس طرح سے ایک طبقے نے گفتگو کی اسے زبان پر بھی نہیں لایا جا سکتا، ملک دشمنوں کے بیانیے کو جس طرح ہمارے مشرقی ہمسائے ملک نے چلایا اس پر افسوس ہوتا ہے افواج پاکستان کی جوان اور افسر بلوچستان اور کے پی میں دن رات قربانیاں دے رہے ہیں، یہ افسر اور

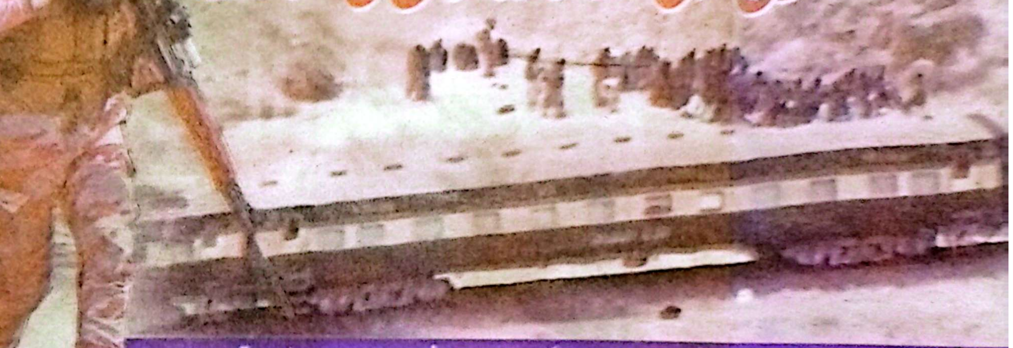

سکھر سے سبی اور کوئٹہ تک بچھائی گئی ریلوے لائن انگریز دور سے انجینئرنگ کا شاہکار کہلاتی رہی ہے

دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک پاکستان ترقی نہیں کر سکتا، وزیراعظم شہباز شریف کا کوئٹہ میں اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب

مشرقی پڑوسی پاکستان میں دہشت گردی کا مین اسپانسر ہے، ڈی جی آئی ایس پی آر کی وزیراعلیٰ بلوچستان کے ہمراہ پریس کانفرنس

بندی کے ساتھ اس آپریشن کو مکمل کیا گیا۔ گو کہ اس حملے کے بعد میڈیا پر متضاد بیانات اور اعداد و شمار سامنے آتے رہے حتیٰ کہ ٹرین کے ڈرائیور امجد یاسین کو بھی بحفاظت زندہ نکال لیا

کو ترقی و خوشحالی کی منزل تک پہنچایا جائے دوسری جانب ترجمان دفتر خارجہ شفقت علی خان نے کہا ہے کہ جعفر ایکسپریس پر حملے میں افغانستان کی سرزمین استعمال ہوئی

ہے، اس سمت میں تعلقات کا تسلسل اہم ہے، انہوں نے کہا کہ بھارت، پاکستان میں دہشت گردی میں ملوث رہا ہے، ہماری پالیسی میں اس حوالے سے کوئی تبدیلی نہیں آئی جعفر ایکسپریس پر حملے کے بعد وزیراعظم شہباز شریف ایک روزہ دورے پر کوئٹہ پہنچے یہاں ان کی زیر صدارت بلوچستان میں امن و امان سے

ہو سکتا، اس کے لئے سب کو اپنا حصہ ڈالنا ہوگا، بلوچستان کی ترقی جب تک دوسرے صوبوں کی طرح نہیں ہوگی تب تک پاکستان کی ترقی نہیں ہوگی، جب تک کے پی اور بلوچستان میں دہشت گردی ختم نہیں ہوگی، ملک ترقی نہیں کر سکتا وزیراعظم کا کہنا تھا کہ سوال یہ ہے کہ جب ملک میں دہشت گردی کا سر کچلا جا چکا تھا، تو پھر دہشت گردوں نے

جوان قربانیاں دیکر لاکھوں بچوں کو یتیم ہونے سے بچا رہے ہیں، ہم ان قربانیوں کا احترام نہیں کریں گے تو دنیا اور آخرت میں جوابدہ ہوں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ گھس بیٹھیے، دوست نما دشمن ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں، اگر ہم نے دہشت گردوں کا صفایا نہیں کیا تو ملک کی ترقی کے سفر کو بریک لگ جائے گی، ہم اے پی سی بھی کریں گے، بلوچستان کے مسائل پر بات کریں گے انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کا ٹولہ ہر وہ حربہ اختیار کرے گا جس سے عوام میں تقسیم پیدا ہو، اس وقت سب سے زیادہ ضرورت قومی یکجہتی کی ہے، ہم اپنی اپنی سیاست کرتے رہیں گے لیکن دہشت گردی کے خلاف اکٹھا ہونا ہوگا ادھر قومی اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے وفاقی وزراء، حکومتی و اپوزیشن اراکین نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ دہشت گردی کے ناسور کو کچلنے اور ملک و قوم کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لئے قومی اتفاق رائے کے ساتھ آگے بڑھا جائے وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں جعفر ایکسپریس پر دہشت گردوں کے

سبی اور کوئٹہ کے مابین 70 کلومیٹر طویل درہ بولان کے دشوار گزار راستوں پر 1880 میں برطانوی دور حکومت میں پہلی بار ریلوے لائن بچھائی گئی جسے انجینئرنگ کا شاہکار کہا جاتا ہے کیونکہ یہ ایک دشوار گزار سلسلہ ہے اس علاقے میں ٹرین سنگلاخ چٹانوں کا سینہ چیر کر بنائی گئی 17 سرنگوں اور ندی، دریا اور برساتی نالوں پر بنائے گئے 350 پلوں کو عبور کرتی ہے

کہیں لے گئے، دوران آپریشن ضرار کمپنی کی جانب ایک
اسنائپر کا کام آیا تھا، بعد ازاں مذکورہ دہشت گرد کو بھی نشانہ بنایا۔
پریس کانفرنس کے دوران آپریشن کے مختلف مراحل اور
یرغمالیوں کی محفوظ مقام پر منتقلی کی ویڈیو بھی دکھائی گئی۔ ترجمان
پاک فوج نے بتایا کہ تاریخ میں ٹرین کو یرغمال بنانے کے چند
واقعات ہیں، یہ واقعہ آپریشن کے حوالے سے سب سے زیادہ
کامیاب ترین تھا، جہاں 36 گھنٹے کے اندر انتہائی دور افتادہ
مقام پر خودکش بمباروں کی موجودگی کے باوجود پاک فوج،
ایئر فورس اور ایف سی نے پوری منصوبہ بندی کے ساتھ اس
آپریشن کو مکمل کیا، انہوں نے کہا کہ یہ دہشت گردی کا ایک ایسا
واقعہ ہے جس کے لنکس پڑوسی ملک افغانستان سے ملتے ہیں، یہ
جاری جنگ کا ایک حصہ ہے کیوں کہ یہاں جو تشکیلات آتی ہیں،
افغانی اس کا حصہ ہوتے ہیں، یہاں جو خودکش بمبار آتے ہیں وہ

کسی زمانے میں کوئٹہ سے اندرون ملک کافی ٹرینیں چلتی تھیں، رفتہ رفتہ ایک ایک کر کے ساری ٹرینیں بند ہو گئیں اور محض دو ٹرینیں بولان میل اور جعفر ایکسپریس ہی رہ گئیں جو بلوچستان سے اندرون ملک چلتی ہیں

ماضی میں کئی یرغمالیوں کی بازیابی کے بڑے آپریشنز کیے جا چکے ہیں

پاکستان میں ماضی میں کئی یرغمالیوں کی بازیابی کے بڑے آپریشنز کیے جا چکے ہیں ان میں سنہ 2009 میں جی ایچ کیو حملہ، سنہ 2014 میں آرمی پبلک سکول (اے پی ایس) پشاور پر شدت پسندوں کا حملہ اور سنہ 2016 میں باچا خان یونیورسٹی پر حملہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایسا بھی ہوا ہے کہ جیلوں میں قیدیوں نے اہلکاروں کو یرغمال بنایا جن کی بازیابی کے لیے آپریشن کرنا پڑا۔ دس اکتوبر 2009 کی صبح دس مسلح افراد نے پاکستانی فوج کے راولپنڈی میں واقع ہیڈ کوارٹر یعنی جی ایچ کیو پر دستی بموں اور دیگر ہتھیاروں سے حملہ کیا تھا۔ خودکش جیکٹس پہنے یہ مسلح افراد جی ایچ کیو کے بیرونی گیٹ پر تعینات محافظوں کو ہلاک کر کے جی ایچ کیو میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے جہاں انھوں نے جی ایچ کیو کے بیسیوں ملازمین کو کئی گھنٹے تک یرغمال بنائے رکھا تھا۔ حملہ آوروں کے خلاف فوجی کمانڈوز کی کارروائی کے دوران دس میں سے نو حملہ آور ہلاک ہوئے تھے اور عقیل عرف ڈاکٹر عثمان نامی شدت پسند کو زخمی حالت میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اس حملے میں گیارہ فوجی اہلکار بھی ہلاک ہوئے تھے۔ اس آپریشن میں بھی ضرار کمپنی نے 22 گھنٹے کی طویل کارروائی کی تھی اور تمام یرغمالیوں کو بازیاب کروانے کا اعلان کیا تھا۔ اسی طرح اے پی ایس حملے میں تحریک طالبان پاکستان کے شدت پسندوں نے سکول پر حملہ کر کے طلبا اور اساتذہ کو یرغمال بنایا، جس کے نتیجے میں بچوں سمیت تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب افراد ہلاک ہوئے۔ اس آپریشن میں بھی طلبا یرغمال تھے جنھیں بازیاب کرائے جانے کے دوران تمام حملہ آوروں کو ہلاک کر دیا گیا تاہم اس دوران کافی جانی نقصان ہوا۔ سنہ 2016 میں خیبر پختونخوا کے شہر چارسدہ میں باچا خان یونیورسٹی پر حملہ کرنے والے چار شدت پسندوں کو دو گھنٹے کی کارروائی کے بعد ہلاک کر دیا گیا تھا۔ سابق فوجی افسر نے کہا کہ پاکستان میں یرغمالیوں کی بازیابی کے آپریشنز کو مسلسل نئے چیلنجز کا سامنا ہے کیونکہ 'شدت پسندوں کی جانب سے جدید طریقوں کا استعمال، خودکش بمباروں کا بڑھتا ہوا خطرہ اور سرحد پار سے ہونے والی کارروائیاں شامل ہیں۔' ان کے مطابق بعض گروہ یرغمالیوں کو سودے بازی کے لیے استعمال کرتے ہیں اور ان کے بدلے میں قیدیوں کی رہائی یا تاوان کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ شہری علاقوں میں ہونے والے حملے بھی فورسز کے لیے ایک پیچیدہ صورتحال پیدا کر دیتے ہیں کیونکہ وہاں بڑی تعداد میں عام شہری موجود ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'پاکستان کی سپیشل فورسز کی ضرار کمپنی اور ایس ایس جی کے اہلکار جدید ترین ہتھیاروں، ٹیکٹیکس ٹیکنالوجی اور جنگی مہارت رکھتے ہیں، جس کے باعث یرغمالیوں کو محفوظ طریقے سے نکالنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں، اور اس بار بلوچستان میں ہونے والا یہ آپریشن جو بظاہر خاصا پیچیدہ تھا، کامیابی سے مکمل کیا گیا ہے۔'

گردوں کی بڑی تعداد نے ایف سی چیک پوسٹ پر حملہ کیا، جہاں ایف سی کے جوان شہید ہوئے۔ دہشت گردوں نے آئی ای ڈی کی مدد سے ریلوے ٹریک کو دھماکے سے اڑایا اور مسافروں کو ٹرین سے اتار کر ٹولیوں میں تقسیم کیا، سوشل میڈیا پر ٹرین واقعے کی اے آئی سے جعلی ویڈیوز بنائی گئیں، بھارتی میڈیا جعلی اے آئی ویڈیوز

جاتی ہے اس مشکل راستے پر یہ ریلوے لائن برطانوی راج کے دوران فوجی و تجارتی مقاصد کے لیے سنہ 1880 کی دہائی میں بچھائی گئی تھی اور آج بھی اس لائن کو انجینئرنگ کا شاہکار سمجھا جاتا ہے۔ جعفر ایکسپریس نہ صرف بلوچستان، پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا کے لوگوں کو آپس میں جوڑتی ہے بلکہ گلگت اور کشمیر کے مسافر بھی اسے بلوچستان آنے جانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ بلوچستان میں یہ ٹرین زیادہ تر پنجاب سے تعلق رکھنے والے وہ افراد استعمال کرتے ہیں جو رشتہ داروں سے ملنے، کاروبار یا روزگار کے لیے یہاں آتے ہیں۔ جعفر ایکسپریس ملتان، لاہور، راولپنڈی اور پشاور جانے کے لیے روٹ سے گزر کر جاتی ہے، اس کے مقابلے میں سڑک کا فاصلہ کم اور سفر تیز رفتار ہوتا ہے، اس لیے مقامی افراد سڑک کے سفر کو ترجیح دیتے ہیں۔ جعفر ایکسپریس پر حملے کے بعد سکیورٹی فورسز کا آپریشن مکمل ہوا تو پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے اس بابت تفصیلات بتائیں۔ ترجمان پاک فوج لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے کہا کہ دہشت گردوں نے منظم انداز میں کارروائی کی، جعفر ایکسپریس واقعہ انتہائی دشوار گزار علاقے میں پیش آیا، ٹرین سے پہلے دہشت

کے ذریعے پروپیگنڈا کرتا رہا، لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے کہا کہ جعلی ویڈیوز کے ذریعے پاکستان کے خلاف بیانیہ بنانے کی کوشش کی گئی، بھارتی میڈیا نے جھوٹی ویڈیوز سے ملکی تشخص خراب کرنے کی کوشش کی، ترجمان پاک فوج نے مزید بتایا کہ دہشت گردوں نے 11 مارچ کی رات یرغمالیوں کے ایک گروپ کو لسانی بنیاد پر چھوڑا، جس کی کچھ لاجسٹک وجوہات تھیں کیونکہ اتنے لوگوں کو قابو نہیں کیا جا سکتا، دوسرا یہ کہ انہیں خود کو انسانیت دوست ہونے کا تاثر دینا تھا، انہوں نے بتایا کہ دہشت گردوں نے اپنے کچھ ساتھیوں کو ٹرین پر چھوڑا اور ایک بڑی تعداد پہاڑوں میں اپنے ٹھکانوں کی جانب چلی گئی، جن کی نگرانی کرنے کے بعد سکیورٹی فورسز نے انہیں نشانہ بنا کر ختم کیا اور ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ ترجمان پاک فوج کے مطابق

دہشت گردی کی پوری کارروائی کے دوران دہشت گرد افغانستان میں اپنے ہینڈلر سے مسلسل رابطے میں تھے، انہوں نے بتایا کہ 12 مارچ کی صبح ہماری فورسز نے اسنائپرز کے ذریعے دہشتگردوں کو نشانہ بنایا تو یرغمالیوں کا ایک گروپ دہشتگردوں کے چنگل سے بھاگ نکلا، جنہیں ایف سی کے جوانوں نے ریسکیو کیا جبکہ دہشت گردوں کی فائرنگ سے کچھ یرغمالی شہید بھی ہوئے، انہوں نے بتایا کہ 12 مارچ کی دوپہر اسپیشل سروسز گروپ (ایس ایس جی) کی ضرار کمپنی نے آپریشن کی کمان سنبھالی اور یرغمالیوں کے درمیان موجود خودکش بمباروں کو اسنائپر کی مدد سے نشانہ بنایا تو یرغمالیوں کو پھر بچ نکلنے کا موقع ملا اور دہشت گردوں کے نرغے سے نکل کر مختلف سمتوں میں بھاگنے کا موقع ملا۔ لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے بتایا کہ ٹرین کے باہر سے یرغمالی فرار ہونے میں کامیاب ہوئے تو ایس ایس جی کی ضرار کمپنی کے جوان انجن کے راستے ٹرین میں داخل ہوئے بوگی بہ بوگی پوری ٹرین کو دہشت گردوں سے پاک کیا اور یرغمال بنائے گئے خواتین اور بچوں کو ریسکیو کیا۔ انہوں نے بتایا کہ آپریشن اس قدر مہارت سے کیا گیا کہ پوری کارروائی کے دوران کسی معصوم یرغمالی کی جان نہیں گئی، جو شہادتیں ہوئیں وہ آپریشن شروع کیے جانے سے قبل ہوئیں، دہشتگردوں نے 24 گھنٹے کے دوران کئی یرغمالیوں کو شہید کیا تاہم آپریشن کے دوران وہ چاہ کر بھی کسی کی جان

افغانی ہوتے ہیں ان کا مزید کہنا تھا کہ اسی طرح ان کے پاس سے جو ہتھیار ملے وہ بھی افغانستان سے لائے گئے تھے، لیکن جو بلوچستان میں واقعہ ہوا ہے اور اس سے پہلے جو واقعات ہوئے ہیں، اس کا مین اسپانسر مشرقی پڑوسی ہے، لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے جعفر ایکسپریس پر حملے میں ہونے والے جانی نقصان سے متعلق سوال پر بتایا کہ واقعے میں مجموعی طور پر 26 مسافروں کی شہادتیں ہوئیں، 354 یرغمالیوں کی زندہ بازیاب کروایا گیا ہے جن میں 37 زخمی بھی شامل ہیں، انہوں نے بتایا کہ 18 شہدا کا تعلق آرمی اور ایف سی سے ہے، 3 شہدا ریلوے اور دیگر محکموں سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ 5 عام شہری تھے قبل ازیں، پریس کانفرنس کے آغاز میں وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی نے کہا کہ سکیورٹی فورسز کو کامیاب کارروائی پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں، پاک فوج کا یرغمالیوں کی رہائی کو ممکن بنانا قابل تعریف ہے سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بدامنی پھیلانے والے عناصر سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ سرفراز بگٹی نے کہا بلوچ روایات میں اس طرح واقعات کو اس نظر سے دیکھا جاتا ہے جس کا بلوچ روایات سے کوئی تعلق نہیں، بلوچ روایتوں کے امین ہیں مگر دہشت گردوں نے ان تمام روایات کو پامال کر دیا ہے، اس لیے میں کہتا ہوں انہیں بلوچ نہ کہا جائے انہوں نے کہا کہ یہ دہشت گرد ہیں جو پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنا چاہتے ہیں۔

CamScanner